السّلام علیک یا ابا عبداللہ الحسین

اربعین حسینیؑ نمبر

Monthly Peshawar
AL-MOOSAVI
ماہنامہ الموسوی پشاور
صفرالمظفر 1439ھ نومبر 2017

اربعینِ حسینیؑ

علیؑ کی مظلوم بیٹیوں کا قافلہ لوٹ آیا ہے

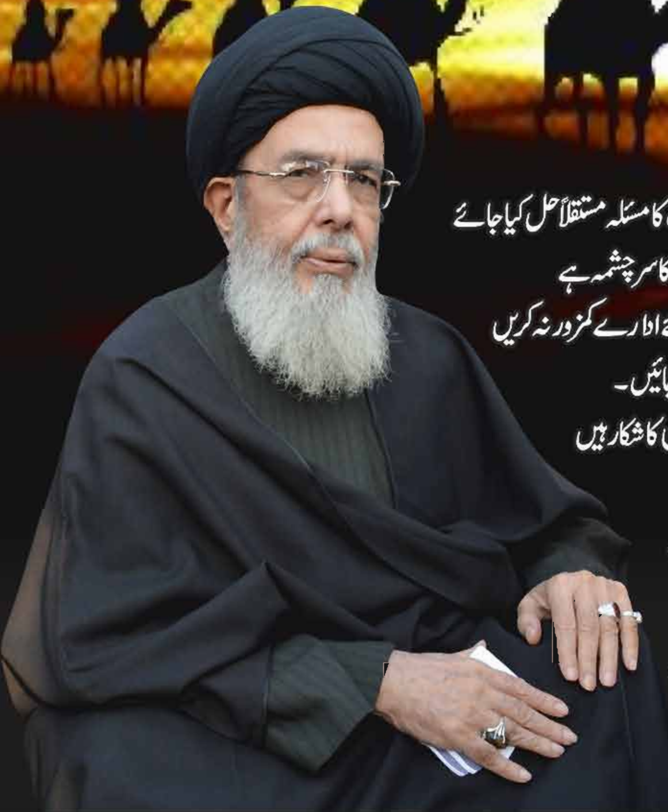

حکومت اربعین حسینی کے زائرین کی مشکلات کا ازالہ کرے کوئٹہ تفتان آمد ورفت کا مسئلہ مستقلاً حل کیا جائے

کربلا طاقتوروں پر کمزوروں کی فتح کی یادگار ہے اور مظلوموں و محروموں کی طاقت کا سرچشمہ ہے

پاکستان سازشوں کی زد میں ہے سیاستدان حکمران ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کیلئے ادارے کمزور نہ کریں

حکمران، سیاستدان عالمی استعمار کے دباؤ میں آئے بغیر "نو مور" کی پالیسی پر ڈٹ جائیں۔

گیدڑ صفت بھارت کبھی خطے کا لیڈر نہیں بن سکتا، امریکہ اور اس کے پٹھو خود فریبی کا شکار ہیں

بھارت کو خطے کی برتر طاقت بنانا عالمی استعمار کا شیطانی ایجنڈا ہے

پوری قوم عساکر پاکستان کی قربانیوں کی دل سے معترف اور انکی پشت پر ایستادہ ہے

قائد ملت جعفریہ
آغا سید حامد علی شاہ موسوی النجفی

آقائے موسوی کے نواسے سید جروان محمد کاظمی، عمر 16 ماہ
بارگاہ باب الحوائج شہزادہ علی اصغرؑ میں پرسہ پیش کرتے ہوئے۔ (2008)ء

باعقیدہ قیادت کی بے مثل تربیت
آقائے موسوی کے نواسے سید ابواب حیدر موسوی، عمر 01 سال
بارگاہ باب الحوائج شہزادہ علی اصغرؑ میں پرسہ پیش کرتے ہوئے۔ (2017)ء

آقائے موسوی کے نواسے سید زیاف حیدر کاظمی، عمر 5 سال
بارگاہ باب الحوائج شہزادہ علی اصغرؑ میں پرسہ پیش کرتے ہوئے۔ (2017)ء

عبدالحسن (مختار جنریشن)

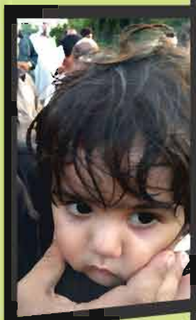

بصیر حیدر (مختار جنریشن)

بے مثل شہادتِ امام حسینؑ پر علمائے کرام خراجِ عقیدت میں نذرانہ خون پیش کرتے ہوئے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

اللهم صل على محمد

و آل محمد

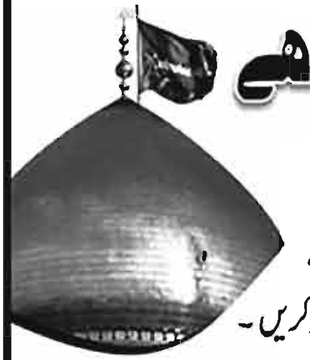

عزاداری ہماری شہ رگِ حیات ہے

عزاداران نواسہ رسول الثقلین حضرت امام حسینؑ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کی جانب سے اعلان کردہ ضابطہ عزاداری پر عمل کریں تمام ماتمی جلوسوں کو 21 مئی 85 کے موسوی جونیجو معاہدے کے مطابق برآمد کیا جائے کسی مسئلہ کی صورت میں ٹی این ایف جے کی محرم کمیٹی عزاداری سیل کے درج ذیل نمائندگان سے رابطہ کریں۔

دہشت گردی کے خاتمہ، اقتصادی راہداری منصوبے کی تکمیل، پاکستان کے استحکام و ترقی، کشمیر، فلسطین، روہنگیا، قطیف، العوامیہ، بحرین، یمن، لیبیا، شام، عراق، افغانستان، نائیجیریا سمیت مظلومین عالم کے مصائب و آلام کے خاتمہ اور عالم اسلام کے اتحاد و یکجہتی کیلئے خصوصی دعائیں کی جائیں۔

قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی (سرپرست اعلیٰ سپریم شیعہ علماء بورڈ)

ضابطہ عزاداری (ایام عزائے حسینی یکم محرم الحرام تا 8 ربیع الاول 1439ھ)

★۔مسالک پاکستان اندرونی و بیرونی دشمنوں سے نبرد آزما ہیں، تمام قومی ادارے مسالک پاکستان کی پشت پر ایستادہ ہو کر ایک مٹھی بن جائیں۔ ★۔سرکاری طور پر کالعدم قرار دی جانیوالی تنظیموں کو حکومت آہنی شکنجے میں جکڑے، نئے ناموں سے سرعام کام کرنے اور انکی بیرونی فنڈنگ پر پابندی لگائی جائے۔ ★۔مسلمہ مکاتب میں سے کسی کو بھی غیر مسلم کہنا قابل تعزیر جرم قرار دیا جائے۔ ★۔شرکائے مجالس و جلوسہائے عزاء کیلئے حکومت آسانیاں پیدا کرے، عزاداروں کو خوف و ہراس میں مبتلا نہ کیا جائے، قرب و جوار کی عمارتوں اور خالی مقامات کی خصوصی دیکھ بھال کی جائی، عزاداری کے پروگراموں کی ویڈیو فلم بنائی جائے، مجالس اور ماتمی جلوسوں کے داخلی و خارجی راستوں پر سی سی ٹی وی کیمرے اور واک تھرو گیٹ نصب کیے جائیں اور انکی حفاظت کیلئے پولیس موبائل اسکواڈ اور ایلیٹ فورس کا گشت یقینی بنایا جائے، سیکیورٹی امور میں پولیس اور رینجرز کیساتھ ابراہیم اسکاؤٹس اور رضا کار منگر فورس کا تعاون حاصل کیا جائے۔ ★۔امامبارگاہوں، عزاخانوں کے متولین، بانیان مجالس اور ماتمی جلوسوں کے منتظمین خود بھی حفاظتی انتظامات کریں۔ ★۔علماء و ذاکرین اپنے خطابات میں قومی سلامتی اور اخوت و یگانگت کو ترجیح دیں، اشتعال انگیزی سے اجتناب کریں اور شہدائے کربلا کی قربانیوں کا مثبت انداز میں پرچار کریں۔ ★۔عشرہ محرم کے دوران الیکٹرانک میڈیا پر موسیقی، ڈرامے، طربیہ پروگرام بند رکھے جائیں اور شہدائے کربلا کی قربانیوں کو اجاگر کیا جائے، مجالس اور عزاداری کے جلوسوں کو بھرپور کوریج دی جائے، اخبارات معرکہ کربلا کے ہیروز کی سیرت اور کارہائے گراں قدر کے عنوانات پر خصوصی ایڈیشن شائع کریں تاکہ جذبہ ایثار و قربانی کو زندہ رکھا جاسکے۔ ★۔سیاسی جماعتیں عشرہ محرم کے دوران سیاسی سرگرمیاں معطل رکھیں۔ ★۔خواتین مخدرات عصمت و طہارت اور حضرات شہدائے کربلا، اہلبیت اطہارؑ اور پاکیزہ صحابہ کبارؓ کی سیرت پر عمل کریں۔ ★۔مجالس عزاء کے انعقاد میں اوقات کی پابندی اور نظم و نسق کو یقینی بنایا جائے۔ ★۔تمام مسالک بشمول اقلیتوں کی عزت و احترام کا خیال رکھا جائے۔ ★۔مجالس اور ماتمی جلوسوں کے دوران بجلی اور گیس کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔ ★۔علماء و ذاکرین پر پابندی اور زبان بندی کے بجائے انہیں ضابطہ عزاداری کا پابند بنایا جائے اور پرامن افراد کے نام شیڈول فور سے خارج کیے جائیں، عشرہ محرم کے دوران امتحانات کا شیڈول نہ دیا جائے۔ ★۔حکومت سرکاری طور پر قائم کیے جانیوالے محرم کنٹرول رومز کو 8 ربیع الاول تک تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے مرکزی کنٹرول روم کیساتھ مربوط رہنے کی ہدایت کرے کیونکہ محرم صرف دس دنوں تک نہیں بلکہ عزاداری کے پروگرام 2 ماہ 8 دن تک جاری رہتے ہیں۔ ہم و تعاونوا علی البر و التقویٰ کے تحت قوم و ملک کے وسیع تر مفاد میں عملی تعاون کیلئے ہمہ وقت تیار ہیں۔

مرکزی و صوبائی کنٹرول روم محرم کمیٹی عزاداری سیل تحریک نفاذ فقہ جعفریہ

سید شجاعت علی بخاری، کرنل (ر) سید سعادت کاظمی، میجر (ر) باقر بخاری، علامہ حیدر، بو علی عابدی

قاسم الحسینی، حاجی مختار شاہ، علامہ الحاج زاہد عباس کاظمی، ملک اشتر، اجمل نقوی

051-4410180, 4570699, 0334-5765679, 0345-5291412

پنجاب علامہ حسین مقدسی 0307-5141272

چوہدری افضل 0321-6203828 سید حسن کاظمی 0321-4005818

سید قمر عباس نقوی 0300-6789044 علامہ قمر موسوی 0300-6163934

میثم نواز جعفری 0300-5278984 علامہ راجہ حسین 0300-4742986

محمد حبیب 0300-6667155

سندھ علامہ وقار حسن نقوی 0300-2561305

0300-9245379 0345-8229338

مجمر علی باقر 0343-3892229 ملک منظر عباس 0344-2486625

ڈاکٹر ثاقب کاظمی 0333-2976202 0312-3585212

وفاقی دارالحکومت علامہ راجہ بشارت امامی 0333-5188388

0334-0121272 0300-5589654

0315-5210570 0300-5186810 0300-8542710

خیبر پختونخوا مولانا ملک اجلال حیدر الحیدری 0333-5347413

0315-5879599 0311-1286868 0301-5614487

0333-9425314 0332-9483330 0343-9646772 0321-9650983 0334-9171483

بلوچستان سردار طارق احمد جعفری 0300-2141272

0300-3883224 0300-3800090 0300-3885225

0344-8266626 0300-3803245 0336-3695681 0345-8379064

آزاد کشمیر سید ساجد حسین کاظمی 0334-5897912

خواجہ سفیر حسین انصاری 0334-3166199 0321-9682611

0342-5444333 0336-5966110 0307-9201297

گلگت بلتستان علامہ حاجی ابوالحسین کاظمی 0333-5136260

0344-5442863 0310-1224600

05831-54601, 0335-5277411 0300-5811841

بیرون ملک امریکہ۔ ظاہری شاہ، عامر کاظمی، تنصیم عباس، کرار حیدر نقوی، انگلینڈ۔ فرانس۔ اٹلی۔ جرمنی۔ ناروے۔ فن لینڈ۔ آسٹریلیا۔

نوٹ اندرون و بیرون ملک نمائندگان کے ایڈریس اور رابطہ نمبر ٹی این ایف جے کی ویب سائٹ سے حاصل کیے جاسکتے ہیں

آغا سید علی روح العباس موسوی 0300-8351472 آغا سید محمد مرتضیٰ موسوی 0300-9887212

جاری کردہ مرکزی محرم کمیٹی عزاداری سیل **تحریک نفاذ فقہ جعفریہ**

ہیڈ کوارٹر مکتب تشیع علی مسجد سیٹلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی
051-4570699 051-4410180
markaz.tnfj@gmail.com
www.tnfj.org.pk www.tnfj.org.uk

ظالم کے دشمن اور مظلوم کے دوست بن جاؤ (حضرت علیؑ)

Monthly AL-MOOSAVI Peshawar

ماہنامہ **الموسوی** پشاور

ایڈیٹر: آغا عباس علی کیانی

رجسٹرڈ نمبر 443

جلد نمبر 18	صفر المظفر 1439ھ نومبر 2017	شمارہ 11

فہرست مضامین

صفحہ نمبر

عزاداری سیل 2

اداریہ 4

ضابطہء عزاداری 5

اسلامی توحید کے اثرات و برکات مذاہب اقوام عالم پر (طالب حسین کرپالوی) . 7

سلام (مظفر وارثی) 9

معرفت المعصومین بالقرآن (سید ابو محمد نقوی) 10

سلام (افتخار عارف) 11

علم و ایمان کا آپس میں تعلق (ڈاکٹر حسین اکبر) 12

منقبت (ریحان اعظمی) 15

امام حسینؑ اللہ کا عظیم نور (علام حسن جواد محسنی) 16

کربلا حفاظت اسلام کا ابدی معرکہ (علام رائے مزمل حسین) 21

تسبیح کربلا (پروفیسر حسن عسکری کاظمی) 22

اسلام میں اولیاء اللہ کے بچپن کی عظمت قرآن پاک کی روشنی میں (علامہ غلام حسین نجفی) 23

حضرت عباسؑ اور شجاعت (علامہ نجم الحسن کراروی) 25

مرثیہ (ڈاکٹر ہلال نقوی) 28

سیرتِ معصومینؑ میں عزادارئ حسینؑ (آیات اللہ کریمی جھرمی) 30

شامِ غربت (فیض احمد فیض) 31

فضیلتِ زیارتِ امام حسینؑ (سید سہیل عباس بخاری) 32

حسینؑ چھوڑ رہے ہیں مدینۂ نبویؐ (عبدالرؤف عروج) 34

علومِ مختلفہ پر حضرت علیؑ کی دسترس (ارمان سرحدی) 35

حضرت امام حسنِ عسکریؑ کا ایمان افروز معجزہ (چوہدری محمود حسین برگ) .. 37

شبِ عاشور انصارِ حسینؑ کے جذبات (سید قیصر عباس نقوی) 38

سید الشہداؑ (احمد فراز) 40

اقبال اور عشقِ علیؑ (علامہ سید ضمیر اختر نقوی) 41

منقبت (غلام محمد قاصر) 45

حضرت موسیٰ مبرقع کا روضہ اقدس 46

خبریں 48-54

قائد ملت جعفریہ پاکستان

آغا سید حامد علی شاہ موسوی

کی جانب سے حکومت کو پیش کردہ شیعہ مطالبات

۱) شیعان پاکستان کیلئے فقہ جعفریہ کا نفاذ۔

۲) تعلیمی اداروں میں شیعہ طلباء و طالبات کیلئے جداگانہ نصاب و دینیات کا اجراء۔

۳) پاکستان کی تمام اسلامی یونیورسٹیوں میں شیعہ فیکلٹی کا قیام اور ادارتحقیقات اسلامی میں موثر نمائندگی۔

۴) فیڈرل شریعت کورٹ میں شیعہ جج کا تقرر۔

۵) اعلیٰ عدالتوں میں شیعوں کی موثر نمائندگی۔

۶) ذرائع ابلاغ میں برابری کی سطح پر شیعہ نمائندگی۔

۷) عزاداری سید الشہداء کے سلسلے میں تمام ناروا پابندیوں کا خاتمہ۔

۸) جداگانہ شیعہ اوقاف بورڈ کا قیام۔

۹) جنت البقیع میں مسمار شدہ مزارات مقدسہ کی تعمیر۔

۱۰) اسلامی نظریاتی کونسل میں موثر شیعہ نمائندگی۔

۱۱) پولیس ایکٹ 1861 کی دفعہ 30 کی شق۔ 3 میں کی گئی ترمیم کی تنسیخ۔

چیف ایڈیٹر و پبلشر

آغا عباس علی کیانی

معاون خصوصی

سید علاء حیدر کاظمی

E-mail: almoosavi.news@gmail.com

اداریہ

قانونِ قدرت کے مطابق روئے زمین کبھی ہادی سے خالی نہیں رہی۔ آدمؑ سے خاتمؐ تک تمام انبیاء نے یکے بعد دیگرے زمین کے باسیوں کو نورِ ہدایت سے منور کیا۔ ختمی مرتبتؐ کے بعد سلسلہ نبوت سلسلہ ولایت میں منتقل ہوا اور دین کی سربلندی کے لیے ہدایت وشجاعت کا بیڑہ علیؑ اور اولادِ علیؑ نے اٹھایا۔ ان ہستیوں کو یہ ذمہ داری وراثت میں نہ ملی تھی بلکہ یہ انتخاب پروردگار تھا کیونکہ قرآن کی رُو سے جانشین اور خلیفہ بنانے کا حق صرف خدا کو حاصل ہے۔ وصی رسولؐ حضرت علیؑ نے جب تک تلوار بے نیام رکھی فتنوں نے سر نہ اٹھایا مگر آپؑ کی شہادت کے بعد ذاتی مفاد کے لیے دینی اصولوں کو قربان کیا جانے لگا اور جب یزید کا فسق وفجور حد سے بڑھنے لگا اور حلال وحرام کا اطلاق اس کی مرضی سے ہونے لگا تو لادینیت کے اس طوفان کا رخ موڑنے کے لیے حسینؑ ابن علیؑ آگے بڑھے اور صرف 72 جاں نثاروں کے ساتھ میدانِ کربلا میں یزید کی 9 لاکھ کی فوج کو شکستِ فاش دی۔ بظاہر حسینؑ شہید ہوگئے اور یزید بچ گیا، مگر حسینؑ مر کر بھی زندہ وجاوید رہا اور یزید زندہ رہ کر بھی مر گیا۔

سید حامد علی شاہ موسوی النجفی کا فرمان ہے "کربلا نے فتح وشکست کا معیار بدل ڈالا اگر سب کچھ لٹا کر بھی مقصد بچا لیا جائے تو فتح، بصورت دیگر سب کچھ بچا لینا بھی شکست ہے" یہی وجہ ہے کہ رہتی دنیا تک حسینؑ حق کا اور یزید باطل کا استعارہ بن گیا۔ حضرت امام حسینؑ نے کربلا میں انبیاء کے نبوت، رسولوں کی رسالت دین کی شریعت اور انسان کی حرمت وحریت کو بچا لیا۔

کربلا کا پیغام عزم واستقلال، ہمت وجرأت، حریت وشجاعت بلا لحاظِ مذہب ہر باضمیر کے لیے ہے اور یہی راہِ حسینیت ہے جس پر عمل کر کے دنیا کے محکوم حاکم، مغلوب غالب اور مفتوح فاتح بن سکتے ہیں صد شکر کے پاک فوج جذبہ حسینیؑ سے سرشار ہے۔ دشمن جن کی طرف میلی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا۔ مگر سیاسی لیڈر اور حکمران اس طاقتِ روحانی سے بے بہرہ دکھائی دیتے ہے۔ جو امریکی اور بھارتی جارحیت کے خلاف عملی اقدامات کرنے کی بجائے زبانی بیانات پر اکتفا کئے بیٹھے ہیں اور کالعدم گروپوں کی پاکستان کے خلاف مالی مدد کا منہ توڑ جواب نہیں دیتے۔ استعماری طاقتیں جان لیں کے پاک فوج کے سامنے شجاعتِ علیؑ اور شجاعتِ حسینؑ کی لازوال مثال موجود ہے اور ہم قائد ملت جعفریہ آقائے موسوی کی قیادت میں مکتب میں شبیری کے دروس پر عمل کرتے ہوئے ہمیشہ ظلم وبربریت کے خلاف احتجاجِ سرمدی کرتے رہنگیے اور ملک دشمن عناصر کے خلاف سیسہ سپر رہیں گے تاوقت کہ سلسلہ ہدایت کے آخری چراغ بارھویں امام مہدیؑ غیبتِ کبریٰ سے پلٹ کر ہر اسلام دشمن سے انتقام نہ لے لیں۔

خاکپائے اہل بیت

حاجی وکربلائی عباس علی کیانی

مدیر اعلیٰ ماہنامہ الموسوی پشاور

تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے سربراہ آغا حامد موسوی نے محرم الحرام کیلئے 14 نکاتی ضابطہ عزاداری کا اعلان کر دیا

زائرین کے مسائل کے حل کیلئے وفاق اور بلوچستان حکومت با اختیار کمیٹی تشکیل دے، زائرین کی آمد ورفت کیلئے شیڈول مرتب کیا جائے

محرم کے دوران سیاسی سرگرمیاں معطل رکھی جائیں بھارت سے خوفزدہ نہیں برستے بارود میں بھی امام حسینؑ کا غم کریں گے، پرہجوم پریس کانفرنس سے خطاب

راولپنڈی (الموسوی نیوز) سپریم شیعہ علماء بورڈ کے سرپرست اعلی وتحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے سربراہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے آمدہ محرم الحرام کیلئے 14 نکاتی ضابطہ عزاداری کا اعلان کر دیا۔ ہیڈ کوارٹر مکتب تشیع میں پرہجوم پریس کانفرنس میں صحافیوں کے سوالوں کے جوابات دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عزاداری امام عالی مقام دین وشریعت کی پاسدار ،حرمت انسانی کی نگہدار ہے جو ہمیں کائنات کی ہر شے سے عزیز ترین ،شہ رگِ حیات اور ذریعہ نجات ہے، باطل قوتیں اچھی طرح جان لیں عزادارای میں کسی قسم کی رخنہ اندازی برداشت نہیں کی جائے گی۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں واضح کیا کہ سانحہ عاشورا راولپنڈی ملک کو انتشار سے دوچار کرنے کی بڑی سازش تھی جو بے نقاب ہو چکی ہے، مقدمات میں ملوث کئے گئے بے گناہ افراد کو فوری بری کر کے اصل مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے، کوئٹہ تفتان بارڈر پر زائرین کے مسائل کے حل کیلئے وفاقی اور بلوچستان حکومت با اختیار کمیٹی تشکیل دے جو زائرین کی آمدورفت کیلئے شیڈول مرتب کرے، زاہدان ٹرین کو بھی بحال کیا جائے، راولپنڈی سمیت حساس علاقوں کی سیکورٹی فوج اور رینجرز کے سپرد کی جائے، برما میں روہنگیا مسلمانوں پر ہونے والے مظالم پر او آئی سی کا ہنگامی اجلاس طلب کیا جائے، کالعدم تنظیموں کو آہنی شکنجہ میں جکڑا جائے اور مسلمہ مکاتب کو غیر مسلم کہنا قابل تعزیر جرم قرار دیا جائے، عزاداروں کے مسائل کے حل کیلئے وزارتِ داخلہ وصوبوں میں محرم کنٹرول روم قائم کیے جائیں اور TNFJ محرم کمیٹی عزاداری سیل سے مربوط رکھا جائے حکومت خوف ہراس پھیلانے کے بجائے عزاداروں کیلئے آسانیاں پیدا کرے، محرم سیکورٹی کو یقینی بنانے کیلئے ایلیٹ فورس اور رینجرز کا گشت یقینی بنایا جائے، علماء وذاکرین اپنی تقاریر میں قومی سلامتی اور اخوت ویگانگت کو ترجیح دیں، آپریشن ردالفساد کی حتمی کامیابی کیلئے کالعدم گروپوں کی سرکوبی ضروری ہے، عزاداری مظلوموں کا موثر ترین پرامن احتجاج ہے تمام شیعہ سنی برادران مل کر نواسہ رسولؐ کا غم

منائیں گے، حکومت 21 مئی جونیجو موسوی معاہدے کے تحت میلاد النبیؐ اور عزاداری کے جلوسوں کے تحفظ فراہم کرنے کی پابند ہے، عزاداری اثبات کا نام ہے کبھی منفی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کبھی نہیں کریں گے۔ ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے واضح کیا کہ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ پر کوئی پابندی نہیں ہمارے کارکنان کے نام شیڈول فور سے نکالے جائیں، ایک اور سوال کے جواب میں قائدِ ملت جعفریہ آغا سید حامد علی موسوی نے بتایا کہ 16 اگست کو ہمارے نمائندہ وفد نے وفاقی وزیر داخلہ احسن اقبال اور وزیر مذہبی امور سردار محمد یوسف سے ہونے والی ملاقات میں آمدہ محرم کیلئے کنٹرول رومز اور باہمی مشاورت سے مسائل کے حل کیلئے رابطہ کمیٹی بنانے پر زور دیا تھا اور ٹی این ایف جے کے نمائندگان کے نام بھی دیئے گئے تھے لیکن تاحال حکومتی نمائندگان کے نام ہمیں موصول نہیں ہوئے اور محرم کنٹرول رومز کے قیام کا نوٹیفیکیشن جاری نہیں کیا گیا، نیز پنجاب میں بنائے گئے علماء بورڈ میں شامل افراد مکاتب کے نمائندے نہیں ان کے فیصلے عزاداروں اور ذاکرین پر تھوپے جارہے ہیں جو باعثِ اضطراب ہے اسکا تدارک کیا جائے۔ قائدِ ملتِ جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے پریس کانفرنس میں درج ذیل ضابطہ عزاداری کا اعلان کیا۔ عساکر پاکستان اندرونی و بیرونی دشمنوں سے نبرد آزما ہیں، آرمی چیف جنرل قمر جاوید باجوہ نے اعلان کیا ہے کہ اب ''ڈومور'' دنیا کی باری ہے لہذا تمام قومی ادارے عساکر پاکستان کی پشت پر ایستادہ ہو کر ایک صفحے پر آجائیں۔ سرکاری طور پر کالعدم قرار دی جانیوالی تنظیموں کو حکومت آہنی شکنجے میں جکڑے، نئے ناموں سے سرعام کام کرنے اور انکی بیرونی فنڈنگ پر پابندی لگائی جائے۔ مسلمہ مکاتب میں سے کسی کو بھی غیر مسلم کہنا قابل تعزیر جرم قرار دیا جائے۔ شرکائے مجالس وجلوسہائے عزاء کیلئے حکومت آسانیاں پیدا کرے، عزاداروں کو خوف و ہراس میں مبتلا نہ کیا جائے، قرب و جوار کی عمارتوں اور خالی مقامات کی خصوصی دیکھ بھال کی جائی، عزاداری کے پروگراموں کی ویڈیو فلم بنائی جائے، مجالس اور ماتمی جلوسوں کے داخلی وخارجی راستوں پر سی ٹی وی کیمرے اور واک تھرو گیٹ نصب کیے جائیں اور انکی حفاظت کیلئے پولیس موبائل اسکواڈ اور ایلیٹ فورس کا گشت یقینی بنایا جائے، سیکیورٹی امور میں پولیس اور رینجرز کیساتھ ابراہیم اسکاوٹس اور رضا کار مختار فورس کا تعاون حاصل کیا جائے۔ امامبارگاہوں، عزاخانوں کے متولیان، بانیان مجالس اور ماتمی جلوسوں کے منتظمین خود بھی حفاظتی انتظامات کریں۔ علماء وذاکرین اپنے خطابات میں قومی سلامتی اور اخوت و یگانگت کو ترجیح دیں، اشتعال انگیزی سے اجتناب کریں اور شہدائے کربلا کی قربانیوں کا مثبت انداز میں پرچار کریں۔ عشرہ محرم کے دوران الیکٹرانک میڈیا پر موسیقی، ڈرامے، طربیہ پروگرام بند رکھے جائیں اور شہدائے کربلا کی قربانیوں کو اُجاگر کیا جائے، مجالس اور عزاداری کے جلوسوں کو بھرپور کوریج دی جائے، اخبارات معرکہ کربلا کے ہیروز کی سیرت اور کارہائے گراں قدر کے عنوانات پر خصوصی ایڈیشن شائع کریں تاکہ جذبہ ایثار و قربانی کو زندہ رکھا جاسکے۔ سیاسی جماعتیں عشرہ محرم کے دوران سیاسی سرگرمیاں معطل رکھیں۔ خواتین مخدراتِ عصمت وطہارت اور حضرات شہدائے کربلا، اہلبیت اطہارؑ اور پاکیزہ صحابہ کبارؓ کی سیرت پر عمل کریں۔ مجالس عزاء کے انعقاد میں اوقات کی پابندی اور نظم ونسق کو یقینی بنایا جائے۔ تمام مسالک بشمول اقلیتوں کی عزت و احترام کا خیال رکھا جائے۔ مجالس اور ماتمی جلوسوں کے دوران بجلی اور گیس کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے اور صفائی و روشنی کا خاص خیال رکھا جائے، علماء و ذاکرین پر پابندی اور زبان بندی کے بجائے انہیں ضابطہ عزاداری کا پابند بنایا جائے اور پُرامن افراد کے نام شیڈول فور سے خارج کیے جائیں، عشرہ محرم کے دوان امتحانات کا شیڈول نہ دیا جائے۔ حکومت سرکاری طور پر قائم کیے جانیوالے محرم کنٹرول رومز کو حسب سابق 8 ربیع الاول تک تحریک نفاذِ فقہ جعفریہ کے مرکزی کنٹرول روم کیساتھ مربوط رہنے کی ہدایت کرے کیونکہ محرم صرف دس دنوں تک نہیں بلکہ عزاداری کے پروگرام 2 ماہ 8 دن تک جاری رہتے ہیں۔ ہم تعاونوا علی البر والتقویٰ کے قرآنی حکم کے تحت قوم و ملک کے وسیع تر مفاد میں عملی تعاون کیلئے ہمہ وقت تیار ہیں۔ اور تمام قوتیں جان لیں کہ ہمیں مختلف ادوار میں ڈکٹیٹروں اور آمروں کا سامنا رہا ہے، قید خانوں میں ڈالا گیا، دیواروں میں زندہ چنا گیا، ہمارے خون کے گارے اور سروں کے مینار بنائے گئے، ہماری لاشیں پامال کی گئیں، بارود اور دھماکوں سے اُڑایا گیا مگر ہمارے خون کے ہر قطرے اور خاک کے ذرے ذرے سے لبیک یا حسینؑ کی صدا بلند ہوتی رہی ہے۔ ہم جھکنے یا بکنے والے نہیں، عقیدہ و وطن پر کوئی سودا بازی ہرگز نہیں کریں گے اور نہ کسی مائی کے لال کو کرنے دیں گے۔ پریس کانفرنس کے بعد آقائے موسوی نے ملک وقوم، عالم اسلام اور مظلومین کیلئے خصوصی دعائیں کیں۔

اسلامی توحید کے اثرات و برکات مذاہب اقوام عالم پر

تحقیق و تحریر
علامہ طالب حسین کرپالوی

اسلامی توحید سے انسان نے انسانیت کا مرتبہ پہچانا اور ان کے دلوں سے تمام مخلوقات کا خوف نکل گیا۔ سورج، چاند، ستارے، دریا، پہاڑ اور تمام چیزیں جو آقا کے منصب پر فائز تھیں اب بجائے آقا کے غلام بن گئیں۔ بادشاہوں کے جلال وجبروت کا ظلم ٹوٹ گیا۔ تمام انسانی برادری جس کو دیوتاؤں اور دیویوں کی حکومت نے بلند وپست اور شریف وزلیل کے مختلف طبقوں میں تقسیم کر دیا تھا جس کے باعث دنیا سے مساوات غرق ہوگئی تھی اسلامی توحید کی تعلیمات نے تمام انسانوں کو مساوی حقوق کا حقدار قرار دیا جن اقوام ومذہب نے براہ راست اسلام قبول نہ کیا اسلامی توحید سے وہ بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے ان کے اندر وقتاً فوقتاً جو اصلاحی تحریکات پیدا ہوئیں جس نے ان کے بدظن ضمیر پر اثر کیا اور ان کے اعمال کی تاویل وتوجہ میں توحید نظر آنے لگی۔ عیسائیوں میں قسطنطین اور سینٹ پال کے اثر سے جو مشرکانہ رسومات اور کھلی بت پرستی داخل ہوگئی تھی اس کے خلاف مارٹن لوتھر (۱۵۲۶۔۱۴۸۳) نے اپنی مشہور دینی اصلاحی تحریک کا جو علم بلند کیا اور رومی کلیا کی جو مخالفت کی وہ اسلامی توحید سے اثر پذیری کا نتیجہ تھا رومی کلیسا کو شکست ہوئی اور عیسائیوں میں اپنے گروہ پیدا ہوئے جو پادریوں کے سامنے گناہوں کے اقرار کرنے کی مخالفت کرتے تھے اور جس کی دعوت تھی کہ صرف اللہ کے سامنے گناہوں کا اعتراف اور استغفار کرنا چاہیئے۔ آٹھویں صدی عیسویں تک اس تحریک کا زور رہا اس نے تصویر پرستی کو خلاف مذہب فعل قرار دیا اسی طرح ہندوستانی قوموں میں اخلاق ومعاشرات اور قانون سازی میں اسلامی ذہنیت اور اسلامی شریعت کے آثار نظر آتے ہیں۔ مسلمانوں نے ساتویں صدی عیسویں میں ہندوستان پر حملہ کیا اور اسلام کا اثر شروع ہوگیا کبیر بھگت اور گرو نانک جیسے درویش صفت آدمی اسلام کی توحید سے متاثر ہوکر بت پرستی کے مخالف ہوگئے گو وہ اعلانیہ حلقہ بگوش اسلام نہ ہوئے مگر خدائے واحد کے پجاری بن گئے ان کے گیت اس امر کے شاہد ہیں۔ اسی طرح کنیڈا ولاے قدیمی باشندے ایک خدا کو مانتے ہیں۔ پھر اسٹریلیا کا علاقہ جو چند صدیوں سے ہی دریافت ہوا ہے، اور جہاں کے لوگ دنیا سے بالکل علیحدہ تھے، اور اس قدر وحشی اور خونخوار تھے۔ کہ ان کا قریباً خاتمہ کر دیا گیا۔ ان کا ارنٹا (ARUNTA) نامی ایک قبیلہ ہے وہ ایک ایسے خدا کا قائل ہے جو آسمان پر رہتا ہے اسے وہ الٹجیرا (ALTIJIRA) کہتے ہیں ان کا خیال ہے کہ چونکہ حلیم ہے اس لئے سزا نہیں دیتا۔ اور اس لئے اس کی عبادت کی ضرورت نہیں ہے۔ افریقہ کا ایک وحشی قبیلہ ہے جسے زولو (ZULU) کہتے ہیں ان میں بھی یہ عقیدہ پایا جاتا ہے کہ ایک غیر مری خدا ہے جو سب دنیا کا باپ ہے اس کا نام انکولنکولو (UNKULUNKULU) بتاتے ہیں۔ ہندوؤں میں خدائے تعالیٰ کی غیر محدود طاقتوں کے متعلق خیال پایا جاتا ہے چناچہ وردنا کے متعلق وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ عالم الغیب اور غیر محدود طاقتوں والا ہے چنانچہ اس کے متعلق ہندوؤں کا پرانا خیال ہے کہ "اگر کوئی آدمی کھڑا ہو یا چلے یا پوشیدہ ہوجائے اگر وہ لیٹ جائے یا کھڑا ہوجائے اگر جو آدمی اکھٹے بیٹھ کر ایک دوسرے سے سرگوشیاں کریں بادشاہ وردنا اس سے جانتا ہے وہ وہاں بطور ثالث موجود ہے"۔ "یہ زمین بھی وردنا کی ہے اور آسمان اپنے وسیع فضا سمیت بھی اسی کا ہے وہ شخص آسمان سے بھی نکل کر بھاگ جائے وہ بھی بادشاہ وردنا کی حکومت سے باہر نہیں جاسکتا"۔ اسی طرح اسٹریلیا کے قدیم وحشی باشندے نوریندیٹر (NURRENDIRE) کو شریعت دینے ولا خدا سمجھتے ہیں۔ دومبو ایک پرانا قبیلہ نوریلی (NURELLI) کے نام سے ایک زبردست خدا کی پرستش کرتا ہے۔ افریقہ کا ایک مشہور مغربی عبو قبیلہ نزمبی (NZAMBI) تمام دنیا کا پیدا کرنے والا بنی نوع انسان کا باپ قرار دیا جاتا ہے۔ پس اس قدر قدیمی اور بعض وحشی قبائل کے اندر ایک زبردست غیر مرئی خدا کا خیال پایا جاتا بتاتا ہے کہ آہستہ آہستہ خدا کا خیال نہیں پیدا ہوا۔ بلکہ الہامی طور پر آیا ہے۔ بعض لوگ اوپر کے بیان پر اعتراض کر سکتے ہیں۔ کہ یہ تو مانا کہ ایک غیر مرئی قادر متعلق خدا کا خیال پرانی اور قدیمی اقوام میں پایا جاتا ہے مگر یہ کس طرح معلوم ہو کہ یہ خیال بھی ان قوموں میں پرانا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اول تو خود وہ وحشی

قبائل میں الہام کا خیال موجود ہے۔اور وہ یقین کرتی ہے کہ ان کے پاس جو قانون ہے وہ خدا تعالیٰ نے الہام کیا ہے۔پس یہ شہادت جوان اقوام کی ہے جو الہام یا عدم الہام کی حقیقت سے ناواقف بتاتا ہے کہ یہ خیال کسی تدریجی ترقی کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ الہام کے زریعہ سے قدیم زمانہ سے چلا آتا ہے۔مثال کے طور پر ہم ویدوں کو لیتے ہیں۔ان سے بھی معلوم ہوتا ہے۔کہ دین اور شریعت کے عالم بالا سے نازل ہونے کا خیال بہت پرانا ہے اسٹریلیا کے وحشی قبائل دنیا کی قدیم ترین حالت کے نمائندے ہیں۔ان سے جب پوچھا جائے۔کہ وہ کیوں بعض رسوم کی پابندی کرتے ہیں تو وہ یہ جواب دیتے ہیں ریٹیڈ ٹر نے ان کو ایسا ہی حکم دیا ہے یعنی خدا کا۔امریکہ کے پرانے قبائل میں بھی یہ خیال موجود ہے۔کہ ان کے قوانین الہام کے زریعہ سے بنے ہے۔یہ شہادتیں بتاتی ہے کہ تدریجی ترقی سے یہ خیالات پیدا نہیں ہوئے۔بلکہ کسی ایک شخص کی معرفت جو اپنے آپ کو ملہم قرار دیتا تھا۔مختلف قبائل میں پھیلے۔لوگ ان اشخاص کو جھوٹا کہہ سکتے ہیں۔فریبی کہہ سکتے ہیں مگر یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ خیالات تدریجی ترقی کا نتیجہ ہے ورنہ یہ روایات قدیم وحشی قبائل میں نہ پائی جاتیں۔از بسکہ انسانی طبیعت کا یہ خاصہ ہے کہ انسان اپنی معلومات کسی خاص حد تک ٹھرنا نہیں چاہتا اس لئے بعض فلاسفہ اور مفکرین نے وجود خالق کا انکار کرتے ہوئے یہ خیال کیا کہ عالم قدیم ہے، خدا کوئی ہستی نہیں، یہ گونا گوں کائنات نتیجہ ہے۔محض مادہ اور اس کے نوامیس کا ۔۔۔جب ان کی یہ تعلیم پھیلی تو الحاد اور دہریت نے اپنا سر بلند کیا جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ نظام خالق درہم برہم نظر آنے لگا، آخر فلاسفہ قدیم وجدید ہر ایک میں اس دہریت کے بڑھتے ہوئے سر کو کچلنے کی قابل فخر کوششیں کئے اور اس کے برقی اثرات کو روکنے کے لئے کمر بستہ ہوگئے قبل ازیں کہ ہم وہ دلائل نقل کریں جن سے دہریت کا سر کچلا جاتا ہے، بڑے بڑے فلاسفہ کہ چند اقوال بطور مشتے نمونہ از خروارے نقل کردینا ضروری اور بہتر سمجھتے ہیں، تاکہ وہ حضرات جو اپنی عقلوں سے کام نہیں لیتے اور جن کا اعتماد صرف یورپ کی اندھی تقلید پر ہے وہ بغور دیکھے کہ علماء یورپ اور یونان کیا کہتے ہیں۔ایک قدیم یونانی فیلوسف مسمی ایکٹ(ABECKETT) کہتا ہے کہ وہ وجود خالق کا عقیدہ ہر انسان کے لئے اسی طرح ضروری ہیں، جیسا کہ انسان کے لیے تنفس ضروری ہے فیلوسٹ پاسکال(PASCAL) کہتا ہے، خالق گویا ایک کرہ ہے جس کا مرکز ہر جگہ میں ار واس کے محیط کے لئے کوئی خاص جگہ نہیں۔شاتو بائرن (BIRON) انسان کے سوا کسی مخلوق نے انکار خدا کی جرات نہیں کی۔لامنیہ(LAMENNU) کہتا ہے وہ کلمے جس سے خدا کا انکار کیا جاتا ہے اپنے بولنے والے کے ہونٹ کو ہمیشہ کے لئے جلا دیتے ہیں۔فیلوسف ویو(VIVES) کہتا ہے خدا ہر چیز کا عالم اور وہی ہر چیز میں مدبر اور متصرف ہے اس کے ارادوں پر کوئی چیز غالب نہیں۔گارڈن(GORDON) کہتا ہے، خدا ہی ہو ہ ناموس ازلی ہے جس سے تمام کائنات اپنے وجود اور اپنی ترقی میں مستفید ہوتی ہیں۔لامارٹین(LAMENTINE) کہتا ہے کہ وہ ضمیر جو اعتقاد خالق سے خالی ہو اس محکمہ کے مثل ہے جس میں کوئی حاکم یا قاذی نہ ہو۔

ہادیان مذاہب عالم خدا کے قائل تھے

1۔تمام انبیاء بشمول حضرت ابراہیم وموسیٰؑ سب کے سب خدا کے قائل ہیں۔(دیکھئے بائبل اور قرآن)

2۔کنفیوسنس جو ۵۵ قبل مسیحؑ پیدا ہوئے چین میں بسنے والوں کی اکثریت اس کی پیرو ہے وہ خدا کی توحید کا قائل۔کہتا تھا کہ خدا کی فطرت یہ ہے وہ عمل جو اس فطرت سے مطابقت رکھتا ہے، وہ درست ہے وہ عملی زندگی کی اصلاح کا قائل تھا۔

3۔گوتم بدھ جس کے ماننے والے چین، برہما، تھائی اور کسی قدر ہندوستان و پاکستان میں بھی موجود ہے وہ کہتا تھا۔یقین رکھو ایک بسیط اور غیر مرئی حقیقت جو اس کائنات کی روح ہے۔زندگی دکھ ہی دکھ ہے اس سے نجات پانے کا راستہ موت ہے۔

4۔گیتا میں توحید ذاتی موجود ہے کہ خدا کی ذات ایک ہی ہے یہی کرشن کا مذہب تھا بعد میں یہ لوگوں نے خود کرشن کو خدا بنالیا۔

5۔برہمن مت وحدت الوجود کا قائل تھا۔برہما، وشنو، اندر کو بلکہ ہر جزو کائنات کو وہ حقیقت متعلقہ کا جزو قرار دیتا ہے۔

6۔شنکراچاریہ خدا کی وحدت الوجودی کا قائل تھا فلسفہ اخلاق۔

7۔ابراہیم زردشت خالص اسلامی توحید اور حیات بعد الموت کا قائل تھا۔

8۔مانی جو ۲۱۵ء میں طبغون عراق میں پیدا ہوا خدا کا قائل تھا۔لیکن کائنات کو نور وظلمت کا امتزاج مانتا تھا۔انبیائے سابقین کا قائل تھا۔اللہ کو خالق خیر وشر و مانتا تھا، لیکن اس کا نظریہ رہبانیت تھا۔

9۔مزوک مانی کا پیرو تھا۔جو زن و زر اور زمین کے اشتراک کا قائل تھا۔قباد نے ۵۲۸ء میں اس کو قتل کیا۔

سلام

مظفر وارثی

جب مؤذن چھیڑتا ہے سلسلہ تکبیر کا
تیر جاتا ہے فضاؤں میں لہو شبیرؑ کا

دین کی بنیاد جو اپنے سروں پر رکھ گئی
سیکھ لو اُس آلِ پیغمبر سے ڈھب تعمیر کا

اُس سے پوچھو مر کر ہو جاتے ہیں زندہ کس طرح
گھونٹ ڈالا جس کی شہ رگ نے گلا شمشیر کا

گرتے گرتے بھی سنبھالا دے گیا اسلام کو
آخری ہچکی سے کام اُس نے لیا شہتیر کا

اے میرے قرآن پڑھنے والوں آس کو بھی پڑھو
اک صحیفہ وہ بھی ہے قرآن کی تفسیر کا

کیا بصیرت تھی مظفر ابنِ شہر علم کی
اپنے ہاتھوں سے لکھا ہر فیصلہ تقدیر کا

معرفۃ المعصومین بالقرآن

تحقیق وترتیب: سید ابو محمد نقوی

سورۃ النحل

اور یہ اللہ کی پکی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ جو مر جائے گا اس کو اللہ ہرگز مبعوث نہ کرے گا کیوں نہیں یہ تو اس کے ذمہ ایک سچا وعدہ ہے لیکن اکثر لوگ علم نہیں رکھتے تا کہ جس بارے میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے وہ ان کیلئے کھول کر بیان کردے اور جو کافر ہوگئے تھے وہ یہ جان لیں کہ خود وہ یقینا جھوٹے تھے۔(النحل۔38۔39)

آئمہ کی روایات کے مطابق یہ آیات رجعت کے متعلق ہیں۔رجعت کے منکر قسمیں کھاتے ہیں کہ رجعت نہیں ہوگی مگر اللہ اسکی نفی کرتا ہے اور رجعت حق ہے اور منکر اس کے جھوٹے ہیں یہ آیت کفار کے بارے میں نہیں کیونکہ کفار تو بتوں کی قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی نہیں۔یہ رجعت کے انکاری مسلمانوں کے بارے میں ہے۔قائم آل محمد ﷺ اور تمام معصومینؑ حکم خدا سے ظہور فرمائیں گے اور تمام دنیا میں صرف اسلام کا غلبہ ہوگا اور دنیا جنت کی مثال ہوگی۔

اور تم سے پہلے ہم نے جتنے بھی رسول بھیجے وہ آدمی ہی تھے جن کی طرف ہم وحی کیا کرتے تھے پس اہل ذکر سے پوچھو اگر تم لوگ خود نہیں جانتے۔(النحل۔43)

آئمہ کی روایات کے مطابق اور قرآن کے مطابق ذکر سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں اور اہل ذکر سے مراد اہل بیتؑ آل محمد ﷺ ہیں اور امت کو حکم ہے آل محمد ﷺ سے پوچھیں جو کچھ وہ نہ جانتے ہوں۔

امام رضاؑ نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے کہ ''تحقیق اللہ نے تمہاری طرف ذکر یعنی رسول کو اتارا جو تم کو اللہ کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے'' پس ذکر تو رسول اللہ ﷺ ہیں اور ہم ان کے اہل ہیں۔

امام باقرؑ سے کسی نے عرض کیا کہ کچھ لوگ ذکر سے مراد یہود ونصاریٰ کو لیتے ہیں فرمایا کیا اللہ کا یہ مطلب ہوسکتا ہے کہ یہود و نصاریٰ تم کو اپنے دین کی دعوت دیں اور تم ان سے سوال کرتے پھرو۔پھر دست اقدس سے اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اہل الذکر ہم ہیں۔

وہ اللہ کی نعمت کو پہچانتے ہیں پھر بھی اسکا انکار کرتے ہیں اور ان میں اکثر کافر ہیں(النحل83)

جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا (دوسروں کو) ہم انکے عذاب پر عذاب کا اضافہ کردیں گے اس لئے کہ وہ فساد برپا کیا کرتے تھے۔(النحل88)

امام باقرؑ نے فرمایا کہ مطلب ہے کہ ولایت علیؑ کی نعمت کو جانتے ہیں اور اس ولایت کے بارے میں حکم بھی معلوم ہے مگر رسول اللہ ﷺ کے بعد اسکا انکار کردیا۔

آئمہ کے قول کے مطابق مختصر یہ ہے کہ جب امام علیؑ نے حالت رکوع میں زکواۃ دی اور انکی شان میں آیت ولایت آئی تو ولایت علیؑ کے مخالفین پریشان ہوگئے کہ نبی ﷺ اور اللہ کا کلام تو سچا ہے نہ مانیں تو منکر اگر مانیں تو ابوطالبؑ کا بیٹا ہم پر مسلط۔اسکے باوجود انہوں نے مخالفت کی ٹھان لی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ کی نعمت (علیؑ) کو پہچانتے ہوئے بھی انکار کرتے ہیں اور نہ صرف خود رکے بلکہ دوسروں کو بھی زبردستی منع کیا سبیل اللہ سے یعنی آل محمد ﷺ کی اطاعت سے۔(اسی لئے دوگنا عذاب بھی ہے۔

امام صادقؑ نے فرمایا کہ واللہ جس نعمت کی وجہ سے اللہ نے بندوں پر لطف وکرم کیا ہے وہ ہم ہی ہیں اور ہمارے سبب سے سعادت مند سعید وکامیاب ہیں۔

اور اللہ کے عہد کو جب تم عہد کرچکے پورا کرو اور قسموں کو انکے پختہ کردینے کے بعد نہ توڑو جب کہ تم نے اللہ کو اپنے اوپر گواہ بنالیا ہے۔بیشک جو کچھ تم کرو گے اللہ اس سے خوب واقف ہے۔(النحل91)

امام صادقؑ کی روایت کے مطابق جب رسول اللہ ﷺ غدیر خم میں اعلان ولایت علیؑ ابن ابی طالب کا اعلان کرچکے تو لوگوں کو حکم دیا کہ علیؑ کو السلام علیک یا امیرالمومنین کہہ کر سلام کرتے جاؤ تو کسی نے پوچھا کہ یہ حکم اللہ کی طرف سے ہے یا رسول اللہ ﷺ کی طرف سے' آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ حکم اللہ کی طرف سے بھی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے بھی اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور مندرجہ ذیل آیت بھی اسی سے متعلق ہے۔

اور تم اپنی قسم کو اپنے درمیان مکر وفریب کا ذریعہ نہ بناؤ کہ قدم جمنے کے بعد پھر اکھڑ جائیں اور تم برائی کا مزہ چکھو۔اس لئے کہ تم نے لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکا اور تمہیں بڑی سزا ملے۔(النحل94)

یعنی جو ولایت علیؑ میں مکر وفریب کریگا (منافقت کرے گا) اسکے پاؤں ایمان سے اکھڑ جائیں گے اور گناہوں کے گڑھے میں گر کر عذاب کا مستحق ہوجائیگا۔

سلام

افتخار عارف

کربلا کی خاک پر کیا آدمی سجدے میں ہے
موت رسوا ہوچکی ہے زندگی سجدے میں ہے

وہ جو اک سجدہ علیؑ کا بچ رہا تھا وقتِ فجر
فاطمہ کا لال شاید اب اسی سجدے میں ہے

سنت پیغمبر خاتم ہے سجدے کا یہ طول
کل نبی سجدے میں تھے آج اک ولی سجدے میں ہے

وہ جو عاشورا کی شب گُل ہوگیا تھا اک چراغ
اب قیامت تک اسی کی روشنی سجدے میں ہے

حشر تک جس کی قسم کھاتے رہیں گے اہلِ حق
ایک نفس مطمئن اُس دائمی سجدے میں ہے

نوکِ نیزہ پر بھی ہوتی ہے تلاوت بعد عصر
مصحف ناطق تہہ خنجر ابھی سجدے میں ہے

اس پہ حیرت کیا لرز اٹھی زمین کربلا
راکب دوش، پیمبر آخری سجدے میں ہے

علم و ایمان کا آپس میں تعلق

تحریر و تحقیق
ڈاکٹر حسین اکبر

یہ دین اسلام ہی ہے جس نے علم اور ایمان کو ہمیشہ اکٹھا ہی ذکر نہیں کیا بلکہ علم کو ایمان پر مقدم رکھا ہے قران مجید میں ارشاد خداوندی ہوتا ہے ''وہ لوگ جن کو علم اور ایمان عطا کیا گیا''۔ (سورۃ روم آیت 56)

قرآن مجید میں عظمت علم پر تقریباً سات سو آیات مجیدہ موجود ہیں لیکن ہم یہاں پر چند ایک آیات قرآنی کو ذکر کرنے کے بعد احادیث نبویہ کا ذکر کریں گے جو عظمت علم پر دال ہیں نمونہ کے طور پر چند آیات قارئین کے نذر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم رسول خاتم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ علم عطا فرمایا لیکن اس کے باوجود قرآن مجید میں حکم دیا

''کہو میرے پروردگار میرے علم میں اضافہ فرما'' پھر ارشاد فرمایا!

''اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر سے سوال کرو''

یعنی اپنی حالت میں مگن نہ رہو بلکہ دانشوروں سے سوال کر کے اپنی جہالت کو دور کرتے رہا کرو۔ صاحبان علم اور جاہلوں کے مقام و رتبہ کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کیا عالم اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں۔

''صاحبان علم کو اللہ تعالیٰ نے بلند درجات عطا کئے''

علم کو ہی اللہ تعالیٰ نے منصب خلافت الٰہیہ کے لئے اولین شرط قرار دیا اور حضرت آدمؑ کو فرشتوں کے مقابلہ امتحان میں کامیابی پر نہ صرف اپنا خلیفہ بنایا بلکہ فرشتوں کو علم و عظمت و برتری منصب خلافت الٰہیہ کی عظمت کے سامنے سجدہ ریز کا حکم دیا جس پر تمام فرشتے سجدہ ریز ہو گئے سوائے ابلیس کے جس کو عظمت علم کے سامنے سرنگوں نہ کرنے کے جرم میں شیطان بنا دیا اور قیامت تک کیلئے راندہ درگاہ قرار دے کر ہمیشہ کیلئے لعنت کا مستحق قرار دے دیا

عظمت علم کے بارے آیات الٰہیہ کے بیان کے بعد اب چند ایک احادیث نبویہ ﷺ اور فرامین معصومین علیہم السلام پیش کرتے ہیں تا کہ عظمت علم و علماء کا اندازہ ہو سکے بطور مثال

حدیث ۱۔ قال رسول اللہ ﷺ طلب علم فریضۃ علی کل مسلمۃ و مسلمۃ آلا ان اللہ یحب بغاۃ العلم (معالم الاصول ص ۱۰) ترجمہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر فرض ہے اور آگاہ رہو کہ اللہ تعالیٰ گروہ علماء کو دوست رکھتا ہے۔ ۲۔ طالب علموں کے حصول کے لئے مکانی حد بندی سے آزاد کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔ قال ''اطلبو العلمہ ولو کان بالصین''۔ ''علم حاصل کرو خواہ تمہیں حصول کے لئے صین جیسے دور دراز علاقوں میں ہی کیوں نہ جانا پڑے۔ ۳۔ آج کل کے روشن فکر طبقہ سے اگر سوال کیا جائے کہ کتنا پڑھے ہو تو جی گریجویٹ ہوں اور؟ بس اور اگر کسی نے بڑا ہی کمال کیا تو ایم اے کر لیا یا پی ایچ ڈی کر کے ڈاکٹریت کی سند حاصل کر لی اور پھر حصول علم کے تمام راستے بند کر دئے لیکن آئیے دیکھیں اسلام نے کب تک حصول علم کی تاکید فرمائی ہے۔ نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں قال ''اطلبو العلمہ من المھدالی اللحد ''(نہج الفصاحۃ ص ۲۳) یعنی ''ماں کی گود سے لے کر لحد قبر تک علم حاصل کرو''۔ ایران کے بزرگ شاعر فردوسی نے اس حدیث کا ان الفاظ میں ترجمہ کیا ہے۔ ''چنین گفت پیغمبر راست گوی۔ زگھوارہ تا گور دانش بجوئی'' گویا کہ تحصیل علم کے لئے زمانہ کی قید بھی ختم کر دی گئی۔ ایک حدیث میں عظمت علم اور طالب علم کو اس طرح بیان فرماتے ہیں۔ ترجمہ ''یعنی اگر کوئی اس راستے پر چلے جو راستہ علم کی طرف جاتا ہو خدا اس کے لئے جنت کے راستے کھول دیتا ہے فرشتے طالب علم کے پاؤں کے نیچے پر بچھا دیتے ہیں اا ور اس پر اس کے علم کی وجہ سے راضی ہوتے ہیں اور اس طالب

علم کے لئے زمین و آسمان کے درمیان جو کچھ بھی ہے سب استغفار کرتے ہیں یہاں تک کہ سمندر کی گہرائیوں میں موجود مچھلی بھی''۔

حضرت امام زین العابدینؑ اصول کافی ا ص ۴۳ میں عظمت علم کو اس طرح بیان فرماتے ہیں۔ ترجمہ ''اگر لوگ علم کی عظمت جان لے تو اس کے حصول کے لئے جان تک کی قیمت ادا کر دیں گے خواہ انہیں حصول کیلئے سمندر کی لہروں کی نذر بھی کیوں نہ ہونا پڑے''۔ حضرت موسیٰؑ نے ارشاد فرمایا ''العلمہ مصباح العقل وینبوع الفضل''، ''علم عقل کا چراغ اور فضل وکرم کا چشمہ ہیں'' (کتاب ہدایۃ العلم ص 419)

حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا ''العلمہ محی النفس ومنیر العقل ومہمت الجھل''، ''علم نفس کو زندہ کرتا ہے عقل کو روشنی عطا کرتا ہے اور جہالت کو ختم کرتا ہے''۔ (کتاب ہدایۃ العلم ص 419)

دشمن کی گواہی

مغربی مفکرین ومستشرقین چونکہ عیسائیت کے علم کش ماحول سے متاثر تھے۔ ان کے نزدیک دین ایک جامد نظریہ ہیروئین جیسا نشہ اور بے مقصد وتحرک سے عاری عقائد کا مجموعہ ہے جو جدید علمی وسائنس تحقیق کے واضح وروشن نتائج کی تکذیب ونفی کرتا ہے۔ انہوں نے دین اسلام کو بھی اسی نظر سے دیکھا لیکن جس نے اسلام کی تعلیمات سے میں پیش قدمی کی اسے اپنی کوتاہ علمی اور جہالت کا احساس کرتے ہوئے یہ اقرار کرنا پڑا کہ اس کے سابقہ نظریات باطل اور تعصب پر مبنی تھے اور اسلام اور علم دونوں شانہ بشانہ لازم وملزوم اور ایک دوسرے کی پشت پناہ ہے۔ ایک مغربی مفکر ڈاکٹر مارکس DR.Marks نے جب قرآن مجید کا مطالعہ کیا تو اس سے اعتراف کرنا پڑا کہ ''قرآن مجید میں ایسی آیات موجود ہے جو طالب علم، بحث وتمحیص اور تفکر وتدبر کی تاکید کرتی ہے'' وہ مزید کہتا ہے کہ اس اعتراف کے علاوہ میرے لئے کوئی چارہ نہیں کہ دین اسلام کی اس مقدس کتاب قرآن مجید نے بشریت کے بہت سے اشتباہات کو دور کیا ہے۔ (بحوالہ تمدن اسلام وعرب از ڈاکٹر تورتالبون) ہم سمجھتے ہیں کہ جدید سائنسی ترقی جوں جوں نئی دنیا تلاش کرتی جائے گی' اسلام کی حقانیت وصداقت مزید واضح روشن ہوتی جائے گی اور اسلام شناسی کی ان منازل کو طے کرنے والے اسلام کے خلاف تعصب اور نفرت کی بجائے اس پر ایمان وایقان کے اعلیٰ درجات کے حامل ہوتے رہیں گے۔ اور ایک دن ضرور آئے گا جب دنیا کا ہر فرد دین اسلام کی عظمتوں کا قائل اور اس کی حقیقوں کا قولی وعملی طور پر معترف ہوگا۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ پیغمبر ﷺ اس خاکی بدن کے ساتھ آسمان کی وسعتوں میں عرش بریں تک گئے تو نہ سمجھنے والے حیران وپریشان ہوتے ہیں۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ فرمایا کرتے تھے کہ پوچھ لو پوچھ لو مجھ سے قبل اس کے کہ تم مجھے نہ پاؤ میں آسمان کے راستوں کو زمین کے راستوں سے بہتر جانتا ہوں۔ تو اس وقت بھی انکار کرنے والوں نے اس فرمان کی حقیقت کو نہ سمجھا اور جاہلانہ سوال کرتے تھے یا علیؑ بتائے میرے سر پر بال کتنے ہیں؟ یہ سوال کرنے والے سعد بن ابی وقاص تھے جن کے جواب میں علیؑ نے فرمایا تھا اے سعد میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تیرے گھر میں جو بچہ زیر پرورش ہے وہ میرے حسینؑ کا قاتل ہے، مراد عمر ابن سعد تھا۔ ایسے ہی سوالات اور اعتراضات آج بھی کئے جاتے ہیں کہ کوئی بھی ذی فہم اور تعصب سے عاری انسان اس حقیقت سے انکار نہیں کرسکتا کہ حضرت علیؑ کے پوتے حضرت امام محمد باقرؑ اور حضرت امام جعفر صادقؑ نے علم کے جن چراغوں کو روشن کیا ان کی روشنی سے آج تک اور انشاء اللہ قیامت تک جہالت کے اندھیروں کو نابود کیا جاتا رہے گا۔ یہ انسانیت کی بدقسمتی ہے کہ انسان نے کسب علم تو کیا معماران انسانیت سے لیکن فیض یاب ہونے والے ناعاقبت اندیش اور انسانیت دشمنوں نے خودکشی اور فنا کے راستے بھی ایجاد کر لئے۔ یقیناً یہ پیغمبر ﷺ اور آئمہ اطہارؑ کا مقصد منشا نہ تھا۔ یہ ایسے ہی ہے جسے اللہ نے دو فرشتوں کو کلمات سیکھا کر زمین پر انسانوں کی فلاح کیلئے مامور کیا لیکن لوگ جادوں ٹونے کی سفلی اعمال میں مصروف ہوگئے۔ پیغمبر اعظم ﷺ اور اہلبیت اطہارؑ علم کے مثبت پہلوؤں کو روشن کیا اور اپنے پیروکاروں اور شاگردوں کو اسی انداز پر تحقیق وجستجو اور ایجاد واختراع کی نصیحت فرمائی۔ چونکہ وہ خود یہ علم رکھتے تھے بہت سی ایجادات انسانیت کی تباہی وبربادی کا سبب بنے گی، انہوں نے ایسے

علوم کو بیان کرنے سے احتراز کیا۔ بلکہ حصول علم اور فلسفہ تعلیم کو تزکیہ نفس پر محمول کیا اور فرمایا کتاب وحکمت کی تعلیم حاصل کرنے سے پہلے تزکیہ نفس کرنا اور راہ تقویٰ پر گامزن ہونا بہت ضروری ہے۔ بحار الانوار جلد نمبر 13 ص 1119 خرائج راوندی سے منقول ایک روایت میں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا علم کے کل 27 درجے ہیں اور حضرت آدمؑ کے زمانہ سے لے کر ہمارے زمانہ تک اور ہمارے زمانہ سے لے کر حضرت امام مہدیؑ کے زمانہ ظہور سے پہلے تک علم دو درجہ سے زیادہ تک ترقی نہیں کر پائیگا۔ 25 درجہ باقی علم کے دروازے حضرت امام مہدیؑ کے دست امامت سے کھلیں گے اور اس وقت ہمارا یہ جہاں یقینا ایک دوسرا جہان ہوگا جس کی مثال ماضی میں کہیں بھی نظر نہیں آئے گی یقینا وہ جہان ایک دوسرا رنگ اختیار کرے گا کیونکہ اس وقت امام زمانہؑ 25 درجہ علم بشریت کے لئے تحفہ کے طور لائیں گے جو انہوں نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل کئے جن کو اللہ تعالیٰ نے براہ راست اور جبرائیل کے ذریعے تعلیم دیتے تھے۔

آیئے خلقت کائنات کو قرآن پاک اور اہلبیتؑ کے وسیلے سے جانتے ہیں۔

خلقت کائنات

زمین وآسمان کی خلقت کے بارے میں سائنس دانوں نے بے شمار تحقیقات کی ہیں اسکے بارے میں اور کئی ایک مختلف نظریات بیان فرماتے ہیں۔ زمین وآمان کی خلقت کے بارے میں مشہور نظریہ لیپلاس فرانسوی کا ہے جس کو کافی علماء ودانشوروں نے صحیح قرار دیا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ زمین وآسمان اور تمام کہکشائیں ابتداء میں دھوئیں اور گیس کی صورت میں تھے بعد میں اور دھواں منجمد ہو گیا اور یہ سلسلہ وارکلی تغیرات کی وجہ سے زمین وآسماں جدا ہو گئے ہے (دائرۃ المارف سعدیان آیت ۳۱)

قرآن مجید اس نظریہ کی پہلے سے موجود تشریح اس طرح فرماتا ہے۔

"ان السموت والارض کانتا رتقا ففتقنھما" (سورہ انبیاء آیت 327)

یعنی آسمان اور زمین ابتداء میں ہی ایک صورت اور ایک ہی جنس سے تھے ہم نے (خدا نے) ان کو ایک دوسرے سے جدا کیا اور پھر خداوند کریم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ (سورۃ فصلت آیت ۱۱)

یعنی پھر آسمان کو استوار کیا جبکہ وہ دھواں یا گیس کی صورت میں تھا لہٰذا یہ دونوں نظریے قرآن کے انہی حکم کی تصدیق کرتے ہیں۔

حضرت علی علیہ السلام نے اس مسلہ کو تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔

"یعنی آسمان پہلے دھواں اور بخارات کی صورت میں پراگندہ تھا پس خدا نے حکم دیا اور وہ قطعات آپس میں جمع ہو گئے۔ (خطبہ اشباح نہج البلاغہ شرح محمد عبدہ ص ۲۱۸)

حضرت امام حسین علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں میرے بابا علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے ایک شامی نے سوال کیا کہ مولا ساتوں آسمانوں کے نام ورنگ کیا ہیں۔

تو امیر المومنین علیہا السلام نے جواب میں ارشاد فرمایا جو آسمان زمین والا آسمان ہے اس کا نام "رفیع" جب کہ وہ پانی اور دھویں سے بنا ہے۔ دوسرے آسمان کا نام "فیدوم" اس کا رنگ "تانبا" کا رنگ ہے۔ تیسرے آسمان کا نام "ماروم" جب کہ اس کا رنگ "لون الشبہ" پیتل کا رنگ ہے۔ چوتھے آسمان کا نام "ارفلون" ہے اس کا رنگ "چاندی" کا رنگ ہے پانچویں آسمان کا نام "ہیعون" ہے اس کا رنگ سونے کا رنگ ہے۔ چھٹے آسمان کا نام "عروس" ہے اور اس کا رنگ "سبز یاقوت" کا رنگ ہے اور ساتویں آسمان کا نام "عجماء" ہے جبکہ اس کا رنگ "روشن چمکتا ہوا موتی" درہ بیضاء کی طرح ہے۔

(کلیمات امام حسین علیہا السلام ص ۱۸۸)

آپؑ سے پوچھا گیا آسمان کس سے خلق کئے گئے تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے پانی کے بخارات سے آسمان کو خلق کیا، پانی کی جھاگ سے زمین، پانی کی موجوں سے پہاڑ پیدا کئے اور مکہ کو ام القریٰ اس لئے کہتے ہیں کہ نیچے سے زمین بننا شروع ہوئی۔

اس کائنات کی خلقت کے بارے میں غور وفکر کرنا انسان کے سامنے خداوند متعال کی عظمت کو اجاگر کرتا ہے اسی لئے تو حضرت علیہ السلام نے غور وفکر نے کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔۔۔

تفکرک یفیدک الاستبصادوی کبیرک الا اعتبار

ترجمہ:۔ یعنی غور وفکر کرنا تیری بصیرت میں اضافے کا باعث بنتا ہے جس سے تمھیں نصیحت اور عبرت حاصل ہوئی ہے۔

منقبت

ریحان اعظمی

چراغ ماتمِ سرور جلائے رکھنا ہے
لہو بہا کے عقیدا بچائے رکھنا ہے

زبان حدیث کساء سے سجائے رکھنا ہے
سکون فاطمہؑ زہرا بنائے رکھنا ہے

ہوائے بغضِ علیؑ چل رہی ہے چار طرف
گھروں پر پرچم ِغازی لگائے رکھنا ہے

زبان میثم تمار کی صدا کیا تھی
اسکی صدا میں صدا کو ملائے رکھنا ہے

بہت سے حر ابھی آئیں گے سوئے فرش عزا
عزا کا فرش مسلسل بچھائے رکھنا ہے

ہمارا مقصد تخلیق بنے عزاداری
یہ بات سوتے ہوئے جگائے رکھنا ہے

زمین پہ فرش عزا اس لئے بچھاتے ہیں
فلک زمین کی جانب جھکائے رکھنا ہے

حسینؑ لاشہ اکبر اٹھا کے کہتے تھے
یہ زخم دل پہ مسلسل اٹھائے رکھنا ہے

کہا حسینؑ نے زینبؑ سے اب سکینہؑ کو
حسینؑ بن کے غموں سے بچائے رکھنا ہے

نماز شب میں ہمیں بھولنا نہیں زینبؑ
میری غریبی پہ سجدوں کے سائے رکھنا ہے

جو ہم نے خوں سے تہہ تیغ کر دیا روشن
اسی چراغ کی لو کو بڑھائے رکھنا ہے

جہاں حسینؑ کے جنازے پہ تیر بر سے تھے
قدم تمھیں اسی بستی میں ہائے رکھنا ہے

علیؑ کی بیٹی ہو زینبؑ دیار شام میں بھی
علیؑ کا زورِ خطابت دکھا ئے رکھنا ہے

یزیدی فکر نے ریحان سر اُٹھایا ہے
قدم قلم کے مسلسل جمائے رکھنا ہے

امام حسین علیہ السلام، منبعِ نور وہدایت

وکیل ولایت: علامہ حسن جواد محسنی (قم المقدس)

قسط اول

امام حسین علیہ السلام، اللہ کا عظیم نور

حضرت امام حسین علیہ السلام کی ذات والا صفات کے متعلق کچھ بیان کرنا، لکھنا، اور تحریر کرنا نا صرف مشکل بلکہ ہم جیسے علم وشعور سے بے بہرہ افراد کے لیے محالات میں سے ہے، کیونکہ اس ذات کے بارے میں قلم قرطاس پر جنبش افشانی کی کوشش بھلا کوئی کیا کرسکتا ہے جس کی تخلیق و خلقت اس وقت ہوئی جب کچھ نہیں تھا، جس کا نور اس وقت نور ذات احدیت سے جدا ہوا جب کسی چیز کا وجود نہیں تھا۔ پروردگار عالم نے محمد و آل محمد علیہم السلام کے نور کو عرش، فرش، لوح، قلم، کرسی، جنت، دوزخ، جن، بشر، ہوا وفضا، دریا وسمندر، آفتاب و ماہتاب، ستارے، سیارے، نباتات، حیوانات، جمادات، انبیاء ومرسلین، جبرئیلؑ، میکائیلؑ، اسرافیلؑ، عزرائیلؑ غرض ہر شے کی خلقت سے لاکھوں سال پہلے خلق فرمایا۔

یعنی جب نہ عرش تھا نہ فرش، نہ زمین تھی نہ آسمان، نہ لوح نہ قلم، نہ کرسی، نہ جن، نہ بشر، نہ ہوا نہ فضا، نہ آفتاب نہ مہتاب، نہ ستارے، نہ سیارے، نہ آدم صفی اللہ تھا، نہ نوح نجی اللہ تھا، نہ ابراہیم خلیل اللہ تھا، نہ موسیٰؑ کلیم اللہ تھا، نہ عیسیٰؑ روح اللہ تھا، نہ جبرئیلؑ تھا، نہ میکائیلؑ، نہ اسرافیلؑ تھا، نہ عزرائیلؑ۔

خلاصہ یہ کہ کچھ نہ تھا بس ایک ذات باری تعالیٰ کا نور تھا جو کچھ بنانا چاہتا تھا اور ایک محمد وآل محمد علیہم السلام اور خمسہ طیبہ کا نور تھا، جنہیں اس نے سب سے پہلے اپنے نور سے جدا کیا اور خلق کیا۔

یہ کوئی لفاظی یا بے مہار قلم کی گل افشانی نہیں بلکہ وہ اٹل حقیقت ہے جس کی قرآنی آیات اور روایات معتبرہ اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ تائید کرتی ہیں۔

امام حسین علیہ السلام کی سوانح حیات پر کچھ تحریر کرنے سے پہلے ہم اس حقیقت اور راز الٰہی کی طرف مختصر اشارہ کرنا چاہتے ہیں جس پر بہت کم لکھا گیا ہے، اگرچہ قرآن کی آیات اور معصومینؑ کی روایات اس کی طرف بھرپور راہنمائی فرماتی ہیں۔

علماء ربانی اور مفسرین قرآن نے ان آیات کے ذیل میں واضح الفاظ میں تحریر کیا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کے نور نے سب سے پہلے خلقت پائی اور آپ ان ہستیوں میں سے ہیں جنہوں نے سب سے پہلے خداوند عالم کی وحدانیت اور کبریائی کا اقرار کیا جبکہ اس وقت کچھ بھی نہیں تھا، ایک وہ اللہ بنانے والا تھا اور ایک یہ اہل بیتؑ اقرار کرنے والے تھے۔

قرآن کریم نے متعدد آیات میں اس حقیقت کو بیان کیا اور اپنے اندر سمویا ہے۔ ذیل میں ہم ان میں سے چند آیات کا ذکر کررہے ہیں اور اختصار کی بنا پر ان کی تفصیل سے درگزر کیا جارہا ہے۔ ان آیات میں سے فقط ایک آیہ شریفہ کی تفسیر وتاویل کے طور پر چند روایات کی طرف اشارہ کرکے اس مقالہ کو نہائی شکل دیں گے اور تفصیل آئندہ مجلات میں قارئین محترم کے سامنے بیان کی جائے گی۔

سورہ مبارکہ آل عمران میں ارشاد ربوبیت ہے:

وَإِذْ أَخَذَ اللهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ۔ [سورہ آل عمران: 81]

اور (اے رسول وہ وقت بھی یاد دلاؤ) جب خدا نے پیغمبروں سے اقرار لیا کہ ہم تم کو جو کچھ کتاب اور حکمت (وغیرہ) دیں اس کے بعد تمہارے پاس کوئی رسول آئے اور جو کتاب تمہارے پاس ہے اس کی تصدیق کرے تو (دیکھو) تم ضرور اس پر ایمان لانا ضرور اس کی مدد کرنا (اور) خدا نے فرمایا کہ تم نے اقرار کرلیا؟ اور ان باتوں پر جو ہم نے تم سے اقرار لیا تم نے میری (عہد کا) بوجھ اٹھالیا؟ سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا ارشاد ہوا (اچھا) جو تم (آج کے قول واقرار کے) اس میں ایک دوسرے کے گواہ رہنا اور تمہارے ساتھ میں بھی ایک گواہ ہوں۔

سورہ اعراف میں خداوند عالم فرماتا ہے:

وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ۔ [سورہ اعراف:172]

ترجمہ: اور جب آپ کے رب نے اولاد آدمؑ کی پشتوں سے ان کی نسل کو نکالا تھا اور ان پر خود انہیں گواہ بنا کر (پوچھا تھا:) کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے کہا تھا: ہاں! (تو ہمارا رب ہے) ہم اس کی گواہی دیتے ہیں، (یہ اس لیے ہوا تھا کہ) قیامت کے دن تم یہ نہ کہہ سکو کہ ہم تو اس بات سے بے خبر تھے۔

أَوْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِنْ بَعْدِهِمْ أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ۔ [سورہ اعراف:173]

ترجمہ: یا یہ کہو کہ شرک تو ہم سے پہلے ہمارے باپ دادا نے کیا تھا اور ہم تو ان کے بعد کی اولاد ہیں، تو کیا اہل باطل کے قصور کے بدلے میں ہمیں ہلاکت میں ڈالو گے؟

سورہ احزاب کی آیات میں بھی انبیاء سے میثاق لینے کے تذکرے میں اس حقیقت کو اجاگر کیا گیا ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ اور ان کی آل پاک کی خلقت انبیاء سے کہیں پہلے ہوئی اور بعد میں انبیاء سے رسول اللہ (ص) کی نبوت اور اہل بیتؑ کی ولایت کا اقرار و عہد لیا گیا۔

وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَأَخَذْنَا مِنْهُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا۔ لِيَسْأَلَ الصَّادِقِينَ عَنْ صِدْقِهِمْ وَأَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا أَلِيمًا (الاحزاب:8،7)

ترجمہ: اور (یاد کرو) جب ہم نے انبیاء سے عہد لیا اور آپ سے بھی اور نوح سے بھی اور ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم سے بھی اور ان سب سے ہم نے پختہ عہد لیا۔ تاکہ سچ کہنے والوں سے ان کی سچائی کے بارے میں دریافت کرے اور کفار کے لیے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

مذکورہ آیات کی تفسیر و تشریح میں علماء نے روایات کی روشنی میں تحریر فرمایا ہے کہ خداوند کریم نے اپنی مخلوقات کی خلقت سے لاکھوں سال قبل امام حسین علیہ السلام اور ان کے اجداد اور آپ کی ذریہ طیبہ کے انوار کو خلق فرمایا۔

اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے فقط ان آیات اور ان کے ترجمے پر اکتفا کیا ہے۔ تفصیل کے طالب حضرات مندرجہ ذیل کتب کی طرف مراجعہ فرمائیں:

بحار الانوار ج15، 25 تفسیر مجمع البیان، تفسیر قمی، تفسیر عیاشی، بصائر الدرجات و دیگر کتب۔ ہم اس مقام پر مذکورہ آیات میں سے صرف ایک آیہ کریمہ کی تفسیر اہل بیت کی روایات کی روشنی میں مختصراً نقل کرتے ہیں۔

سورہ مبارکہ ص کی آخری آیات میں حضرت آدمؑ کی خلقت اور خدا کے حکم سے ملائکہ کا انہیں سجدہ کا تذکرہ کیا گیا ہے کہ ہم نے ملائکہ سے کہا جب میں آدم کو بنا لوں اور ان میں اپنی روح پھونک لوں تو تم سب اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جانا۔ فسجد الملائکۃ کلھم اجمعون۔ سب ملائکہ نے آدمؑ کو سجدہ کیا مگر ایک ابلیس نے سجدہ نہ کیا اور وہ کافرین میں سے ہو گیا۔ اس وقت خداوند کریم نے فرمایا:

قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِينَ۔ [ص:75]

ترجمہ: فرمایا: اے ابلیس! جسے میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا ہے اسے سجدہ کرنے سے تجھے کس چیز نے روکا؟ کیا تو نے تکبر کیا ہے یا تو اونچے درجے والوں میں سے ہے؟

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں معصومینؑ ارشاد فرماتے ہیں: ان عالین سے مراد ہم اہل بیتؑ ہیں کیونکہ خداوند علام نے ہمیں حضرت آدمؑ کی خلق سے کئی ہزار سال پہلے خلق کیا اور ہمیں آدمؑ کو سجدہ کرنے کا حکم نہیں دیا۔ ہمارے علاوہ سب مخلوقات اور فرشتے حضرت آدمؑ کو سجدہ کرنے پہ مامور تھے لیکن ہم مامور نہیں تھے۔ اس لیے خداوند عالم نے شیطان سے فرمایا کیا تو خود کو ان میں سے سمجھتا ہے جو عالی مرتبہ اور بلند مقام رکھتے ہیں اور انہیں میں نے سجدہ کا حکم نہیں دیا۔

مرحوم شیخ صدوق اپنی اسناد کے ساتھ ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ظَبْيَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كُنَّا جُلُوساً مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ص إِذْ أَقْبَلَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ لِإِبْلِيسَ أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْعالِينَ فَمَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ الَّذِينَ هُمْ أَعْلَى مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ص أَنَا وَ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ كُنَّا فِي سُرَادِقِ الْعَرْشِ نُسَبِّحُ اللهَ وَ تُسَبِّحُ الْمَلَائِكَةُ بِتَسْبِيحِنَا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ آدَمَ بِأَلْفَيْ عَامٍ فَلَمَّا خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ آدَمَ أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يَسْجُدُوا لَهُ وَ لَمْ يَأْمُرْنَا بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ إِلَّا إِبْلِيسَ فَإِنَّهُ أَبَى وَ لَمْ يَسْجُدْ فَقَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِينَ اى مِنْ هَؤُلَاءِ الْخَمْسِ الْمَكْتُوبِ أَسْمَاؤُهُمْ فِي سُرَادِقِ الْعَرْشِ فَنَحْنُ بَابُ اللهِ الَّذِي يُؤْتَى مِنْهُ بِنَا يَهْتَدِي الْمُهْتَدُونَ فَمَنْ أَحَبَّنَا أَحَبَّهُ اللهُ وَ أَسْكَنَهُ جَنَّتَهُ وَ مَنْ أَبْغَضَنَا أَبْغَضَهُ اللهُ وَ أَسْكَنَهُ نَارَهُ وَ لَا يُحِبُّنَا إِلَّا مَنْ طَابَ مَوْلِدُهُ.

[فضائل الشیعۃ، شیخ صدوق، ص7، 8 / بحار الانوار، ج25، ص2، حدیث3 / جلاء العیون، علامہ مجلسی، ص38، جنۃ العاصمۃ، ص41]

رسول خداؐ کے صحابی حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں: ایک دفعہ ہم رسول اکرمؐ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک شخص نے آپ کی خدمت میں عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ مجھے قرآن کی اس آیت اور ارشاد ربی سے متعلق بتایئے جس میں خداوند کریم ابلیس سے کہہ رہا ہے جب اس نے سجدہ آدمؑ سے انکار کیا: أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِينَ۔ کہ آیا تو نے تکبر وغرور کیا ہے یا عالین میں سے تھا؟ اے رسول خداؐ وہ عالین و بلند مرتبہ کون ہیں جو ملائکہ سے افضل ہیں؟ بس رسول خداؐ نے فرمایا: وہ (عالین) میں، علی، فاطمہؑ اور حسن وحسین ہیں۔ اور ہم (آدمؑ وملائکہ وغیرہ کی خلقت سے پہلے) سرادق عرش پر موجود تھے اور وہاں خدا کی تسبیح کر رہے تھے اور ملائکہ نے ہم سے تسبیح سیکھ کر خدا کی تسبیح کی اور خدا نے ہمیں حضرت آدمؑ کی خلقت سے دو ہزار سال پہلے خلق کیا۔ جہاں ہم اس کی تسبیح وتقدیس کر رہے تھے۔

جب خداوند عالم نے آدمؑ کو بنالیا تو ملائکہ کو حکم دیا کہ آدمؑ کے سامنے سجدہ ریز ہوجائیں اور انہیں سجدہ کریں، لیکن اس نے ہمیں آدمؑ کو سجدہ کرنے کا حکم نہیں دیا، پس تمام ملائکہ نے آدمؑ کو سجدہ کیا لیکن ابلیس اکڑ گیا اور سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔ بس اس وقت خدا نے اسے مخاطب کر کے فرمایا: اے شیطان! کیا تو نے تکبر کیا ہے یا خود کو (ان میں سے سمجھتا ہے) جو عالین وعالی مرتبہ ہیں؟ یعنی وہ پانچ نورانی ہستیاں جن کے اسماء مبارک عرش الٰہی پر لگے ہوئے ہیں۔

پس ہم ہی اللہ کا وہ دروازہ ہیں جس دروازے سے بندے اس کی طرف آتے ہیں۔ ہمارے وسیلے سے ہی بھٹکے ہوئے ہدایت پاتے ہیں۔ پس جو ہم سے محبت کرتا ہے خدا بھی اس سے محبت کرتا ہے اور اسے جنت میں سکونت دے گا، اور جو ہم سے بغض ودشمنی رکھتا ہے خدا بھی اس سے دشمنی رکھتا ہے اور اس کا ٹھکانہ دوزخ کی آگ قرار دے گا۔ اور (جان لو) ہم سے وہی محبت کرے گا جس کی ولادت پاک و پاکیزہ ہوگی یعنی جو حلال زدہ ہوگا۔

آپ نے ملاحظہ فرمایا مذکورہ روایت کس قدر واضح اور روشن طریقے سے ہمارے مدعیٰ پر دلالت کر رہی ہے اور قرآن کی آیت کی صاف اور شفاف تفسیر بیان فرما رہی ہے کہ خداوند عالم نے سب سے پہلے امام حسینؑ اور آل محمدؐ کے انوار قدسیہ کو خلق فرمایا۔ اس حدیث شریف میں مزید بہت سے نفیس، دل چسپ اور غور طلب نکات کی طرف اشارہ موجود ہے۔ رسول اکرمؐ فرما رہے ہیں کہ ہم نے ہی ملائکہ اور دیگر مخلوقات کو خدا کی عبادت، بندگی، تسبیح وتقدیس اور تہلیل وتمجید کے طریقے سکھلائے ہیں۔ ہم ہی وہ اول مخلوق ہیں جن کی عبادت کو دیکھ کر ملائکہ، جن وانس ودیگر مخلوقات کو عبادت کا ڈھنگ آیا، لیکن مطلب کے طولانی ہونے کے خوف کی وجہ سے ان نکات کی طرف آئندہ اقساط میں اشارہ کیا جائے گا۔

اس مقام پر ہم ایک دو مزید واضح المعنی روایات کو ذکر کر رہے ہیں جن میں علماء شیعہ وسنی نے اعتراف کیا ہے کہ امام حسین علیہ السلام اور اہل بیتؑ ہی کی وجہ سے خداوند قدوس نے زمین وآسمان، لوح وقلم اور کرسی اور انبیاء اور رسل وملائکہ کو خلق فرمایا، اگر یہ ہستیاں نہ ہوتیں تو خداوند کریم کوئی چیز خلق نہ کرتا۔

صاحب ریاض الجنان ملا فضل اللہ بن محمود انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ

قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللهِ ص صَلَّى صَلَاةَ الْفَجْرِ ثُمَّ اسْتَوَى فِي مِحْرَابِهِ كَالْبَدْرِ فِي تَمَامِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ رَأَيْتَ أَنْ تُفَسِّرَ لَنَا هَذِهِ الْآيَةَ قَوْلَهُ تَعَالَى فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَ الصِّدِّيقِينَ وَ الشُّهَدَاءِ وَ الصَّالِحِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ ص أَمَّا النَّبِيُّونَ فَأَنَا وَ أَمَّا الصِّدِّيقُونَ فَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَ أَمَّا الشُّهَدَاءُ فَعَمِّي حَمْزَةُ - وَ أَمَّا الصَّالِحُونَ فَابْنَتِي فَاطِمَةُ وَ وَلَدَاهَا الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ فَنَهَضَ

الْعَبَّاسُ مِنْ زَاوِيَةِ الْمَسْجِدِ إِلَى بَيْنِ يَدَيْهِ ص وَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَ لَسْتُ أَنَا وَ أَنْتَ وَ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ مِنْ يَنْبُوعٍ وَاحِدٍ قَالَ ص وَ مَا وَرَاءَ ذَلِكَ يَا عَمَّاهُ قَالَ لِأَنَّكَ لَمْ تَذْكُرْنِي حِينَ ذَكَرْتَهُمْ وَ لَمْ تُشَرِّفْنِي حِينَ شَرَّفْتَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص يَا عَمَّاهُ أَمَّا قَوْلُكَ أَنَا وَ أَنْتَ وَ عَلِيٌّ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ مِنْ يَنْبُوعٍ وَاحِدٍ فَصَدَقْتَ وَ لَكِنْ خَلَقَنَا اللَّهُ نَحْنُ حَيْثُ لَا سَمَاءَ مَبْنِيَّةَ وَ لَا أَرْضَ مَدْحِيَّةَ وَ لَا عَرْشَ وَ لَا جَنَّةَ وَ لَا نَارَ كُنَّا نُسَبِّحُهُ حِينَ لَا تَسْبِيحَ وَ نُقَدِّسُهُ حِينَ لَا تَقْدِيسَ فَلَمَّا أَرَادَ اللَّهُ بَدْءَ الصَّنْعَةِ فَتَقَ نُورِي فَخَلَقَ مِنْهُ الْعَرْشَ فَنُورُ الْعَرْشِ مِنْ نُورِي وَ نُورِي مِنْ نُورِ اللَّهِ وَ أَنَا أَفْضَلُ مِنَ الْعَرْشِ ثُمَّ فَتَقَ نُورَ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ فَخَلَقَ مِنْهُ الْمَلَائِكَةَ فَنُورُ الْمَلَائِكَةِ مِنْ نُورِ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ وَ نُورُ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ مِنْ نُورِ اللَّهِ وَ نُورُ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ أَفْضَلُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَ فَتَقَ نُورَ ابْنَتِي فَاطِمَةَ مِنْهُ فَخَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضَ فَنُورُ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ مِنْ نُورِ ابْنَتِي فَاطِمَةَ وَ نُورُ فَاطِمَةَ مِنْ نُورِ اللَّهِ وَ فَاطِمَةُ أَفْضَلُ مِنَ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ ثُمَّ فَتَقَ نُورَ الْحَسَنِ فَخَلَقَ مِنْهُ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ فَنُورُ الشَّمْسِ وَ الْقَمَرِ مِنْ نُورِ الْحَسَنِ وَ نُورُ الْحَسَنِ مِنْ نُورِ اللَّهِ وَ الْحَسَنُ أَفْضَلُ مِنَ الشَّمْسِ وَ الْقَمَرِ ثُمَّ فَتَقَ نُورَ الْحُسَيْنِ فَخَلَقَ مِنْهُ الْجَنَّةَ وَ الْحُورَ الْعِينَ فَنُورُ الْجَنَّةِ وَ الْحُورِ الْعِينِ مِنْ نُورِ الْحُسَيْنِ وَ نُورُ الْحُسَيْنِ مِنْ نُورِ اللَّهِ وَ الْحُسَيْنُ أَفْضَلُ مِنَ الْجَنَّةِ وَ الْحُورِ الْعِينِ ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الظُّلْمَةَ بِالْقُدْرَةِ فَأَرْسَلَهَا فِي سَحَائِبِ الْبَصَرِ فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا مُذْ عَرَفْنَا هَذِهِ الْأَشْبَاحَ مَا رَأَيْنَا سُوءاً فَبِحُرْمَتِهِمْ إِلَّا كَشَفْتَ مَا نَزَلَ بِنَا فَهُنَالِكَ خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى قَنَادِيلَ الرَّحْمَةِ وَ عَلَّقَهَا عَلَى سُرَادِقِ الْعَرْشِ فَقَالَتْ إِلَهَنَا لِمَنْ هَذِهِ الْفَضِيلَةُ وَ هَذِهِ الْأَنْوَارُ فَقَالَ هَذَا نُورُ أَمَتِي فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ فَلِذَلِكَ سُمِّيَتْ أَمَتِيَ الزَّهْرَاءَ لِأَنَّ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرَضِينَ بِنُورِهَا ظَهَرَتْ وَ هِيَ ابْنَةُ نَبِيِّي وَ زَوْجَةُ وَصِيِّي وَ حُجَّتِي عَلَى خَلْقِي أُشْهِدُكُمْ يَا مَلَائِكَتِي أَنِّي قَدْ جَعَلْتُ ثَوَابَ تَسْبِيحِكُمْ وَ تَقْدِيسِكُمْ لِهَذِهِ الْمَرْأَةِ وَ شِيعَتِهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

بحار الانوار، ج 25،ص16، 17، حدیث 30 / ریاض الجنان/ نفالیس الاخبار،ص29،30/جنۃ العاصمۃ،ص44-47/ بحار الانوار، ج15،ص10،حدیث 11۔

انس بن مالک کہتے ہیں ہم نے صبح کی نماز حضرت رسول خداؐ کے ساتھ ادا کی۔ نماز کے بعد رسول اکرم محراب میں (ہماری طرف رُخ کر کے) کھڑے ہوئے۔ محراب میں آپ کا چہرہ اس طرح چمک رہا تھا جیسے چودھویں کا چاند ہو۔

ہم نے عرض کی: یارسول اللہؐ! (اگر آپ مناسب سمجھیں تو) ہمیں اس آیہ مبارکہ کی تفسیر سے آگاہ فرمائیے۔ جس میں ارشاد رب العزت ہوتا ہے: **وأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ** ۔[سباء: آیہ 69] (کہ اس آیہ مبارکہ میں انبیاء،صدیقین، شہداء اور صالحین سے مراد کون ہیں؟)

حضرت ختمی مرتبتؐ نے فرمایا: آیہ کریمہ میں النبیون سے مراد میں ہوں، الصدیقون سے مراد میرا بھائی علی ہے، شہداء سے مراد میرے چچا حمزہؓ ہیں اور صالحین کی تفسیر میری بیٹی فاطمہؑ اور ان کے دو بیٹے حسنؑ وحسینؑ ہیں۔

(یہ سن کر) رسول خداؐ کے چچا عباس بن عبدالمطلب مسجد کے ایک کونے سے کھڑے ہوئے اور رسول خداؐ کے سامنے آکر عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! کیا میں، آپ، علیؑ، فاطمہؑ اور حسن وحسین ایک ہی خاندان سے نہیں ہیں؟

رسول خداؐ نے فرمایا: چچا جان! (ہم ایک ہی خاندان سے ہیں) تو کیا ہوا؟

عباس نے کہا: کیونکہ آپ نے جب ان کا ذکر کیا تو میرا ذکر نہیں کیا ہے اور مجھے وہ شرف نہیں بخشا جوان کو بخشا ہے۔

حضرت رسول خداؐ نے فرمایا: چچا جان! آپ نے یہ جو کہا ہے کہ آپ، میں، علیؑ، فاطمہؑ اور حسنؑ وحسینؑ ایک ہی خاندان سے ہیں، یہ آپ نے سچ کہا: لیکن (آپ میں اور ہم میں ایک اور اعتبار سے فرق ہے) خداوند عالم نے ہمیں اس وقت خلق کیا جب نہ آسمان کا شامیانہ تھا نہ زمین کا فرش، نہ عرش تھا نہ جنت وجہنم۔ ہم نے خدا کی اس وقت تسبیح کی جب تسبیح تک نہ تھی۔ اس وقت اس کی تقدیس کی جب تقدیس نہ تھی۔

جب خداوند عالم نے یہ جہان اور مخلوقات خلق کرنے کا ارادہ فرمایا تو اس نے سب سے پہلے میرے نور کو شق کیا اور کھولا اور میرے نور سے عرش کو خلق کیا۔ پس عرش کا نور میرے نور سے ہے اور میرا نور اللہ کے نور سے اور میں عرش سے افضل وبرتر ہوں۔

اس کے بعد اس نے (میرے بھائی) علیؑ بن ابی طالبؑ کے نور کو کھولا اور علیؑ کے نور سے ملائکہ کو خلق کیا۔ پس ملائکہ کا نور، علیؑ کے نور سے ہے اور علیؑ کا نور خدا کے نور سے ہے اور علیؑ ملائکہ سے افضل و برتر ہیں۔

پھر اللہ جل شانہ نے میری بیٹی فاطمہؑ کے نور کو لیا اور اس سے آسمانوں اور زمین کو خلق فرمایا۔ پس آسمان و زمین کا نور فاطمہؑ کے نور سے ہے اور فاطمہ کا نور زمین و آسمان سے افضل و برتر ہے۔

پھر خداوند متعال نے حسنؑ کے نور کو لیا اور اس سے سورج اور چاند بنائے۔ پس سورج اور چاند کا نور، حسنؑ کے نور سے لیا گیا اور حسن سورج اور چاند سے افضل و برتر ہیں۔

پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے (میرے بیٹے) حسینؑ کے نور کو کھولا اور اس سے جنت اور حوروں کو خلق فرمایا، پس جنت اور حور العین کا نور حسینؑ کے نور سے ہے اور حسینؑ جنت اور حور العین سے افضل و برتر ہیں۔

اس کے بعد خداوند عالم نے اپنی قدرت الٰہیہ سے ظلمت و تاریکی کو خلق فرمایا اور اسے آنکھوں کے بادلوں کے سامنے قرار دیا (یہاں تک کہ ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا چھا گیا) (ملائکہ کو کچھ دکھائی نہ دیتا تھا) (اس مقام پر متعدد روایات ہیں جو ملائکہ کے عجز و ناتوانی اور سیدہؑ کونین کے نور عظیم وعظمت و بلندی کا ذکر کرتی ہیں جو کسی مناسب مقام پر ذکر کی جائیں گی) پس ملائکہ گھبرا کر بے ساختہ بول اٹھے۔ پاک ومنزہ ہے تو اے ہمارے خالق و مالک ہم جب سے ان اشباح کو جانتے ہیں ان سے بدی نہیں دیکھی۔ اے رب العالمین ان ارواح و اشباح کی حرمت و عظمت کے طفیل ہم سے اس (تاریکی وظلمت) کو جو ہم پر نازل ہوا ہے دور فرما۔ پس (ملائکہ کی پکار سن کر) خداوند عالم نے رحمت کی قندیلیں اور مشعلیں (میری بیٹی کے نور سے) خلق کیں اور انہیں ساق عرش پر لٹکا دیا (جس سے ہر طرف نور چھا گیا)

(نورِ سیدہؑ کی عظمت کو دیکھ کر) ملائکہ بے ساختہ بول اٹھے: اے ہمارے معبود یہ سب فضیلت اور انوار قدسیہ کس کے ہیں؟ پروردگار عالم نے فرمایا: یہ میری کنیز خاص فاطمہ زہراؑ کا نور ہے۔ (رسول اکرمؐ فرماتے ہیں) اس لیے میری بیٹی کو زہرا کہا جاتا ہے کیونکہ زمین و آسمان میری بیٹی کے نور عظیم کی وجہ سے ظاہر و منور ہوئے۔

پھر خداوند عالم نے ارشاد فرمایا: اے میرے ملائکہ میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں تمہاری تمام تسبیحات وتقدیسات وعبادات کا ثواب اس مخدرہ اور اس کے شیعوں کے لیے قرار دیا ہے اور قیامت تک تمہاری تسبیح و تقدیس کا ثواب ان کے نامۂ اعمال میں لکھوں گا۔

(رسول اللہؐ کی زبانی یہ سب عظمت خمسہ طیبہ) سن کو حضرت عباس بن عبدالمطلب حضرت علیؑ کی طرف جھکے اور ان کی پیشانی پر بوسہ دے کر فرمایا: اے علیؑ خداوند ذوالجلال نے آپ کو قیامت تک لوگوں پر حجت قرار دیا ہے۔

محترم قارئین! بحرِ امامت وولایت کے پانچویں تاجدار کی شان وعظمت کی ابھی ایک ادنیٰ سے جھلک بھی ظاہر نہیں ہوئی کہ کاغذ وقلم اور جو ہر نے ساتھ چھوڑ دیا اور مقالہ ادھورا رہ گیا۔ آئندہ اقساط میں اس سے آگے بیان کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ادلہ قاطع اور براہین ساطع اس بات پر مہرِ ثبوت ثبت کرتے ہیں کہ نورِ حسینیؑ اس وقت ضوء فشانی کر رہا تھا جب کچھ بھی نہ تھا۔ نہ جب تھا نہ کب، نہ زمانہ تھا نہ وقت کوئی شے خلق نہیں ہوئی تھی اور حسینؑ تھے۔

ہماری کم علمی سمجھئے یا بے بضاعتی کہ قرطاس کالے کرنے کے باوجود حق مطلب ادا نہیں کر سکے۔ آئندہ مقالہ اور مضمون میں بیان کیا جائے گا کہ نورِ حسینیؑ نے کس طرح تسبیح وتقدیس کی اور ملائکہ اور دیگر مخلوقات نے کس طرح امام حسینؑ سے اللہ کی عبادت کے رموز سیکھے اور حسینؑ کے نور کو خلق کرنے کا مقصد ربوبی کیا تھا؟ کیا حسینؑ کو کربلا کی 61 ہجری کے لیے خلاق عالم نے خلق کیا یا مقصد خلقت حسینیؑ کچھ اور تھا؟ انسانیت کی معراج تھا یا پستی وذلت انسانیت؟ انتظار کیجئے۔ والسلام۔

کربلا حفاظت اسلام کا ابدی معرکہ

علامہ رائے مزمل حسین

10 محرم ''61 ہجری'' کو امام حسینؑ نے کربلا کے میدان میں دین اسلام کو جو زندگی عطا کی ہے وہ تا قیامت چلتی رہے گی۔ حبیبؑ برحق محبوب اللہ تعالیٰ حضرت محمدؐ کے اس بیٹےؑ نے دنیا کو بتا دیا کہ ''اہلبیتؑ رسول اکرمؐ خالق لم یزل کے حضور ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کا نہ صرف حوصلہ رکھتے ہیں بلکہ وہ وقت آنے پر خود بھی نوک نیزہ پر تلاوت قرآن کر سکتے ہیں۔'' ''یزید لعین'' ملوکیت کا تسلسل تھا یزید دین اسلام کو تباہ کرنا چاہتا تھا امام حسینؑ نے اپنے خاندان کے ہمراہ یزید سے ٹکرانے کا فیصلہ کیا تو اس فیصلہ کو نہ صرف اللہ تعالیٰ کی حمایت حاصل تھی بلکہ رسول اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا بھی حاصل تھی۔ جب ہم کتب اسلامی کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں احادیث کی معتبر ترین کتابوں میں رسالت مآب حضرت محمدؐ کی یہ حدیث ملتی ہے

''حسین منی وانا من الحسین احب اللہ من احب حسینا حسین سبط من الاسباط''

''حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے ہوں اللہ اس سے محبت کر جو حسینؑ سے محبت کرے حسینؑ میرے بیٹوں میں سے ایک بیٹا ہے''

کربلا قرآن کی دائمی حفاظت کا معرکہ اسلام کی بقا کو کربلا نے دوام عطا کی امام حسینؑ دونوں جہاں کے رہبر تلمیذ مصطفیٰؐ مظہر مرتضیٰؑ فخر خلیلؑ ذبح عظیم امام حق محافظ صراط مستقیم فرزند رسول اکرمؐ نے کربلا تک جاتے جاتے اس دور کے ہر انسان تک یہ پیغام پہنچا دیا تھا کہ ''اسلام خطرے میں ہے'' دین کو تباہ کرنے کی سازش ہو رہی ہے اور قرآن پاک کی عظمت کو ملوکی حکمرانوں کا وارث یزید لعین پامال کرنے پر تل چکا ہے۔ جب ہم تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو یزید کی بیعت کرنے والوں کی تعداد کروڑوں تک ملے گی کیونکہ اسلامی سلطنت کا پھیلاؤ بہت آگے تک بڑھ چکا تھا لیکن شاید اسلام اور ایمان صرف انہی چند قدوسی نفوس کے دل میں دھڑک رہا تھا جنہوں نے امام حسینؑ کی آواز پر لبیک کہا۔ امام حسینؑ نے مدینہ سے حفاظت اسلام کے لیے جو سفر شروع کیا تھا اس سفر میں کئی منزلیں ہیں اہم ترین منزل مکہ شریف کا قیام ہے۔ مکہ میں قیام کے دوران امام حسینؑ نے انتہائی دانشمندی اور تدبر کے ساتھ ایام حج کا انتظار کیا اور جب لوگ حج کی ادائیگی میں مصروف تھے تو امام حسینؑ نے حج کے احرام کو عمرہ میں تبدیل کر دیا۔ کیونکہ یزید نے ایک فوجی دستہ بھیج رکھا تھا جو دوران حج امام حسینؑ کو صحن کعبہ میں شہید کرنا چاہتا تھا۔ اب ہر انسان جو حضرت محمدؐ کا کلمہ پڑھتا ہے اسے سوچنا ہو گا کہ ''یزید'' کی تربیت کن لوگوں نے کی تھی کہ وہ کعبۃ اللہ کا صحن بھی امام حسینؑ کے خون سے رنگین کرنا چاہتا تھا لیکن وارث اسلام حضرت محمدؐ کے فرزند نے حرمت کعبہ بچانے کے لیے حج کے احرام کو عمرہ میں تبدیل کیا جب امام حسینؑ اپنے قدوسی کارواں سمیت صحن کعبہ سے جا رہے تھے اس وقت حضرت عباسؑ ابن علیؑ علمدار کربلا نے کعبہ کی چھت پر کھڑے ہو کر ایک خطبہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ یہ تھا۔ امام حسینؑ دین کی حفاظت کے لیے ابدی معرکہ لڑنے جا رہے ہیں جو اس جہاد میں شامل ہو گا اس کو مقام ابدی مل جائے گا مگر کوتاہ بینوں کو دیوار سے آگے کچھ نظر نہ آیا لیکن ارباب بصیرت اس قدوسی کارواں کے حصہ بنتے گئے۔ امام حسینؑ اگر فریضہ حج ادا کرتے تو یزیدی گماشتے ان کو صحن کعبہ میں شہید کر کے اسلام کے مرکز کو تباہ کرنے کی سازش میں کامیاب ہو جاتے لیکن حضرت محمد مصطفیٰؐ کے اس وارثؑ نے کعبہ کی حرمت کو بچایا اور امام حسینؑ جانتے تھے کہ انہوں نے دین کی ابدی حفاظت کا جو معرکہ سر کرنا ہے اس میں حج کی ادائیگی کو عمرہ میں تبدیل کر کے قیامت تک کعبہ کی امن پسندی کو بچانا ضروری ہے۔ امام حسینؑ کے دینی حمیت کے فیصلوں کو دیکھتے ہوئے ہی علامہ اقبال نے کہا کہ

حقیقت ابدی ہے مقام شبیریؑ
بدلتے رہتے ہیں انداز کوفی و شامی''

کربلا آمد کے بعد امام حسینؑ نے ''بنی اسد'' سے میدان کربلا کی زمین 60 ہزار دینار میں خرید کی۔ لشکر یزید نے امام حسینؑ کو حکومت کا ساتھ دینے کے لیے اپنی سوچ کے مطابق دھمکانہ شروع کیا۔ پہلے خیام حسینیؑ کو دریائے

فرات کے کنارے دور ہٹوایا گیا۔ پھر 7 محرم کو پانی بند کر دیا گیا پھر امامؑ کے خیام کا محاصرہ کر لیا گیا۔ مگر امامؑ کے عزم میں رائی برابر کمی واقع نہ ہوئی اور وقت نے ثابت کیا کہ امام حسینؑ عزم و ہمت کے وہ سربلند کوہ گراں ہیں کہ تاریخ ان کی مثال دینے سے قاصر نظر آئے گی۔

یوم عاشورہ کا سورج طلوع ہوا تو 2 لاکھ سے 3 لاکھ کے درمیان یزیدی لشکر نے امام حسینؑ کے خیام پر تیروں کی بارش شروع کر دی تیروں کی اس بارش میں امام حسینؑ کے ایک کم سن فرزند حضرت عبداللہ رضیعؑ بھی شہید ہوئے۔ پھر امام حسینؑ کے قدوسی ساتھیوں نے میدان میں نکل کر لاکھوں یزیدیوں کا مقابلہ شروع کیا امام حسینؑ کے ساتھیوں کی تعداد 72 سے 110 افراد کے درمیان ملتی ہے۔ لیکن یہ سارے ہی کمال یقین کی منزل پر فائز قدوسی نفوس تھے امام حسینؑ کے لشکر میں اہلبیت رسولؐ کے ساتھ ساتھ صحابہؓ رسول اکرمؐ بھی موجود تھے۔ امام حسینؑ کے لشکر میں جن صحابہؓ کرام نے جام شہادت نوش فرمایا ان میں حضرت مسلم ابن عوسجہؑ کی عمر 99 سال تھی۔ امام حسینؑ کربلا کے معرکہ کے ایسے عظیم سپہ سالار تھے کہ جب آپ کے ساتھی ایک ایک کر کے مبارزہ کے لیے جاتے تھے لشکر یزید سے ہزاروں بدکار مقابلہ کے لیے آجاتے تھے۔ امامؑ اپنے زخمی ہونے والے مجاہدوں کی نہ صرف عملی مدد کیا کرتے تھے بلکہ اس زخمی مجاہد کو اسلام دشمنوں کے نرغے سے بچا کر خیام میں بھی لاتے تھے۔ امام حسینؑ نے اسلام کی سربلندی اور دین کی بقا کے لیے کربلا کے میدان میں اپنا خاندان قربان کروایا کربلا کے میدان میں شہید ہونے والوں میں حضرت ابو طالبؑ کا خاندان شامل ہے۔ مولا علیؑ کے 9 بیٹے کربلا میں شہید ہوئے حضرت جعفر طیارؑ ابن ابو طالبؑ کی اولاد شہید ہوئی حضرت عقیلؑ ابن ابو طالبؑ کی اولاد شہید ہوئی حضرت ابو طالبؑ نے شعب ابی طالب سے رسول اکرمؐ اور دین کی حفاظت کا سفر شروع کیا تھا حضرت امام حسینؑ نے کربلا کے ریگ زار میں اس سفر کو اس انداز میں تکمیل کے مرحلہ تک پہنچایا کہ اب کوئی یزید شریعت مصطفیؐ میں تبدیلی کا سوچ بھی نہیں سکے گا اور کوئی بھی ملوکی شہزادہ اسلام کی عظمت پر حملہ نہ کر سکے گا۔ امام حسینؑ نے یزیدیت کو ایسی شکست فاش دی ہے کہ دنیا میں ہر اچھا کام کرنے والا انسان خود کو حسینیؑ کارواں کا مسافر تصور کرتا ہے اور امام حسینؑ کو ہر مذہب اور ہر معاشرہ کے انسان خراج تحسین پیش کرتے نظر آتے ہیں۔ اور بقول شاعر

انسان کو بیدار تو ہو لینے دو
ہر قوم پکارے گی ہمارے ہیں حسینؑ

تسبیح کربلا

پروفیسر حسن عسکری کاظمی

کربلا خواب براہیم کی زندہ تعبیر
کربلا باعثِ عرفانِ مقام شبیر
کربلا حق کے تحفظ کا جلال اظہار
کربلا بیعت فاسق کا صریحاً انکار
کربلا دین کی نصرت میں کٹانا سر کا
کربلا عہد یزیدی میں لٹانا گھر کا
کربلا کرب میں ڈوبی ہوئی آواز کا نام
کربلا سورہ وَالعصر کے آغاز کا نام
کربلا درد کے قصے کا بیان آخر
کربلا عشق کے سجدے کا نشان آخر
کربلا راہِ خدا میں ہے نکلنے کی ادا
کربلا نیزے پر قرآں کی تلاوت کرنا
کربلا خیمہ ہستی سے نکلنے کی ادا
کربلا اسوۂ شبیر پہ چلنے کی دعا
کربلا جہد مسلسل کبھی سعی مشکور
کربلا امن دو عالم کا گرامی منشور
کربلا درسِ مساوات کا پائندہ اصول
کربلا حرفِ اخوت کا شعورِ مقبول

اسلام میں اولیاء اللہ کے بچپن کی عظمت قرآن پاک کی روشنی میں

تحریر و تحقیق:
علامہ غلام حسین نجفی (فاضل عراق)

جناب یحییٰ علیہ السلام کو بچپن میں نبوت ملی:

قرآن پاک میں ارشاد رب العزت ہوتا ہے

ترجمہ: اور ہم نے کہا اے یحییٰ کتاب (توریت) مظبوطی کے ساتھ تھام لو اور ہم نے انہیں بچپن میں ہی اپنی بارگاہ سے نبوت عطا کی۔ (سورہ مریم آیات 12)

جنابِ عیسیٰ علیہ السلام کو جھولے میں بنوت ملی:

قرآنِ مجید کی دلیل ملاحظہ ہو،

ترجمہ: ہم گود کے بچے سے کیونہ بات کریں۔ اس پر وہ بچہ قدرتِ خدا سے بول اٹھا کہ بے شک خدا کا بندہ ہوں

مجھ کو اس نے انجیل عطا فرمائی ہے اور مجھ کو نبی بنایا (سورہ مریم آیت 29.30)

حضرت علی علیہ السلام کی کعبہ میں ولادت، بچپن کی نماز ، اور رسولؐ اللہ کا وعدہ خلافت:

معتبر کتاب المتدرک کی عبادت کا ترجمہ ملاحظہ ہو۔

ترجمہ: روایات متواتر ہیں اس خبر میں کی فاطمہ بنت اسد نے جناب امیرؑ کو کعبہ کے وسط میں جنا ہے (ج 3 ص 483) تاریخ طبری میں مرقوم ہے عفیف بیان کرتا ہے کی زمانہ جاہلیت میں عباس ابن عبدالمطلب کے پاس جب میں مکہ آیا ہوا تھا میں کعبے کے پاس کھڑا تھا۔ میں نے دیکھا ایک نوجوان آیا۔ ایک بچہ آیا اور ایک بی بی۔ بچہ اس نوجوان کے دائیں طرف کھڑا ہوگیا اور بی بی اس کے پیچھے کھڑی ہوگئی۔

ترجمہ: اس نوجوان نے رکوع کیا تو اس بچے اور اس عورت نے بھی اس کے ساتھ رکوع کیا۔ پھر اس نوجوان نے سجدہ کیا تو اُن دونوں نے بھی سجدہ کیا۔ میں نے کہا عباس! یہ کوئی امرِ عظیم ہے اس نے مجھے بتایا کہ یہ نوجوان محمدؐ ہے اور یہ بچہ علیؑ ہے یہ دونوں میرے بھتیجے ہیں اور یہ بی بی خدیجہ ہے جو محمدؐ کی زوجہ ہے (جلد 3 ص 1161)

کامل ابن اثیر کی روایت ہے جناب امیر علیؑ فرماتے ہیں کہ اسلام میں میری مدد کرے گا وہ میرے بعد میرا خلیفہ ہوگا سب بزرگ خاموش بیٹھے رہے۔ میں کم سن تھا اور اٹھا، عرض کی کہ میں حاضر ہوں۔ (جلد 2 ص 28) انسان العیون کی عبادت ملاحظہ ہو۔

ترجمہ:۔ نبی کریمؐ نے فرمایا تو ہی میرا بھائی اور وزیر ہے۔ میرا وحی اور واث ہے۔ اور میرے بعد میرا خلیفہ ہے۔

(جلد 1 ص 461)

حضرت امام حسن علیہ السلام کا بچپن میں لوح محفوظ کا مطالعہ کرنا:

تہیز یبالمتین میں روایت ہے کہ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ امام حسنؑ بچپن میں لوحِ محفوظ کا مطالعہ کرتے ہیں اور تحریریں پڑھتے تھے (ص/30)

جامع ترمیزی میں رقم ہے کہ رسولؐ اللہ بچپن میں امام حسنؑ کو دوش مبارک پر سوار کرتے تھے

امام حسین علیہ السلام کا بچپن ھیں حالت سجدہ میں پشتِ نبیؐ پر سوار ھونا:

معبر کتاب سنن النسائی میں درج ہے روای کتاب ہے کہ نبی کریمؐ نماز عشاء میں مشغول تھے کہ پشت نبی پر حضرت حسینؑ سوار ہو گئے صحابہ نے سر اُٹھا کر دیکھا نبی پاک کو دیکھ کر پھر سجدے میں چلے گئے بعد از نماز طولِ سجدہ کی وجہ پوچھی تو آپؐ نے فرمایا "میرا بچہ میری پشت پر سوار ہو گیا تھا میں نے جلدی کرنا ناپسند کیا تا کہ بچہ اپنی خواہش پوری کرے" (جلد 2 ص 230)

خدا نے حسنین علیہ السلام مکرمین کو بچپن میں گواہ رسالت بنایا تھا:

قرآن کا ثبوت ملاحظہ ہو،

ترجمہ: تو کہہ دو کہ اچھا میدان میں آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں تم اپنے بیٹوں کو اور ہم عورتوں کو بلائیں اور تم اپنی عورتوں کو اور اپنی جانوں کو بلائیں اور تم اپنی جانوں کو اس کے بعد ہم سب مل کر خدا کی بارگاہ میں گڑ گڑائیں اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت کریں (سورہ آل عمران۔ آیت 61)

مزکورہ والی آیت اس واقعہ کا روشن ثبوت ہے کہ نبی پاک نجران کے عیسا یوں کے مقابلے میں روز مباہلہ حسینؑ کریمین کو اپنی نبوت کا گواہ بنا کر لے گئے اور اُنہوں نے اِن بچوں اور مقدس ہستیوں کو تسلیم کرلیا۔

حضرت امام جعفر صادقؑ کا بچپن میں راز ھائے قدرت بتانا:

ینابیع المودۃ میں درج ہے۔

ترجمہ: محی الدین عربی کی عمر میں راز ہائے قدرت اور علدم حقیقیہ میں گفتگو فرماتے تھے۔

امام موسی کاظمؑ کے بچپن کی عظمت پر امام اعظم کی گواھی:

تحفہ اثناعشریہ میں شاہ عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ صحیح بات اتنی ہے کہ امام اعظم نے کہا کہ جب میں آیا اور قبر نبیؐ کی زیارت کی پھر امام حجت صادق کے زیر دولت پر حاضر ہوا اور بیٹھ کر حضورؐ کے آنے کا انتظار کرنے لگا

ترجمہ: ابو حنیفہ بیٹھا تھا اور حضرت صادقؑ کا بیٹا موسیؑ باہر آیا اور وہ کم سن تھا امام اعظم اس بچے کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے اور اس کی عزت کی پھر ایک مسلۂ جواب سن کر بے ساختہ کہنے لگے اللہ بہتر جانتا ہے کہ کس گھر میں رسالت بھیجے (تحفہ اثناعشریہ ص69)

امام محمد تقیؑ کا بچپن میں غیب کی خبر دینا:

مامون عباسی ایک روز شکار کے لیے گیا باز چھوڑا اور وہ کچھ دیر اس کی نظر سے غائب ہو گیا جب باز واپس آیا تو اس کی چونچ میں مچھلی تھی مامون نے وہ مچھلی رومال میں لپیٹ لی۔ جب واپس آیا تو بغداد کی ایک سڑک پر بچے کھیل رہے تھے مامون کی سواری کو دیکھ کر سب بھاگ گئے صرف ایک بچہ بڑے وقار سے کھڑا رہا مامون نے وہی مچھلی مٹھی میں بند کر کے اُس بچے سے پوچھا بتاؤ میری مٹھی میں کیا ہے۔ شہزادے نے فرمایا۔

ترجمہ:۔ اللہ نے اپنی مشیت سے اپنی قدرت کے سمندر میں چھوٹی مچھلیاں پیدا کی ہیں بادشاہوں کے از اُن کو شکار کرتے ہیں پھر ان کے ذریعے عشرت رسولؐ اور خاندان نبوت کے چھوٹی بچوں کا امتحان لیا جاتا ہے۔

(صواعق محرمہ مصل ثالث ص123)

امام حسن عسکریؑ کا بچپن میں بھلول کو نصیحت کرنا:

صواعق محرقہ میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ بہلول نے دیکھا کہ بچے کھیل رہے ہیں اور ایک بچہ رو رہا ہے۔ بہلول نے کہا کہ میں اُ کے لیئے کھلونا خرید کہ لاؤں۔

ترجمہ:۔ بچے نے کہا پھر ہم کس لیئے پیدا ہوئے ہیں۔

امام مھدیؑ کا شکم مادر میں قرآن کی تلاوت کرنا:

کتاب شواہد النبوۃ میں مرقوم ہے کہ جناب حکیم خاتون فرماتی ہیں کہ امام مہدیؑ کی ولادت کے وقت شہزادے کی ماں نرجس خاتون پر لرزہ طاری ہوا میں نے شہزادے کو سینے سے لگایا۔

ترجمہ: میں نے سورۃ قل ہو اللہ اور انا انزلنا اور آیۃ الکرسی کو نرجس خاتون پر پڑھا۔ شہزادے کی بطن مادر سے آواز آئی اور جتنی مقدار میں نے پڑھا تھا اتنا ہی بچے نے قرآن پڑھا۔ ولادت کے بعد جب میں بچے کو امام عسکریؑ کی خدمت میں لائی تو امام نے بچے سے فرمایا کہ کلام کرو۔ بچے نے یہ آیت پڑھی۔

"وَ نُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ أَئِمَّه وَ نَجْعَلَهُمُ الْوارِثِينَ"

امام صدیؑ کی جب ولادت ہوئی تو آپ کے دائیں دوش پر یہ آیت تحریر تھی۔

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا (ص212)

یہ تمام واقعات اسرار و رموز سے لبریز ہیں۔ جنہیں ہر صاحب معرفت تسلیم کرتا ہے۔ مگر جاتے افسوس اور مقام حیرت ہے کہ اولیائے اللہ ارو بزرگان دین جن کے تقوی و پرہیز گاری اور مصرفت وصداقت کو دنیا نے بچپن میں ہی تسلیم کر لیا سیدہ زہراؑ کے دعویٰ جاگیر فدک کے معاملے میں حسین کریمین کی گواہی کو کیوں مسترد کیا گیا۔؟

حضرت عباسؑ اور شجاعت

تحریر و تحقیق ─── علامہ نجم الحسن کراروی

تمام آئمہ معصومینؑ کے مقدس پیشانیوں پر آفتاب کو شرمندہ کرنے اور ماہتاب کو دینے والے سجدہ کے نشان ضوفشان تھے۔حضرت عباسؑ بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔ان کی رگوں میں بھی عصمت کا لہوں اور طہارت کا خون دوڑ رہا تھا۔آپ معرفت میں کامل اور اعتراف الوہیت میں مکمل تھے آپ کے متعلق مؤرخین لکھتے ہیں کپ آپؑ کی پیشانی اقداس پر کثرت سجود ملک علام کی وجہ سے سجدہ کا نشان ضوفشان تھا۔

حضرت عباس علیہ السلام "قمر بنی ہاشم" ہونا

حضرت عباسؑ حضرت علیؑ اور جناب البنین سے پیدا ہوئے تھے یہ دونوں حضرات حسن و جمال میں اپنے اپنے قبیلہ کے آفتاب و ماہتاب تھے اور اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ حسین وجمیل ماں باپ کے بیٹے خوبصورت ہی ہوتے ہیں۔تمام ومؤرخین کا اس پر اجماع ہے کہ حضرت عباسؑ حسن وجمال اور چہرہ کی تابندگی میں خصوصی حیثیت کے مالک تھے اسی وجہ آپ کو قمر بنی ہاشم کہا جاتا تھا۔حضرت عباس بن علی مردِ تابندہ اور جمیل وخوش خو تھے آپ کو خوبصورتی اور چہرہ کی تابندگی کی وجہ سے"قمر بنی ہاشم" کا چاند کہا جاتا ہے۔علامہ قزدینی لکھتے ہیں حضرت عباسؑ کی خبر ولادت جو امیر المومنین علیؑ کو دی گئی تھی ان کے الفاظ یہ ہیں۔"ام الابنین فرزندے قمر بوجود آوردہ"۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا حسن وجمال وقت ولادت ہی سے "قمر بنی ہاشم" بننے کی خوشخبری سنا رہا تھا۔علامہ علی قرنی لکھتے ہیں کہ :حضرت عباس کا"قمری بنی ہاشم" ہونا بالکل اسی طرح جس طرح حضرت ہاشم بن عبد مناف کو "بدر حرم" اور عبداللہ بن عبدلامطلب پدر بزرگوار حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حسن وجمال کی وجہ سے "مصباح حرم" کہا جاتا تھا۔

تعریف شجاعت:شجاعت نام ہے اس قوت قلب اور جرات وہمت کا جو انسان کو ان منزلوں اور مقامات پر جانے اور ثابت قدم رہنے میں مدد دے۔ جن کی طرف عام انسانوں کے قدم نہ بڑھ سکتے ہوں۔علامہ کمالالدین طلحہ بن شافعی لکھتے ہیں۔شجاعت اس قوت قلبی کا نام ہے جو انسان کو انتہائی خطرناک اور خوفناک امور لے کر گزرنے پر ابھارے۔جس کے قلب میں یہ۔قوت پائی جائے۔اسے بہادر شجاع کہتے ہیں۔اس عبارت سے معلوم ہوا کہ شجاعت قلبی قوت اور جرات نفسی کا نام ہے۔تو اب یہ امر غور طلب ہے کہ کسی کو اگر شجاع کہا جائے تو اس کا معیار کیا ہے اور کسی کو شجاعت سے متصف جانے کی پہچان کیا ہے۔کیا وہ شخص جس کے لئے شہرت ہو جائے اور جس کی شجاعت کا پروپیگنڈے کی وجہ سے ڈنکا بجنے لگے کیا ارباب نظر بھی اس سے شجاع اور بہادر ماننے لگے گے۔اس کے متعلق علاء نے تحریر کیا ہے۔شجاعت کیونکر پہچانی جاسکتی ہے:(النفس المہموم ص ۱۸۱ طبع نجف اشرف)شجاعت کے پہچاننے کے لئے ظاہری آنکھیں درکار نہیں بلکہ دل کی آنکھیں مطلوب ہے اس کی لذت کا محسوس معلوم کرنا حسن ظاہری سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔بلکہ اس کے جاننے اور پہچاننے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کے آثار کا مطالعہ کیا جائے۔مثلاً اگر کوئی یہ چاہتا ہو کہ زید شجاع ہے یا نہیں تو اس کے افعال اور آثار کو دیکھے اور اس سے رائے قائم کرے۔

شجاعت کی اقسام:

اس میں شک نہیں انسان جس طرح اپنی مادی تشکیل میں آگ، پانی، ہوا، مٹی کا محتاج ہے۔اس طرح روحانی تکمیل میں حکمت ،عدالت ،عفت،شجاعت کا بھی محتاج ہے۔اب چونکہ انسانیت کا دارمدار صفت شجاعت پر ہے۔اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کے اقسام لکھ دئے جائے۔علامہ ابو منصور ثعالبی لکھتے ہے کہ شجاعت جو انسانیت کا جز واعظم ہے اس کی گیارہ قسمیں ہیں۔انا کان شدید القلب رابط الجیش فھو مزیر۔جو بہادر میدان جنگ میں نہایت بے جگری سے لڑنے والا ہو۔پہلو میں نہایت ہی قومی اور مضبوط دل رکھتا ہو۔یعنی اس کا قلب اتنا مضبوط ہو کہ میمنہ اور میسرہ اور قلب لشکر کو فنا کر دینے کی اس میں اچھی خاصی جرات موجود ہو۔تو اس کو'مزیر' کہتے ہیں۔

1:اگر دشمن سے مقابلہ ہو جائے تو اس کے قصہ وجود کو پاک کئے بغیر جو

چھین نہ لے اس سے ''حلبس'' کہتے ہیں۔
2: جو شخص محض اپنے دشمن سے بھڑ پڑنے کے بعد اسے قتل کئے بغیر اس کا پیچھا نہ چھوڑے اس کو ''غلث'' کہتے ہیں۔
3: جو رات میں بھی جنگ آزمائی پر دلیری کے ساتھ تیار ہو اس سے ''محش اور المحشف'' کہتے ہیں
4: جو فن حرف سے واقف ہو اور بڑھ بڑھ کر حملے کرنے والا ہو اس سے ''محرب'' کہتے ہیں 5: جو بہادر بڑے بڑے پہلوانوں کے دانت کھٹے کر دیں اس سے ''زمر'' کہتے ہیں۔
6: اور جس کے ماتھے پر شجاعت کی شکن اور رگوں میں بہادری کے غصہ کا خون دوڑ رہا ہو۔ اس کو ''باسل'' کہتے ہیں۔
7: جس بہادر کے متعلق اس کی بہادری کی وجہ سے یہ نا سمجھ میں آئے کہ کس طرف سے حملہ کر کے اس سے زیر کیا جا سکتا ہے۔ اس سے ''بھمتہ'' کہتے ہیں۔
8: جو بڑے بڑے خونخواروں کے چھکے چھڑا دے اور جو بھی سامنے آیا اس سے کسی خون بہا کا موقع نہ دیں اس سے ''بطل'' کہتے ہیں۔
9: جو اپنے سر کو ہتھیلی پر رکھ کر اپنے حصول مقصد کے لئے اسی طرح جنگ آزما ہو کہ اس کو کوئی قوت اس کے ارادے سے بعض نہ رکھ سکے اس سے ''غشمشم'' کہتے ہیں۔
10: جو بہادر نبرد آزمائی کے موقع پر کسی چیز کی پروا نہ کرتا ہو۔ اس سے ''اہم'' کہتے ہیں۔
حضرت عباسؑ جو دنیائے شجاعت کے تاجدار تھے۔ جب ان کے واقعات زندگی پر ہلکی سی نظر ڈالی جاتی ہے۔ تو روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ شجاعت کے جتنے بھی اقسام ہے حضرت عباسؑ ان سب کے بدرجہ اتم جامع تھے۔ دیکھئے حضرت عباسؑ کا امام حسینؑ کے ساتھ اسی طرح رواں دواں بن کر رہنا کہ حضرت کا پورا پورا اعتماد آپ ہی کے شجاعت آگین ذات پر ہو اور حسینؑ یہ کہتے ہوئے دکھائی دیے کہ اے اللہ کے شیر تیرے وجود اور بقا پر ہمارے لشکر کا وجود ہے۔
اس سے حضرت عباسؑ کے مزیر ہونے کا ثبوت ملتا ہے اور مارد ابن صدیف سے بے نظیر انداز میں جنگ کرنا حلبس غلت اور محرب ہونے کا پتہ دیتا ہے اور آپ کا تیس سوار اور بیس پیادے لے کر نہر فرات پر جانا ار و قیامت خیز جنگ و جدل کے بعد پانی لانا آپ کے محش اور محشف ہو نے پر دال ہے اور کربلا میں روز عاشورہ نہایت بے جگری سے جنگ کرنا اور ہزاروں کو فنا کے گھاٹ اتار دینا اور اس میں اپنے ہاتھ بھی کٹوا دینا آپ کے زمر اور باسل ہونے پر شاہد ہے اور آپ کا اکثر اعزا وانصار کی مدد کو جانا اور بے پناہ جنگ کرنا آپ کے بھمہ ہونے کا گواہ ہے۔ اور سینکڑوں دشمنوں کو موت کے گھاٹ اتار کر نہر فرات پر قبضہ جمانہ۔ پانی بھرنا اور کسی دشمن کی پرواہ نہ کرنا خیمہ کی طرف برابر بڑھتے ہوئے چلے جانا آپ کے بطل غشمشم اور اہم ہونے کی کھلی دلیل ہے۔ تاریخ عالم کے مطالع سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہو کہ وہ انسان جو موت سے نہ ڈرتا ہو اور پروردگار عالم کی معرفت کا مالک ہو۔ وہی بہادر اور شجاع ہے۔ حضرت علیؑ جن کا قول تھا، لوکشف الغطاء لماازدت یقینا وہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اس بات کی پروا نہیں کہ موت مجھ پر آپڑے گی۔ یا میں موت کے منہ میں جا گھسوں گا۔ حضرت عباسؑ بھی انہی امام العارفین کے عارف کامل فرزند تھے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ موت سے بے خوف اور لاکھوں پر پھٹ پڑنے والے تھے۔ اور دنیا آپ کی شجاعت کا لوہا ماننے پر مجبور تھی۔
یہ وہ بہادر تھے جن کے زور شجاعت سے بڑے بڑے پہلوان میدان جنگ سے جی چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوتے تھے۔ ملا قاسم بحرانی لکھتے ہیں کہ حضرت عباس کی وہ ہیبت اور سطوت تھی کہ جس نے دشمنوں کے قلوب کو تاریک کر کے دلوں کو جلا دیا تھا اور انہیں اندھا کر دیا تھا۔ غرضیکہ شجاعت کے لئے عارف ہونے کی ضرورت ہے اسی مقصد کو شیخ بوعلی سینا نے اپنی کتاب مقامات العارفین میں بھی لکھا ہے۔ علامہ عبدالرزاق لاہجی بھی تحریر فرماتے ہیں۔
جو خدا کی معرفت کاملہ رکھتا ہو وہ زبردست بہادر ہوتا ہے اس لئے کہ وہ موت سے بچنا نہیں جانتا۔ یعنی اس کو اس کی پروا نہیں ہوتی کہ موت مجھ پر آ جائے گی۔ یا میں موت پر جا پڑھوں گا۔

شجاعت کی پسندیدگی:

سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ خداوند عالم شجاعت کو دوست رکھتا ہے۔ چاہے اس کا مظاہرہ ایک سانپ ہی کے مارنے میں کیو نہ ہو۔ سرکار دو عالم کے ارشاد سے دنیا سمجھ سکتی ہے کہ شجاعت کتنی پسندیدہ اور کس قدر قابل تعریف صفت ہے مسٹری ایس رنگا آئر اپنے مضمون ''حسینؑ کی حیات جاودانی'' میں شجاعان کربل کی مدح سرائی کرتے ہوئے لارڈ روز بری کے نقل قول ''خراج تحسین شجاعوں ۱۵ کے لئے ہے''

کے بعد لکھتے ہیں۔ وہ باوفا جو حسینؑ کے ساتھ جیتے جی اور مرنے کے بعد بھی رہے۔ تمام شجاعوں سے زیادہ شجاع تھے۔ علامہ کنتوری شجاعت کو معجزہ کا رنگ دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔ آنحضرت نے اپنا دوسرا معجزہ شجاعت کا بھی اپنے خاص جہادوں میں دکھلایا جس کا انکار آج کوئی شخص نہیں کرسکتا۔ اور کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ شجاعت میں ہمارے نبی سے بڑکر کوئی آدم تھا۔ اور معجزہ شجاعت کا حضرت سے لے کر امام حسینؑ نے ایسے دکھلایا جس کو مورخین یورپ بھی پرزور الفاظ میں لکھ رہے ہیں۔ الخ۔

حضرت عباس علیہ السلام کا مبشر بالشجاعتہ ہونا:

حضرت عباسؑ کی شجاعت کے متعلق یہ امر قابل ذکر ہے کہ آپ کی شجاعت کی بشارت آپ کے پیدا ہونے سے پہلے دی جاچکی ہے۔

علامہ کنتوری لکھتے ہیں، آپ کی پیدائش سے قبل آپ کی شجاعت کی بشارت دی جاچکی تھی۔ جناب علامہ صاحب لکھتے ہے کہ یہ شجاعت کی بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دور واقعہ سے حضرت عباسؑ کی شجاعت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

حضرت عباس علیہ السلام کی شجاعت:

ملا قاسم علی صاحب بحرانی لکھتے ہیں، حضرت عباس بڑے پر ہمت شہسوار اور شیر دل بہادر تھے اور میدان کارزار میں نیز بازی اور شمشر زنی میں بڑے جری اور دلیر تھے۔ شجاعت حضرت عباس کے متعلق علامہ حسین واعظ کاشفی لکھتے ہیں۔

عباس مبارز نامدار و شجاعے بغایت عالیمقدار بود
جرأت و قوت از حیدر کرار میراث داشت

(روضتہ الشہداء)۔ حضرت بڑے نامور نبرآزما اور زبردست بہادر تھے اور میدان کارزار میں نیزہ بازی اور شمشیر زنی میں بڑے جری اور دلیر تھے۔

حضرت عباس کا رئیس الشجعان ہونا:

آپ کی شجاعت اس درجہ بلند تھی کہ تمام مورخین اور ارباب سیر کو کہنا پڑا انہ کان رئیس الشجعان آپ مملکت شجاعت کے تاجدار اور اقلیم شجاعت کے راس ورئیس تھے۔

حضرت عباس علیہ السلام کے گھوڑے کی تاریخ:

علامہ تہرانی رقم طراز ہیں کہ: حضرت عبدالمطلب ایک دن یمن کے بادشاہ سیف بن ذی یزنی سے ملنے کے لئے گئے۔ اور چند دن اس کے مقیم رہے۔ بادشاہ نے ایک ایسے دن جس میں بہار کا لطف تھا۔ عبدالمطلب سے کہا کہ میں تم سے ایک بہت پوشیدہ بات کہتا اور چاہتا ہوں کہ میرے زندگی تک اس کا تذکرہ نہ کرنا عبدالمطلب نے کہا کہ آپ فرمائے میں آپ کی گفتگو کے امین ہوں گا۔ سیف بن ذی یزنی نے کہا کہ: میں نے توریت اور زبور میں پڑھا کہ عرب میں ایک ایسا بچہ پیدا ہوگا جس کی مثال دنیا کے پردے میں نہ ہوگی۔ وہ حسن وجمال سے آراستہ ہوگا۔ دولت اخلاق سے مالامال ہوگا۔ اسکے کندے پر مہر ہوگی جو نبوت کی ہوگی۔ یعنی وہ نبی برحق ہوگا جب وہ آفتاب کی روشنی میں نکلے ،ابر سایہ فگن ہوجایا کرے گا وہ قیامت میں اپنی امت کا شفیع ہوگا اس کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ وہ بہت کم سنی میں یتیم ہوگا اور اس کی پرورش اس کا دادا اور چچا کرے گا۔ اے عبدالمطلب بتاؤ کے ایسا فرزند ہوچکا ہے یا نہیں۔ عبدالمطلب نے کہا اے بادشاہ وہ فرزند عالم وجود میں آچکا ہے اور میں اسکا دادا ہوں۔ اور ابوطالب اس کے چچا ہے ابھی میں اس کی پرورش کررہا ہوں میرے بعد ابوطالب اس کے نگران وحافظ ہونگے۔ اے بادشاہ اس کی عمر چھ سال کی ہوچکی ہے۔ سیف بن ذی یزن نے کہا کہ: عبدالمطلب میں اس کو کچھ ہدایت دینا چاہتا ہوں اور یہ چاہتا ہو کہ ان ہدایت کو تم خود اپنے ہمراہ لے جاؤ اس فرزند کو میرا اسلام پہنچا کر یہ چیزیں اس کے حوالے کردو۔ عبدالمطلب نے لانے کا وعدہ کرلیا اور اس نے بہت اسیل گھوڑے، بہت سے اونٹ اور کچھ آلات حرب کے نوادر ان کے ہمراہ کیے ایسا گھوڑا دیا جس کا شجرا نسب بھی ساتھ اور جس سے وہ خود بہت زیادہ چاہتا تھا۔ حضرت عبدالمطلب اسے رخصت ہوکر مکہ معظمہ پہنچے اور انہوں نے ساری چیزیں حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے کردئے۔ حضور والا نے اس گھوڑے کا نام "عقاب" رکھا حضرت رسول کریم کے بعد یہ گھوڑا حضرت علیؑ کی خدمت میں رہا۔ آپ نے بعدِ رسول جتنی جنگیں کی ہے سب میں یہی گھوڑا حضرت کے زیر ران رہا ہے۔ "ہمیں عقاب بعد از حضرت علی بن ابی طالب مرکب مخصوص عباسؑ گروی" یہی عقاب حضرت علی بن ابی طالبؑ کے بعد حضرت عباسؑ کے پاس رہا علماء کا بیان ہے کہ جب حضرت عباسؑ گھوڑے سے زمین کی طرف گرنے لگے تو آپ اسپ وفادار نے اپنی وفاداری کا ثبوت دیا اور اپنے دونوں گھٹنے زمین پر ٹیک دئے اور اس سے زیادہ اس نے اس وقت ثبوت دیا جبکہ نہر فرات سے سوار ہی کی طرح پیاسا نکلا۔

جس ہاتھ میں قلم ہے حشم اُس کے ہاتھ ہے

مرثیہ

ڈاکٹر ہلال نقوی

جس ہاتھ میں قلم ہے حشم اُس کے ہاتھ ہے
جو ہاتھ خود قلم ہے علم اس کے ہاتھ ہے
ہر عہد تشنگی کا تمدن لکھے جو ہاتھ
آثار و ارتقا کا بھرم اس کے ہاتھ ہے
برہم کرے صفوں کو جو ترتیب کے لیئے
وہ ہاتھ اک سبیل ہے تہذیب کے لیئے

تہذیب میرے ہاتھ ہیں تاریخ میرے ہاتھ
توثیق میرے ہاتھ ہیں تسیخ میرے ہاتھ
نقشِ قدم نے برسر مہتاب لکھ دیا
عزمِ کمند برسر مریخ میرے ہاتھ
رفتار نبض ارض وسما تو لتے ہوئے
سوئی ہوئی خلا کی تہیں کھولتے ہوئے

یہ لوگ جن کے ہاتھ اذیت رساں رہے
اپنی انا کے زخم میں نخوت نشاں رہے
نوع بشر یہ اِن کا شکنجہ رہا محیط
ہر عہد میں یہ قاتل امن و اماں رہے
اک مشغلہ جو عشق جفاوسزا کا ہے
چُلّو میں ان کے خون یہ خلقِ خدا کا ہے

کب چھپ سکا یزید کا حرمت فگار ہاتھ
دستانہ ریا میں رعونت حصار ہاتھ
بیمار زہنیت ٹھٹھر کر جو رہ گئی
اس منجمد حیات کا فالج شکار ہاتھ
کب چھپ سکا یہ ہاتھ کے تشہیر میں رہا
ہر احتساب وقت کی زنجیر میں رہا

دست حسینؑ ابن علیؑ زندگی کا ہاتھ
فریاد رسی کا ہاتھ عدالت رسی کا ہاتھ
صبح یقیں کے لمحہ حدِ نمود پر
کردار کے افق یہ شفق آدمی کا ہاتھ
یہ ہاتھ پر عروج وشرف میں علم رہا
اس کے جلوٗ میں گنبدِ آفاق خم رہا

تا قوس مشرقین و خم خط مغربین
اس ہاتھ کے صدف میں گہر ہیں یہ عالمین
یہ ہاتھ وہ ہے راہ نیا بت نشان پر
جس کی پہنچ بہ نصّ حدیثِ من الحسینؑ
اک سلسلہ تحفظ صدق وصفا کا ہے
یہ انبیاء کی قسم مصطفیٰؐ کا ہے

ہیں سب کے ہاتھ سلسلہ اہتمامِ حق
ان سب کی کاوشوں کا خلاصہ پیام حق
سب ہیں حدِرضائے اولی الامر میں یہاں
سب کی اکائی ایک مکمل نظام حق
آئین اعتبار، ادھورا نہیں ہے یہ
حاکم نواز مجلسِ شوریٰ نہیں ہے یہ

ہیں چوبۂ خیام دلیران سر بلند
کوئی طناب کش،تو کوئی دریہ کار بند
بے حُرمتی کی زد سے بچانے کے واسطے
سائے کی طرح ساتھ وہ اک مردِ ارجمند
دل میں کل احتیاط کی باتیں لیے ہوئے
عباسؑ بازوؤں کی قناتیں لیے ہوئے

عباسؑ کے یہ ہاتھ ہیں وہ سرفراز ہاتھ
جو تیغ کے لیے سبب فخرو ناز ہاتھ
اس ہاشمی جوان پہ نازاں ہے کربلا
دوشِ بلند، قامتِ آلا، دراز ہاتھ
اور یہ دراز ہاتھ جو اُٹھے حشم کے ساتھ
چلنے لگی قیادت انساں، علم کے ساتھ

یہ ہاتھ کٹ گئے تو ردائیں بھی چھن گئیں
خیموں کی پردہ دار فضائیں بھی چھن گئیں
بچے تمام سہم گئے خوفِ شمر سے
پھر وہ عطش عطش کی صدائیں بھی چھن گیں
بچوں کی آس کے وہ گھروندے بکھر گئے
کوزوں کو روندتے ہوئے ظالم گزر گئے

یہ ہاتھ کٹ گئے، تو اُٹھا ابتری کا ہاتھ
وہ شور المدد، وہ طماچے، بدی کا ہاتھ
وہ کمسنی کا صبر، وہ عارض ، لہو لہو
وہ سیلیوں کا جبر وہ شمر شقی کا ہاتھ
اس ظلم پر جو ظلم رسیدہ لرز اُٹھے
ساحل کے پاس دستِ بُریدہ لرز اُٹھے

اب بھی یہ دونوں ہاتھ قیادت کے ہاتھ ہیں
ضامن کے ہاتھ ہیں یہ ضمانت کے ہاتھ ہیں
نازاں ہیں کتنی مادرِ شبیر دیکھنا
شافع کے ہیں یہ شفاعت کے ہاتھ ہیں
دستِ ہاتھ اُٹھاؤ کہ دامن دھلا رہے
سر پر شفاعتوں کا پھریرا کھلا رہے

سیرت معصومینؑ میں عزاداری حسینؑ

آیات اللہ کریمی جہرمی

سید الشہدا حضرت امام حسینؑ کی عزاداری ان مقدس شعائر میں سے ہے جن کے آئمہ معصومینؑ بہت زیادہ پابند تھے۔ اور جن کے بارے میں مکمل اہتمام کرتے تھے اس کی دلیل یہ ہے کہ آئمہ اپنے شیعوں اور پیروکاروں کو حضرت امامؑ کے سوگ میں مراسم بپا کرنے کی خاص طور پر سفارش کرتے ہوئے انہیں ان اسلامی مراسم کی بجا آوری کی ترغیب دیتے اور شوق دلاتے تھے۔ آل عصمت وطہارت کی روایت واحادیث سے جو کچھ استفادہ ہوتا ہے یا کتب تاریخ میں جو منقول ہے وہ یہ ہے کہ یہ بزرگ ہستیاں متعدد طریقوں سے حضرت امام حسینؑ کی عزاداری مناتی تھیں۔

1)) حضرت امام حسینؑ پر گریاوزاری کی صورت: آئمہ معصومینؑ اس موضوع کو بہت اہمیت دیتے تھے۔ جیسا کہ امام صادقؑ امام زین العابدینؑ کے بارے میں فرماتے ہے کہ "آنحضرتؑ نے حضرت امام حسینؑ پر بیس یا چالیس سال گریہ کیا۔ جب کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے طعام رکھا جاتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گریہ فرماتے۔ آنحضرتؑ کے ایک غلام نے عرض کیا "اے ابن رسول اللہ؛ میری جان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فدا ہو۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحت کی طرف سے فکر مند ہو"۔ حضرتؑ نے جواب میں یہ آیات تلاوت فرمائی کہ "بے شک میں اپنے رنج واندوہ کی اپنے خدا سے شکایت کرتا ہوں اور خدا کی طرف ایسی بات سے آگاہ ہوں جسے تم نہیں جانتے"۔ (یوسف ۱۲۔ آیت ۷۶) جب کبھی مجھے فرزند فاطمہؑ کی قتل گاہ کی یاد آتی ہے آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے ہیں"۔ حضرت رضاؑ نے ریان بن شیب سے فرمایا۔ "اگر کسی چیز پر گریہ کرنا چاہتے ہو تو حسینؑ ابن علیؑ ابن ابی طالبؑ پر اشک بہاؤ کہ جن کا سر تن سے جدا ہوا اور آنحضرتؑ کے خاندان کے ۱۱۸ ایسے افراد جن کا روئے زمیں پر کوئی ثانی نہیں تھا آپؑ کے ہمراہ شہید ہوئے اور سچ ہے کہ ساتوں آسمانوں اور زمین نے ان کی شہادت پر آنسو بہائے"۔

(2) دوسروں کو رلانے کے زریعے: عزاداری کا ایک اندازہ یہ ہے کہ انسان ذکر مصائب اہل بیتؑ اور حضرت امام حسینؑ کی حزن انگیز داستان نقل کر کے دوسروں کو رلائے، اسی طریقے اور شیوے کا عملی مظاہرہ اہل بیت حسینؑ نے کیا اور ہمیں سکھا لیا۔ حضرت زینبؑ کے بارے میں چند مقامات پر یہ مضمون نقل ہوا ہے کہ "آپؑ نے اپنے نالہ وفغاں کے زریعے دوست ودشمن کو رلا ڈالا"۔

(3) رونے والوں سے مشابہت پیدا کر کے: امام حسینؑ پر سوگواری کے طریقوں میں سے ہیں کہ انسان اپنے آپ کو عزادار اور رونے والوں کی ہیئت میں ڈال دے۔ ایسی حالت اختیار کرنا خاص طور پر اگر اخلاص کے ساتھ ہو تو عزادار کے ادب کا ترجمان ہے۔ اور حضرت امام حسینؑ پر عزاداری کے ان طریقوں میں سے ہیں جن کے بارے میں بہت سی روایات میں تصریح آئی ہے نیز قدیم زمانے سے صلف صالح اور علما بزرگوار کی یہ سیرت رہی ہے کہ جب کبھی ان پر گرئے کی کیفیت طاری نہ ہو پاتی تو وہ خود کو گریہ کرنیوالوں کے مشابہ کر کے حضرت امام حسینؑ کے سامنے عرض ادب کرتے۔

(4) شعر کہنا: مرثیہ ونوحہ کے اشعار پڑھنا اور شعر کے قالب میں کربلا کے ہولناک مصائب کا ذکر کرنا شیعوں کا قدیم اور پرانا شیوا ہے اور حضرت امام حسینؑ سے عشق و ولاء رکھنے والے با اخلاص انسانوں نے (ان لوگوں نے جو شعری ذوق رکھتے ہیں) کربلا کے عظیم کو ہیجان انگیز اشعار اور آنحضرتؑ پر پڑنے والے دلخراش مصائب کو نظم کر کے محفوظ رکھا ہے۔ سوگواری کی یہ روش جس کا آغاز آئمہ معصومینؑ کے دور سے ہوا اور ہمارے زمانے میں بزرگ اور جلیل القدر علماء حتیٰ عظیم علمی اور اجتماعی مقام پر فائز ہستیوں نے اس شیوے کی "قرب الٰہی کے بڑے طریقوں میں سے ہیں" پیروی کرتے ہوئے امام حسینؑ کی شان میں دل سوز اشعار کہے ہیں۔ آئمہ معصومینؑ شعرا کو امام حسینؑ کے غم میں اشعار کہنے کی ترغیب وتاکید کرتے اور انہیں حکم دیتے تھے نمونے کے طور پر دعبل خزائی کی داستان اس بات پر گواہ ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ایسے ہی دنوں میں (ایام محرم مراد ہیں) میں آقاہ مولا حضرت امام رضاؑ کی خدمت میں ہوا د، یکھا کہ انجنابؑ اپنے اصحاب کے ہمراہ غمگین لوگوں کی مانند تشریف فرما ہیں۔ جوں ہی حضرت کی نظر مجھ پر پڑی فرمایا: مرحبا اے دعبل تم پر مرحبا کہ تم اپنے ہاتھ اور زبان سے ہماری مدد کرتے ہو پھر فرمایا اے دوست میرا دل چاہتا ہے کہ تم میرے لئے کچھ قطعات شعر پر پڑھو۔ کیونکہ یہ ایام ہمارے

خاندان کے لئے غم واندوہ اور ہمارے دشمنوں خاص طور پر بنی امیہ کے لئے سرور و شادمانی کا موسم ہیں۔اس کے بعد امامؑ کھڑے ہوئے اور اٹھ کر ہمارے اور اپنے حرم کے درمیان ایک پردہ آویزاں کیا اور خاندان کو پردے کے پیچھے بیٹھایا تا کہ سب ان کے جد حسینؑ پر گریہ کریں۔ پھر میری طرف رخ کیا اور فرمایا: اے دعبل: حسینؑ پر مرثیہ کہو کیونکہ تم جب تک ہمارے یاور اور مداح کنندہ ہو۔ پس جہاں تک ہو سکے ہماری مدد و نصرت میں کوتاہی نہ کرو۔ دعبل کہتے ہیں کہ اس وقت پر مجھ گریہ طاری ہو گیا اور آنکھوں سے اشک جاری ہو گئے۔

(5) نوحہ و مرثیہ پڑھنا: حضرت امام کی مصیبت پر اشعار پڑھنا ہر چند ان کا کہنے والا کوئی دوسرا ہو یہ روش اور طریقہ کار بھی ائمہ طاہرینؑ کا پسندیدہ اور مورد تائید ہے اور خدا کی طرف سے بکثرت اجر و ثواب آخرت کا موجب ہے۔

(6) سر و صورت اور سینہ پیٹنا: عزاداری کے اس شیوے کو امام حسینؑ کے خاندان سے نسبت دی گئی ہے جیسا کہ شیخ طوسیؒ نے ''تہذیب'' میں نقل کیا ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ''عورتوں نے امام حسینؑ پر (روتے ہوئے) گریباں چاک کئے اور اپنے چہروں کو پیٹا اور مناسب کہ امام حسینؑ جیسوں پر سر و صورت پیٹی جائے اور گریباں چاک کئے جائیں۔

(7) مجلس و محفل عزاء کی تشکیل: ائمہ طاہرینؑ اس بات کو خاص اہمیت دیتے ہوئے اپنے گھروں امام حسینؑ کی مجلس عزاء اور ماتم کا اہتمام کرتے تھے جیسا کہ اس سے قبل نقل ہونے والے دعبل خزاعی کے واقعے سے اس بات کا پتہ چلتا ہے۔

(8) مجلس عزائے حسینؑ میں شرکت: اس بارے میں امام رضاؑ کا فرمان ہے کہ جو کسی ایسے مجلس میں بیٹھے جس میں ہمارے امر کا احیاء کیا جاتا ہو تو ایسے شخص کا قلب اس روز مردہ نہ ہو گا جب سب دل مریں گے۔ جو کچھ ہم نے ذکر کئے اور ان سے ملتے جلتے امور حضرت سید الشہداءؑ کی عزاداری کے خالص اسلوب ہے جن کے جائز و مطلوب اور اجر و ثواب الٰہی ہونے کی سند خاندان عصمت و طہارتؑ کی روایات، ائمہ اور ان کے وابستگان کی سیرت اور سلف صالح اور علماء اعلام کے عمل کے زریعے ملتی ہے اور جو انسانوں کے لئے وسائل نجات میں سے ہیں۔ اب بجا ہے کہ حسینی عزاداران خالص اور عالی تعمیری مراسم کو بہتر سے بہتر اور زیادہ سے زیادہ اور باشکوہ تر انداز میں برپا کریں اور ان بہترین و نورانی مراسم کو جاری رکھیں جن کے بارے میں خاندانِ وحی نے بہت زیادہ تشویق و ترغیب دلائی ہے۔

شامِ غربت

فیض احمد فیض

دشت میں سوختہ سامانوں پہ رات آئی ہے
غم کے سنسان بیابانوں پہ رات آئی ہے
نورِ عرفان کے دیوانوں پہ رات آئی ہے
شمع ایمان کے پر وانوں پہ رات آئی ہے
بیت شبیر پہ ظلمت کی گھٹا چھائی ہے
درد سا درد ہے تنہائی سی تنہائی ہے

ایسی تنہائی کے پیارے نہیں دیکھے جاتے
آنکھ سے آنکھ کے تارے نہیں دیکھے جاتے
درد سے درد کے مارے نہیں دیکھے جاتے
ضعف سے چاند ستارے نہیں دیکھے جاتے
ایسا سناٹا کی شمشانوں کی یاد آتی ہے
دل دھڑکنے کی بہت دور صدا آتی ہے

فضیلتِ زیارت امام حسین علیہ السلام

تحریر
سید سہیل عباس بخاری

زیارت حضرت امام حسینؑ کی فضیلت احاطہ بیان سے باہر ہے۔ امام حسینؑ کی زیارت کا کم از کم ثواب جو زاہر کو ملتا ہے وہ یہ کہ اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور خدا اس کے جان و مال کا محافظ ہوتا ہے جب روز قیامت ہوگا تو خدا اس کی دنیا سے بھی زیادہ حفاظت کرے گا۔ روایات میں ہے کہ حضرت امام حسینؑ کی زیارت جان کنی کی سختی اور قبر کی وحشت کو دور کرتی ہے۔ غموں کو دور کرتی ہے۔ جب زاہر آپؑ کی قبر کی طرف رخ کرتا ہے تو چار ہزار فرشتے اس کا استقبال کرتے ہیں اور لوٹتے وقت اس کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں۔ انبیاء، اوصیا، آئمہ معصومین اور ملائکہ حضرت امام حسینؑ کی زیارت کیلئے آتے ہیں اور آپؑ کے زائروں کیلئے دعا کرتے ہیں۔ اور انہیں بشارت دیتے ہیں۔ خدا اہل عرفات سے زیادہ امام حسینؑ کے زائروں کی طرف رحمت کی نظر کرتا ہے۔ امام حسینؑ کی زیارت کو ترک کر دینا دین و ایمان کے نقص اور ایک بہت بڑے حق کے چھوڑنے کا موجب ہے جو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقوق میں سے ہے۔

ابوحمزہ ثمالی نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جب تم نینوا پہنچو تو وہاں اپنا اثاثہ اتار دو۔ جب تک وہاں مقیم رہو اس وقت تک تیل نہ ملو۔ سرمہ نہ لگاؤ اور گوشت نہ کھاؤ۔

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو شخص آب فرات سے غسل کرے اور قبر امام حسینؑ کی زیارت کرے تو گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جیسے اسی دن ماں کے شکم سے پیدا ہوا ہے، خواہ بڑے گناہ ہی اس کے ذمہ ہوں۔ فرات پر پہنچ کر سو مرتبہ اللہ اکبر اور سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ اور سو مرتبہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد علیہم السلام پر دورد بھیجے۔ امام حسینؑ کے روضہ مبارک میں مشرق کی جانب سے پابرہنہ داخل ہو۔ آپ کا گریبان چاک ہو اور آستین چڑھی ہوئی ہوں۔ اپنی واجب اور نافلہ نمازیں قبر امام حسینؑ کے پاس بجالائے کیونکہ وہاں پر پڑھی گئی نماز مقبول ہوتی ہے۔ قبر امام حسینؑ کے پاس واجب نماز پڑھنا حج اور نافلہ پڑھنا عمرہ کے برابر ہے۔ زائرین کو چاہئے کہ وہ ان لمحات کو غنیمت سمجھے۔ تضرع، زاری، توجہ اور حاجت طلب کرنے میں کوتاہی نہ کرے۔ زیارت امام حسینؑ سے فارغ ہونے کے بعد قبر مبارک کی پائنتی کی طرف جائے اور جناب علی بن حسینؑ کی زیارت پڑھے۔

اگر اس دروازے کی طرف آئے جو جناب علی بن حسینؑ کے پائنتی ہے اور شہدائے کربلاؑ کی طرف متوجہ ہو کر زیارت پڑھے

اس کے بعد زیارت جناب حبیب ابن مظاہرؑ اور زیارت جناب ابراہیم مجابؑ پڑھے۔ یہ دونوں قبور روضہ امام حسینؑ کے رواق میں ہی ہیں۔

زیارات نجف اشرف

نجف اشرف عراق کا عظیم الشان اور مقدس شہر ہے۔ بغداد سے تقریباً ایک سو دس میل کے فاصلے پر ہے۔ اس شہر کا موسم گرمی میں گرم و خشک رہتا ہے۔ سردی کے موسم میں شدید سردی ہوتی ہے جہاں شہر آباد ہے وہاں ایک زمانے میں بہت اونچا پہاڑ تھا۔ روئے زمین پر اس سے اونچا پہاڑ نہیں تھا لیکن حضرت نوحؑ کے زمانے میں طوفان آیا تو انہوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا کہ آؤ کشتی میں سوار ہو جاؤ تو اس نے کہا کہ میں پہاڑ پر چڑھ جاؤں گا۔ وہ مجھے پانی سے بچا لے گا۔ خدا نے پہاڑ پر وحی نازل کی کہ میری مخلوق مجھے چھوڑ کر تیری پناہ مانگتی ہے۔ اس سے وہ پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا اور اس جگہ دریا موجزن ہو گیا۔ اس دریا کو ''نے'' کے نام سے پکارا گیا۔ عرصہ دراز کے بعد دریا خشک ہو گیا تو 'جف' کہا جانے لگا یعنی دریا خشک ہو گیا۔ کثرت استعمال سے 'ی' حذف ہو گئی اور ''نجف'' ہو گیا۔

اس شہر مقدس کے بارے میں دوسرا قول یہ ہے۔ ''چونکہ یہ سرزمین بہت اونچی اور سربلند تھی اس لئے اسے نجف کہا جاتا تھا''۔ سیلاب کے زمانے میں اس کے اطراف کی زمین پانی میں ڈوبی رہتی تھی جبکہ اس پر سیلاب کا پانی نہیں چڑھتا تھا۔ حضرت امام علیؑ کی حکومت کا دارالخلافہ کوفہ تھا۔ شہادت کے

بعد آپؑ کو نجف اشرف کی سرزمین میں دفن کیا گیا جس سے نجف کی زمین رشک آسمان اور ملائکہ کی جائے طواف بن گئی۔دوسری صدی ہجری کے شروع تک آپؑ کی قبر مبارک کا عام لوگوں کو علم نہیں تھا۔مرقد منورہ کے آشکار ہوتے ہی عشاق ولایت اور محبان اہل بیتؑ نے مرقد کے اطراف میں بستر لگالیا۔رفتہ رفتہ نجف نے ایک شہر کی شکل اختیار کرلی۔

دشمنوں ملعونوں کی نظر میں اس مقدس مقام کو شکوہ وجلال کھٹکنے لگا چنانچہ انہوں نے بارہا اس چراغ ہدایت کو خاموش کرنے کی کوشش کی مگر ذلیل و خوار ہوئے۔دشمنوں کے حملے سے بچنے کیلئے شیعوں اور محبوں نے شہر کی دیوار تعمیر کرائی۔مختلف زمانوں میں یہ دیوار چھ بار تعمیر ہوئی۔شیخ مفید علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا کہ ایک بار ہارون رشید شکار کے مقصد سے کوفہ سے باہر نکلا اور نجف اشرف کا رخ کیا۔وہاں پر ہرن دیکھے تو حکم دیا کہ ان پر باز اور شکاری کتے چھوڑے جائیں جب کتے ان کی طرف بڑھے تو ہرن وہاں سے بھاگے اور ایک مختصر اونچے ٹیلے پر پناہ گزین ہوئے تو باز ایک جگہ رک گیا اور کتے اس جگہ کے نزدیک ہی ٹھہر گئے اور ہرن وہاں آرام سے بیٹھے رہے تو ان کی طرف یہ حیوان نہ گئے۔ہارون رشید کو یہ دیکھ کر بڑا تعجب ہوا۔تھوڑی دیر بعد یہ ہرن نیچے کی طرف نکلے تو ان بازوں اور کتوں نے ان پر دوبارہ حملہ کردیا۔ہرن دوبارہ پلٹ کر اسی جگہ پناہ گزین ہوئے پھر یہ کتے اور باز رک گئے اور ان کی طرف نہ بڑھے۔تین مرتبہ ایسا ہی ہوا۔ہارون رشید کو اور زیادہ تعجب ہوا۔ہارون نے اپنے غلاموں کو حکم دیا کہ ایسے شخص کو تلاش کرو جو اس جگہ سے واقفیت رکھتا ہو۔غلام گئے اور بنی اسد کے ایک بہت بوڑھے شخص کو لے آئے۔ہارون نے اس سے پوچھا کہ اس ٹیلے کے متعلق تم کیا جانتے ہو؟تم کیا جانتے ہو کہ اس مکان میں کیا خصوصیت ہے؟اس نے عرض کی کہ اگر امان ہو تو اس جگہ کے بارے میں میں کچھ عرض کروں۔ہارون نے کہا کہ میں عہد کرتا ہوں کہ تمہیں کوئی ضرر یا تکلیف نہ دوں گا۔اس وقت بوڑھا آدمی کہنے لگا کہ مجھے میرے باپ نے بتلایا تھا اور اس نے اپنے بزرگوں سے نقل کیا کہ یہاں پر قبر مبارک جناب امیر المومنین حضرت علی ابن طالب علیہا السلام ہے اور خداوند تعالیٰ نے اس جگہ کو امن کی جگہ قرار دیا ہے۔جو چیز اس جگہ پناہ لے لے اسے امن وامان ملتا ہے۔اس طرح آپؑ کی قبر مبارک عوام الناس کی نظروں کے سامنے آشکار ہوئی۔

فضیلت زیارات

شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے سند کے ساتھ محمد بن مسلم اور انہوں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا۔خدا نے ملائکہ سے زیادہ کوئی مخلوق پیدا نہیں کی اور ہر روز ستر ہزار فرشتے آسمان پر نازل ہوتے ہیں۔بیت المعمور خانہ کعبہ، قبر رسول ﷺ کا طواف کرتے ہیں اور آپ ﷺ پر درود وسلام بھیجتے ہیں۔پھر قبر امیر المومنینؑ کا طواف کرتے ہیں اور درود وسلام بھیجتے ہیں اور اس کے بعد روضہ امام حسینؑ پر حاضری دیتے ہیں اور طواف کے بعد درود وسلام بھیج کر آسمان کی طرف پرواز کرجاتے ہیں۔ملائکہ کی آمد ورفت کا یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا۔جو شخص امام علیؑ کے حق کو پہچانتے ہوئے اور آپ کو واجب الاطاعت امام اور خلیفہ بلا فصل سمجھے اور انکساری کے ساتھ آپؑ کی زیارت کرے۔خدائے متعال اسے ایک لاکھ شہیدوں کا اجر عطا کرے گا اور اس کے گذشتہ وآئندہ کے گناہوں کو معاف کردے گا اور روز قیامت خوف سے محفوظ رہے گا اس کا حساب آسان ہوجائے گا۔فرشتے اس کا استقبال کریں گے۔اگر وہ بیمار ہوگا اس کی عیادت کیلئے آئیں گے اور جب دنیا سے اٹھے گا تو اس کی تشیع جنازہ میں شریک ہوں گے اور اس کی مغفرت کیلئے قبر تک دعا کرتے ہوئے جائیں گے۔

حسینؑ چھوڑ رہے ہیں مدینہ نبویؐ

عبدالرؤف عروج

سیاہ شام کسی کام آ نہیں سکتی
یہ گرد ، مہرجبیں کو چھپا نہیں سکتی
حسینؑ کو کوئی طاقت جھکا نہیں سکتی
حسینؑ چھوڑ رہے ہیں مدینہ نبویؐ

حسینؑ چھوڑ رہے ہیں مدینہ نبویؐ
کہ نسل ورنگ کے طاغوت سراُٹھا نہ سکیں
منات و لات نئے سر سے راہ پا نہ سکیں

حسینؑ چاہتے ہیں زندگی رہے باقی
حسینؑ چاہتے ہیں حق کا بول بالا ہو
کہ اُن فضاؤں میں توحید کا اُجالا ہو

حسینؑ چاہتے ہیں عدل کو ثبات ملے
یزیدیت سے مسلمان کو نجات ملے
یزیدیت ہے مرض پھیلنے نہیں پائے
نظامِ زر کے تقاضے ہیں اس کے ماں جائے
یزیدیت کا مرض پھیلنے نہیں پائے

زبان و نطق پہ پابندیاں سرشت اس کی
نظام جبر کی تشہیر سر گزشت اس کی
خروش و شورش و الحاد دستگیر اس کا
اُٹھا ہوس کے جراثیم سے خمیر اس کا
خیال و فکر پہ پہرے نئے بٹھاتا ہے
اگر ضمیر ہو بیدار، اسے سلاتا ہے
مراقِ کفر ہے اس میں، ضلالتیں اس میں
چھپی ہوتی ہیں بلا کی نحوستیں اس میں

اصولِ دین میں تبدل یزیدیت سے ہے
معاشرہ میں تزلزل یزیدیت سے ہے
جہاں میں کوئی بھی خود دار اسے پسند نہیں
اسے پسند ہیں دین کے بگاڑنے والے
رسولِ پاکؐ کی کھیتی اُجاڑنے والے

حسینؑ چھوڑرہے ہیں مدینہ نبویؐ
حسینؑ نام ہے فطرت کی سر بلندی کا
حسینؑ نام ہے انساں کی حق پسندی کا
حسینؑ نام ہے پندار، بود وہست کا نام
حسینؑ نام ہے طاغوت کی شکست کانام
حسینؑ شمع بھی محراب و طاق و ممبر بھی
حسینؑ جس کی حکومت دلوں کے اندر بھی
صداقتوں کا بڑا آسرا حسینؑ کا ہے

حسینؑ کی ہے خدائی خدا حسینؑ کا ہے
حسینؑ ظلم کی گردن مروڑ سکتا ہے
حسینؑ جبر کے پنجوں کو توڑ سکتا ہے

علومِ مختلفہ پر حضرت علی علیہ السلام کی دسترس

مولف: ارمان سرحدی

علمِ ہیئت:

علم ہیئت اور حساب میں بھی آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا ابو عبداللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؑ علم ہیئت اور حساب کے سب سے بڑے عالم تھے علم ہیئت علم نجوم ہی کی ایک شاخ ہے اور احتیاط کے طور پر حضرت علیؑ فرمایا کرتے تھے علم نجوم حاصل کرنے سے پرہیز کرو اس میں صرف وہ علم حاصل کرو خشکی اور تری میں تمہاری رہنمائی حاصل کر سکے (یعنی علم ہیئت، ستاروں کا علم) اس کے سوا علم نجوم کہانت ہے یعنی غیب کی باتیں بتانا جائز نہیں ایک مرتبہ کچھ لوگ آپ کی خدمت میں بیٹھے اہرام مصر کی تاریخ بنیاد کے بارے میں بحث مباحثہ کر رہے تھے مگر کوئی بھی صحیح تاریخ بنیاد بیان نہ کر سکتا حضرت علیؑ مباحثہ سنتے رہے پھر فرمایا کیا ان اہرام پر کوئی تصویر بھی بنائی ہوئی ہے؟ کسی نے بتایا کہ ہاں چیل کی تصویر بنائی ہوئی ہے جس کے پنجوں میں خرچنگ پکڑا ہوا ہے۔ یہ سنتے ہی آپ نے فرمایا ''اگر یہ بات درست ہے تو پھر اہرام کی تعمیر اس وقت ہوئی جبکہ نسر طائر برج سرطان میں تھا اور نسر دو ہزار برس میں ایک بُرج طے کرتا ہے آج کل بُرج جدی میں ہے اس لیے اہرام مصر کو بنے ہوئے بارہ ہزار سال گزر چکے ہیں''۔ ان واقعات سے حضرت علیؑ کی سرعتِ فہم، علم علم ہیئت میں مہارت اور حساب دانی کا بخوبی پتہ چل جاتا ہے۔

علمِ نحو:

علم نحو کے متعلق علامہ جلال الدین سیوطی کے مندرجہ ذیل بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ علم حضرت علیؑ ہی کی ایجاد ہے۔ علامہ موصوف ابوالاسود کی روایت بیان کرتے ہیں (ابوالاسود) ایک دن جناب علیؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ سر جھکائے کسی سوچ میں گم ہیں میں نے دریافت کیا یا امیرالمومنین: آپ کسی سوچ میں پڑے تھے؟ فرمایا میں نے اس شہر میں لوگوں کو اپنی زبان میں غلطیاں کرتے ہوئے سنا ہے چنانچہ سوچ رہا ہوں کہ ایسی کتاب لکھوں جس میں عربی زبان کے قاعدے بتائے جائیں۔ میں نے عرض کیا اگر آپ ایسا کر دیں تو گویا آپ ہم لوگوں کو زندہ کر دیں گے اور ہم میں یہ عربی زبان باقی رہ جائیگی۔ ابوالاسود کہتے ہیں کہ میں پھر ایک دن جناب امیر کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ایک کاغذ میرے ہاتھ میں دیا جس پر لکھا تھا ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کل کلام تین قسم پر ہے۔ اسم ،فعل، اور حرف پس اسم وہ چیز ہے کہ اپنے مسمی سے خبر دے اور فعل وہ چیز ہے جو مسمی کی حرکت سے اطلاع دے اور حرف وہ چیز ہے جو ایسے معنوں کی خبر دے کہ نہ وہ اسم ہوں نہ فعل۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اسی کی پیروی کرو اور جو کچھ مناسب سمجھو اس میں اضافہ کر دو پھر فرمایا ابوالاسود: آگاہ ہو کے سب اشیاء تین قسم پر ہے ایک ظاہر اور ایک مضمر اور ایک ایسی شے کہ نہ ظاہر ہے نہ مضمر اور علماء کی فضیلت اسی شے کے دریافت کرنے سے ظاہر ہوتی ہے جو نہ ظاہر ہے اور نہ مضمر۔ ابوالاسود بیان کرتا ہے کہ میں نے اس قاعدے سے بہت سے چیزیں نکال کر جمع کر دیں اور جناب امیر کو سنائیں ان میں حرف نہ ناصبہ کا بھی ذکر تھا ان میں سے اِنَّ اور اَنَّ اور لیت اور لعل اور کان کا ذکر کیا مگر لکن کا ذکر نہ کیا حضرت علیؑ نے دریافت فرمایا تو نے اس سے کیوں چھوڑ دیا میں نے عرض کیا کہ میں اس سے حرف ناصبہ میں شمار نہ کرتا تھا فرمایا یہ بھی حرف ناصبہ میں سے ہیں ،لہٰذہ اس سے بھی شامل کر دے۔ (تاریخ الخلفار)

علمِ کتابت:

حضرت علیؑ اعلیٰ درجہ کے خوش نویس بھی تھے اس لئے آپ دوسروں کو بھی تلقین فرمایا کرتے تھے کہ ''اپنی اولاد کو خوش خطی سکھاؤ کیونکہ وہ رزق کی کنجیوں میں سے ایک کنجی ہے''۔ ایک اور موقع پر فرمایا ''اپنی اولاد کو کتابت سکھاؤ کیونکہ کتابت میں بادشاہوں کی توجہ اور ہمت تمہاری طرف مبذول ہوگی''۔

علم فصاحت:

حضرت علیؑ اعلیٰ درجہ کی زبان دان اور بڑے فصیح وبلیغ تھے۔تقریر اور تحریر دونوں میں فصاحت وبلاغت کے دریا بہاتے تھے۔آپ نے خطاب کے لئے کلام کے ایسے طریقے ایجاد فرمائے جس کی اس زبان کے بڑے بڑے فصحاء اور شعراء کو خبر نہ تھی چناچہ اس دور کے بڑے بڑے مقرر اپنی تقریروں میں آپ کے ایجاد کردہ طریقے اور زبان اختیار کرتے تھے۔عبدالحمید بن یحیٰ کا کہنا ہے کہ میں نے حضرت علیؑ کے ستر خطبے یاد کئے ہیں مشہور خطیب اور شعلہ بیان مقرر ابن بناتہ کا کہنا ہے کہ میں نے حضرت علیؑ کے مواعظ اور تقاریر سے ایک خزانہ حاصل کیا ہے آپ ایسی فصاحت وبلاغت کے مالک تھے کہ دوست ودشمن سب اس کی تعریف میں رطب اللسان رہتے تھے۔ایک روایت ہے کہ جب محقق حضرت علیؑ کے ہاں سے امیر معاویہ کے پاس چلا گیا تو ازراہ خوشامد معاویہ سے کہنے لگا میں تیرے پاس ایک ایسے شخص کے پاس سے آیا ہوں جو بات کرنے میں فرمانبردار ہے۔معاویہ حضرت علیؑ کی فصاحت وبلاغت کے کمالات سے خوب واقف تھے جواب میں کہنے افسوس ہے تجھ پر تو ایک ایسے شخص کو بات کرنے میں عاجز کہتا ہے۔خدا کی قسم:قریش میں اس (حضرت علیؑ) سے زیادہ بامحورہ اور فصیح بولنے والا کوئی نہیں۔

بدیہہ گوئی:

حاضر خوابی میں بھی اپنا ثانی رکھتے تھے خصوصاً لڑائیوں میں رجز آپ نے پڑھے وہ اسی بات پر ولادت کرتے تھے۔محمد بن قیس کی ایک روایت ہے کہ چند یہودی حضرت علیؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ لوگوں نے اپنے نبی ﷺ کے بعد پچیس برس بھی صبر نہیں کیا یہاں تک کہ تم ایک دوست کو قتل کرنے لگے۔حضرت علیؑ نے فرمایا دراصل صبر کرنا بہتر تھا مگر تمہارے قدم ابھی دریا سے باہر نکل کر خشک بھی نہ ہوئے تھے کہ تم نے کہا یا موسیٰؑ! جیسے مصریوں کے خدا تھے ویسے ہی خدا ہم کو بھی بنادو۔(احمد)

علم تعبیر:

حضرت علیؑ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص علم عطا ہوا تھا کہ آپ خوابوں کی صحیح تعبیر بتا سکتے تھے سچے اور جھوٹے خوابوں کے بارے میں ایک مرتبہ آپ نے فرمایا ہر مرد اور عورت کی روح سوتے میں عرش کی طرف پرواز کرتی ہے جو روح عرش کی کے قریب پہنچ کر بیدا ہو جائے اس کا خواب سچا ہوتا ہے اور جو عرش کے قریب نہ پہنچ کر بیدار ہو اس کا خواب جھوٹا ہوتا ہے۔آپ کا یہ ارشاد ایک طویل روایت کا حصہ ہے۔ذیل میں یہ روایت ساری درج کرتی ہے جس سے بحرانی نے اوسط میں، ابونعیم حلتیہ میں اور دیلمی نے فردوس الاخبار میں بیان کیا ہے۔عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب عمرؓ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص کسی شخص سے محبت کرتا ہے حالانکہ اس میں کسی قسم کی نیکی نہیں دیکھتا اور کوئی شخص سے بغض رکھتا ہے حالانکہ اس میں کسی طرح کی برائی نہیں دیکھی ہوتی۔(اس کی وجہ ہے؟) حضرت علیؑ نے فرمایا۔آپ ٹھیک کہتے ہیں۔آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے روحیں ہوا میں لشکر صف کی طرح باہم ملتی ہیں۔اور بو سونگھتی ہیں۔پس جس سے ان میں سے پہچانتی ہیں ان سے محبت کرتی ہے اور جس سے نفرت کرتی ہے اور اس سے اختلاف کرتی ہیں۔حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ بات ہوئی اس کے بعد فرمایا انسان بات کرتے کرتے بھول جاتا ہے حضرت علیؑ فرمایا میں نے سنا ہے کہ کوئی دل ایسا نہیں کہ اس پر قمر کی طرح بادل نہ ہو جب اس پر بادل ہو تو وہ روشن ہوتا ہے اور جب اس پر سے بادل ہٹ جاتا ہے تو وہ تاریک ہو جاتا ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ دوسری بات ہے پھر فرمایا آدمی خواب دیکھتا ہے بعض خواب سچے ہوتے ہیں اور بعض جھوٹے۔حضرت علیؑ نے فرمایا کوئی مرد اور کوئی عورت ایسی نہیں کہ وہ سوئے اور اس کی روح عرش کی طرف پرواز نہ کرے پس وہ روح جو عرش کے قریب جا کر بیدار ہوتی ہے اس کا (جس شخص کی وہ روح ہو) خواب سچا ہوتا ہے اور وہ روح جو عرش کے قریب نہ پہنچ کر بیدار ہو اس کا خواب جھوٹا ہوتا ہے۔حضرت عمرؓ نے فرمایا، ان تینوں باتوں کی مجھے طلب تھی شکر ہے اس خدا کا جس نے مجھے موت سے پہلے ان تک پہنچا دیا۔

علمِ جفر:

حضرت علی نے علم جفر کو نئے طریقے پر وضع فرمایا۔علامہ کاتب الجیلی لکھتے ہیں ''ایک گروہ کا کہنا ہے کہ حضرت علی ابن ابی طالب نے ۲۸ حروف کو جفر کی کی جلد میں بط اعظم کے طریق پر وضع کیا تھا۔اس سے یہ طریق مخصوص وہ شرائط معینہ اسرار لوح اور قضا وقدر معلوم ہو سکتی تھی۔یہ ایسا علم ہے جس سے اہل بیت کو ورثہ پہنچا ہے''۔

حضرت امام حسن عسکریؑ کا ایمان افروز معجزہ

مؤلف: چوہدری محمود حسین برگ

سعد بن عبداللہ راوی ہیں کہ میں ایک روز حضرت امام حسن عسکریؑ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تا کہ امام سے کچھ سوالات کے جوابات معلوم کروں۔ احمد بن اسحاق بھی میرے ساتھ تھے ان کے پاس مال امام کی کچھ تھیلیاں تھیں جو انہوں نے سرکار امام حسن عسکریؑ کی خدمت میں پیش کرنی تھیں جب ہم سرکار کے حضور میں حاضر ہوئے تو احمد بن اسحاق نے امامؑ کی خدمت اقدس میں مال امام والی تھیلیاں پیش کیں امامؑ نے اپنے قریب بیٹھے ہوئے بچے کو ارشاد فرمایا جس کی پیشانی نے نور نکل رہا تھا۔ بچے نے ان تھیلیوں سے دینار نکالے اور کچھ ایک طرف دینار رکھے تھے ان کی طرف ارشاد کر کے فرمایا کہ یہ حصہ جائز مال کا ہے اور وہ حصہ مال حرام سے ہے اسکو اٹھا لو یہ ہمارے کام کا نہیں اور تھیلی کی کل رقم واپس کر دی اور فرمایا کہ یہ اس غلہ کی رقم ہے جو خریدتے وقت بڑے پیمانے سے اور فروخت کرتے وقت چھوٹے پیمانے سے حاصل کی گئی ہے۔ لہٰذا یہ ساری رقم ناجائز ہے اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ جو پارچہ فلاں مومنہ ضعیفہ نے بھیجا تھا وہ کہاں ہے احمد بن اسحاق اس کو رکھ کر بھول گیا تھا وہ لینے کیلئے چلا گیا اس کے چلے جانے کے بعد امام زادے نے مجھے مخاطب ہو کر فرمایا اے سعد بن حسن تو جو سوال کرنا چاہتا ہے وہ کیوں نہیں پوچھتا۔ میں نے عرض کی کہ اے امامؑ ابن امام اکثر میں یہ سوچا کرتا ہوں کہ رسول خدا ﷺ نے اپنی بیویوں کے طلاق کی اجازت حضرت علی علیہ السلام کو کیوں دی۔ حالانکہ رسول ﷺ کی رحلت کے بعد ازدواج رسول ﷺ خود بخود ہی آزاد ہو گئیں۔ ان کو طلاق دینے کی کیا ضرورت تھی امام زادے نے فرمایا جانتے ہو طلاق سے کیا مراد ہے۔ میں نے عرض کی عورت کو آزاد کر دینا تا کہ جسکے ساتھ چاہے عقد کر سکے آپ نے فرمایا کہ اگر وفات رسول ﷺ نے ان کو آزاد کر دیا تھا تو ان پر عقد کرنا حرام کیوں؟

انہوں نے ارشاد فرمایا کہ اگر حرام کر دیا تھا پھر وفات رسول ﷺ کے بعد آزاد کس طرح ہو میں۔ میں نے عرض کی پھر اس طلاق سے جس کا اختیار رسول پاک ﷺ نے حضرت امیر المومنینؑ کر دیا تھا۔ مجھے مطلع فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ خدا نے ازواج رسول ﷺ کو مومنوں کی مائیں کہا تھا تو رسول ﷺ نے حضرت علیؑ نے فرمایا کہ میری ازواج میں سے اگر کوئی ایمانی راہ میں بھٹک جائے تو میں اجازت دیتا ہوں کہ تم اسے ام المومنین کے لفظ سے محروم کر دینا پھر میں نے عرض کی۔ اچھا یہ فرمایئے کہ حضرت موسیٰ کو خداوند عالم نے فرمایا کہ نعلین اوتارو یہ وادی مقدس ہے۔ تو کیا واقعی حضرت موسیٰ نعلین پہنے ہوئے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت موسیٰ نبی تھے وہ وادی مقدس کے احترام کو جانتے تھے نعلین پہن کر کیسے جا سکتے تھے کیونکہ اس کی بارگاہ میں دنیا کی محبت ترک کر کے جا رہے تھے اور خدا کی بارگاہ میں مناجات بھی کر چکے تھے کہ بار الٰہہ میں سب کی محبت دل سے نکال کر صرف تیری محبت کیلئے آ رہا ہوں حالانکہ اہل و عیال کی محبت حضرت موسیٰ کے دل میں باقی تھی اس لئے خدا نے اس اہل و عیال کی محبت کو نعلین کہا یعنی اہل و عیال کی محبت دل سے نکال کر جو میری محبت کے برابر نعلین کی حقیقت رکھتی ہے دل سے نکال کر میرے پاس آؤ۔ پھر میں نے عرض کی۔ اچھا یہ فرمائیں کھیعص سے کیا مطلب نکلتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ الفاظ غیب ہیں۔ خداوند عالم نے اپنے بندے حضرت ذکریاؑ نبی کو مطلع فرمایا تھا پھر اپنے رسول محمد مصطفی ﷺ کو مطلع فرمایا تھا۔ واقعہ دراصل یہ ہے کہ حضرت زکریاؑ نے خدا سے درخواست کی تھی کہ پنجتن پاکؑ کے نام مجھے تعلیم فرمائے جائیں۔ خدا نے بذریعہ جبرائیل نام تعلیم فرمائے۔ جب حضرت زکریاؑ یہ نام لیتے تو آخری نام حسینؑ آتے ہی بے اختیار رو پڑتے جناب زکریاؑ نے بارگاہ ایزدی میں عرض کی پالنے والے یہ کیا راز ہے جب میں حسینؑ کا نام لیتا ہوں تو بے اختیار انسو جاری ہو جاتے ہیں۔ آواز قدرت آئی۔ اے زکریا (کاف) سے مراد کربلا ہے (ھا) سے مراد ہلاکت ہے (یا) سے مراد یزید ہے۔ قاتل حسینؑ (عین) تے مراد عطش (پیاس) ہے اور (ص) (صاد) سے مراد صبر حسینؑ ہے یہ سنکر حضرت زکریاؑ بے اختیار رو پڑے اور متواتر تین دن تک روتے رہے بلکہ تین دن تک مسجد سے باہر نہ نکلے۔ رو رو کر بارگاہ ایزدی میں دعا کرتے کہ پالنے والے حسینؑ کے غم میں تیرے حبیب ﷺ اور جناب علیؑ و فاطمہؑ کا حال کیا ہو گا۔ اے میرے پرودگار مجھے بھی ایک پسر عطا فرما اور اسکی محبت بھی میرے دل میں ایسی پیدا فرما کہ اس کے بعد اس کی شہادت سے میرے دل کو اسی طرح غمگین اور پر درد فرما جس طرح تو نے اپنے حبیب ﷺ کے دل کو شہادت حسینؑ سے درد پہنچا ہے۔ حضرت زکریاؑ کی دعا مستجاب ہوئی اور حضرت زکریا کو خدا نے یحیٰی جیسا بیٹا عطا فرمایا اور شہادت کا منظر دکھایا۔

حضرت امام حسن عسکریؑ سرکار قائمؑ آلِ محمد علیہم السلام کو سعد کے پاس چھوڑ کر پڑھنے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد احمد بن اسحاق کو میں نے دیکھا کہ وہ بڑے ملول و غمزدہ آ رہے ہیں۔ میں نے دریافت کیا کی کیوں پریشان ہو تو انہوں نے کہا کہ وہ پارچہ جو اس ضعیفہ نے مجھے دیا تھا کہیں کھو گیا باوجود تلاش کرنے کیلئے نہیں ملا میں نے کہا پریشانی کی کوئی بات نہیں اندر جا کر امامؑ کو مطلع کر دو احمد اندر چلا گیا اور وہاں سے ہنستے ہوئے واپس آئے میں نے ہنسنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا کہ جس کپڑے کو میں ڈھونڈ رہا تھا اُسی کپڑے پہ حضرت امام حسن عسکریؑ نماز ادا کر رہے ہیں۔

شبِ عاشور انصارِ حسینؑ کے جذبات

تحریر
سید قیصر عباس نقوی

یہ رات بیداری کی رات ہے، عبادت، دعا، تلاوت قرآن اور استغفار کی ہے یہ شب جناب مظلوم کربلا اور ان کے اصحاب اقرباء کی زندگی کی آخری شب ہے کیونکہ ان سب کو یقین ہو گیا تھا کہ کل صبح جنگ کے شعلے بھڑکیں گے اور مظلوم کربلا اور ان کے ساتھی سفر کی صعوبتوں اور دنیا کی تکلیفوں، پیاس اور بھوک کی سختیوں سے ہمیشہ کے لئے نجات پا جائیں گے۔ سیدانیوں اور مستورات کو بھی اپنے ورثاء کے باقی رہنے کی امید نہ تھی اس واسطے ہر بی بی اپنے شوہر، برادر اور قریبی رشتہ دار کو جی بھر کر سب دیکھتی رہی ہونگی اور غالباً ان کی تمنا بھی ہوگی کہ یہ رات لمبی ہو جائے۔ تاکہ ورثا کا منہ دیکھتی رہیں یہ رات آخری جو تھی آج تو زندہ ہیں، بہن کا بھائی زندہ ہے، حرموں کے شوہر زندہ ہے ماں کے فرزند زندہ ہے گودیں آباد ہیں۔ غنچے مرجھائے ہوئے ہیں۔ کلیاں کملائی ہوئی ہیں۔ مایوسی اور اداسی چھائی ہوئی ہیں۔

عاشور کی شب کا سناٹا جب اشکوں کی برسات رہی
لیلیٰ نے نظر کی اکبر پر جب کچھ کچھ باقی رات رہی

حسینؑ مظلوم اور ان کے ساتھیوں کی آخری رات ہے۔ ہاں آخری رات ہے

کل حسینؑ نہ ہونگے زینبؑ بے ردا ہوجائے گی
کل گنج شہیدان سج جائے گی ہمیشر جدا ہو جائے گی

عباسؑ نہ رہے گا فضل یتیم ہوجائے گا۔ ام کلثوم کا مان ٹوٹ جائے گا۔ اکبر نہ رہے گا، لیلیٰ کا واحد سہارا ختم ہوجائے گا رباب کی گود برباد ہوجائے گی۔ علیؑ اصغر کا جھولا خالی ہو جائے گا سہاگ اجڑ جائے گا اور بنی ہاشم کا بھرا خاندان کربلا کی ریت میں ویران ہوجائے گا۔ شب عاشور کو خیام حسینی میں ذکر اذکار تلاوت اور استغفار کی آواز تھی جسطرح شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی آواز آتی ہے کوئی رکوع میں ہے تو کوئی سجدہ میں کوئی قیام میں کوئی دعاؤں میں مشغول ہیں کوئی تسبیح وتحلیل میں مصروف تو کوئی تلاوت قرآن میں مشغول ہے۔

میر انیس اعلی اللہ مقامہ فرماتے ہیں۔

یاحی یاقیوم کی تھی ہر طرف پکار
تسبیح تھی کہیں اور کہیں تحلیل کردگار

اس رات امام مظلوم نے اپنے اصحاب، انصار و اقرباء میں ایک خطبہ ارشاد فرمایا جس میں اپنے اہل بیت اور اصحاب باوفا کا فخر و مباہات کے ساتھ ذکر فرمایا ہے خطبہ کے الفاظ مندرجہ ذیل ہے

میں اللہ تعالی کی بہترین ثنا کرتا ہوں خوشی اور غمی میں اسکی حمد کرتا ہوں خدایا میں تیری حمد کرتا ہوں کہ تو نے ہمارے خاندان کو نبوت کے ساتھ سرفراز فرمایا تو نے ہمیں قرآن کا علم اور دین کی مغفرت عطا فرمائی تو نے ہمیں سننے والے کان اور دیکھنے والے آنکھیں اور سمجھنے والے دل عطا فرمائیں۔ پس ہمیں شکر گزاروں میں سے کر بعد میں اپنے اصحاب سے زیادہ وفادار اور بہتر کسی کے اصحاب نہیں جانتا اور نہ کوئی ایسے اہل بیت جانتا ہوں جو میرے اہل بیت سے بہتر صلہ رحمی کرنے والے اور نہ فضیلت والے دیکھتا ہوں۔ پس تم سب کو اللہ تعالی میری طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے بے شک تم نے بھلائی کی اور مدد کی آگاہ رہو میں گمان کرتا ہوں کہ کل ان اعدا سے جنگ ضرور ہوگی میں تمہیں راضی ہو کر اجازت دیتا ہوں۔ کہ تم سب جاسکتے ہو میں بیعت کا قلاوہ تمہاری گردنوں سے اتار لیتا ہوں میری طرف سے تم پر کوئی پابندی نہیں بلکہ تم آزاد ہو یہ رات کا پردہ چھا گیا ہے اسے سواری بنا کر چلے جاؤ تم میں سے ہر شخص اس رات کی تاریکی میں منتشر ہونے کا اختیار رکھتا ہے مجھے ان لوگوں کے پاس چھوڑ دو کیونکہ انہیں صرف مجھ سے غرض ہے یہ صرف میرے خون کے پیاسے ہیں۔ یہ کہہ کر سرکار امام مظلوم نے چراغ بجھا دیا

تا کہ جو جانا چاہے رات کی تاریکی دیں چند جالت اور کچھ دیر کے بعد دوبارہ چراغ جلا دیا۔

بجھایا شہہ نے اِک دِیا بہتر ہوگئے روشن
اندھیرا خود پریشاں ہے بجھایا کیا تھا جلایا کیا ہے

مولائے مظلوم کا یہ خطبہ اور کلام سن کر آپ اقربا بے قرار ہوگئے اور خلوص واستقلال کے ساتھ اٹھ کر کہا مولا یہ کبھی نہیں ہوسکتا کہ ہم آپ کو نرغہ اعدا میں تنہا چھوڑ کر چلے جائیں۔ خدا ہمیں آپکے بعد باقی نہ رکھے۔

تاریخ کے الفاظ ہیں کہ سب سے پہلا کلام جناب ابوالفضل عباس کا تھا۔ اس شیر جری کے سینے میں ارماں مچل رہے تھے۔ ان کے بعد جناب کے دوسرے اقربا بھائیوں، بیٹوں بھتیجوں اور بھانجوں نے بھی ایسا ہی ایمان افروز دردمندانہ اور مخلصانہ میں جواب دیا۔ اس خلوص ومحبت کے جذبات سے ہاشمی جوانوں کی رگوں میں ایک نیا عزم اور ولولہ پیدا کیا۔

اس کے بعد مظلوم کربلا نے اولاد عقیل کی طرف حسرت بھری نظر سے دیکھ کر فرمایا۔ تمہارے لیے تو مسلم کی غریب الوطن کی موت کافی ہے۔ میں تمہیں اجازت دیتا ہوں تم چلے جاؤ جناب عقیل کے فرزندوں اور اور مسلم کے صاحبزادوں نے تڑپ کر جواب دیا۔ یا ابن رسول اللہ لوگ ہمیں کیا کہیں گے اور ہم انہیں کیا جواب دیں گے کہ ہم اپنے سردار اور بزرگ امام عالی مقام فرزند رسول کو دشمنوں کے گھیرے میں تنہا چھوڑ دیا۔ مولا ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ ہم آپ سے ہرگز جدا نہیں ہونگے بلکہ اپنی جانیں اپنے مال اور اپنے اھل وعیال سب آپ پر قربان کردینگے اور آپ کے ہمراہ ہو کر لڑینگے جو آپکا انجام ہوگا وہی ہمارا ہوگا۔ خدا برا کرے اس زندگی کا جو آپ کے بعد ہو۔

یہ تو بنی ہاشم کے جوانوں کی وفاداری غمگساری اور عزم شہادت اور ولولہ جہاد کا اظہار تھا۔ اس کے بعد اصحاب وانصار نے یکے بعد دیگرے امام عالی مقام کو جرأت مندانہ والہانہ انداز میں اپنی نصرت اور قربانیوں کا یقین دلایا۔ سب سے پہلے جناب مسلم بن عوسجہ کھڑے ہوئے اور اپنے ہمدردانہ جذبات کا ان لفظوں میں اظہار کیا فرزند رسول اب آپ جب کہ دشمنوں میں گھر چکے ہیں اور ظلم جور سے فضا بھر چکی ہے آپ کو اکیلا چھوڑ دیں اور اپنی جانیں بچا کر چلے جائیں نہیں ہرگز نہیں خدا کی قسم ہرگز نہیں خدا مجھے آپ کے بغیر کبھی زندہ نہ رکھے۔ جناب مسلم کی جوشیلی تقریر کے بعد جناب سعید بن عبداللہ حنفی کھڑے ہوئے اور کہا یا ابن رسول اللہ ہم آپ کو ہرگز نہ چھوڑیں گے جب تک بارگاہ خداوندی میں یہ ثابت نہ کردیں کہ ہم نے وصیت رسول کی حفاظت کی ہے۔

اور اسکے غائبانہ حق کی پاسداری کی ہے۔ اگر مجھے اس بات کا علم ہو کہ ہمیں اپکی رفاقت میں ہونے کے بعد دوبارہ زندہ ہونگا پھر مجھے زندہ جلا کر میری راکھ کو ہوا میں اڑا دیا جائے اور ستر مرتبہ میرے ساتھ یہی سلوک کیا جائے تب بھی آپکا ساتھ نہ چھوڑوں اور اب جبکہ مجھے یقین ہے کہ ایک ہی مرتبہ قتل ہونا ہے اسے دائمی عزت وکرامت حاصل ہوگی جو کبھی ختم ہونے والی نہیں بھلا میں کیوں کر چھوڑ سکتا ہوں۔

اس کے بعد زہیر بن قین نے کھڑے ہو کر کہا۔ خدا کی قسم میں تو اس بات کو درست رکھتا ہوں کہ مجھے قتل کرنے کے بعد زندہ کیا جائے اور پھر قتل کیا جائے اور ہزار مرتبہ اسی طرح قتل ہوتا رہوں اور خداوند عالم میرے اس قتل سے آپ کے اہل بیت کے جوانوں کی جانیں بچائے۔

اس کے بعد باقی اصحاب نے اپنی جانثاریوں ار ہمدردیوں کا ذکر کیا اہل بیت کرام اور اصحاب باوفا کی پرخلوص حوصلہ افزا اور تسلی بخش باتیں سنکر دعا دیتے ہوئے اپنے خمیہ میں تشریف لائے۔ بعض کتب میں منقول ہے کہ شب عاشور شریکۃ الحسین جناب زینب سلام اللہ علیہا بیان فرماتی ہیں کہ اپنے خیمہ سے باہر نکلی اپنے بھائی حسین مظلوم اور ان اقرباء کے حالات دریافت کرنے کے لیے کیا دیکھتی ہوں کہ حسین اپنے ایک علیحدہ خیمہ میں مناجات اور تلاوت قرآن میں تنہا مشغول ہیں۔ میں نے دل سے خیال کی کہ اسی ہول بھری رات میں حسین تنہا بیٹھے ہیں جبکہ ظالم یزیدوں کا وہی مقصود ومطلوب ہیں۔ ایسا نہ ہو کوئی شقی اچانک حملہ کردے میں اپنے بھائیوں اور بھتیجوں کے پاس جا کر انہیں حسین کے پاس رہنے کی تاکید کروں میں اپنے دل کے سہارا عباس کے خیمے میں گئی جب میں خمیہ عباس کے قریب گئی تو کانوں میں کچھ آوازیں آئیں کیا دیکھتی ہوں کہ جوانان بنی ہاشم حلقہ بنائے بیٹھے ہیں اور درمیان میں جناب عباسؑ اسطرح میں جیسے ستاروں میں چاند ہوتا ہے وہ مثل شیر گھٹنے ٹیک کر بیٹھے ہوئے ہیں اور اپنے جوانوں سے خطاب فرما رہے ہیں کہ کل

جب صبح میدان کارزار گرم ہوتو اصحاب سے پہلے تم لڑائی کی طرف سبقت کرنا اور پہلے اپنی قربانیاں پیش کرنا تا کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ بنو ہاشم نے اصحاب کو آگے کر دیا اور خود جانیں بچانے کے لیے رک گئے یہ سننا تھا جناب عباس کے روبرو جواناں بنی ہاشم نے اپنی تلواریں برہنہ کرلیں ہاشمی خون جوانوں کی رگوں میں دوڑنے لگا اور کہنے لگے ہم آپکے فرمان کے مطابق ایسا ہی کرینگے جناب زینب نے جب ہاشمی جوانوں کے یہ ولولے اور جذبات دیکھے تو سکون ملا۔ثانی زھرا بیان کرتی ہیں کہ واپسی میں انصار اصحاب کے خیام پاس سے گزری تو حبیب ابن مظاہر حلقہ اصحاب میں بیٹھے فرمارہے ہیں اے اصحاب باوفا کل لڑائی ضرور ہوگی تلواریں چمکیں گی نیزے لہرائینگے، گردنیں کٹیں گی تم لوگ جناب بتول کے غریب ومظلوم فرزند کی حمایت کے لیے اکھٹے ہوئے ہو۔اس میں شک نہیں کہ تم قربانیاں ضرور دو گے۔مگر میں چاہتا ہوں کہ بحر شہادت کے سب سے پہلے شناور تم بنو بنی ہاشم سے پہلے جہاد کے لیے تم بڑھو۔ایسا نہ ہو کہ ہم سلامت رہیں اور بنی ہاشم خون میں غلطاں تڑپتے نظر آئیں۔ بنوں ہاشم کا بہتا ہوا خون اور تڑپتی ہوئیں لاشیں ہم آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے اور نہ ہی ہماری غیرت یہ گوارا کرتی ہے لوگ کیا کہیں گے کہ اچھے مدد گار تھے ابوطالب کا خاندان کٹتا رہا اور اصحاب اپنی جانوں کی حفاظت کرتے رہے۔

جناب حبیب کا کلام سن کر اصحاب کا خون کھول اٹھا مثل بنی ہاشم اصحاب نے بھی تلواریں برہنہ کرلیں اور جناب حبیب کو میدان قتال میں سبقت کرنے کا یقین ولایا۔ جناب زینبؑ کے دل پر ان دونوں جماعتوں کا بہت بڑا اثر ہوا۔ بتول کی بیٹی کے بے قرار دل کو ایک گونہ تسلی ہوئی اور اقربا وانصار کے ایثار بھرے بیانات سے علی کی بیٹی کی دل کی دھڑکنیں قدرے کم ہوئیں اور چہرے پر سکون واطمینان کے آثار ظاہر ہوئے جناب زینبؑ فرماتی ہیں کہ میں ان واقعات کا ذکر کرنے بھائی حسین کے پاس گئی اور بنو ہاشم اور اصحاب کے عزائم اور جذبات اور ایثار کا ذکر کیا۔ جناب حسینؑ نے فرمایا بہن زینبؑ! یہ عالم زر سے میرے صحابی ہیں اور عالم ارواح کے میرے رفیق ہیں۔

سید الشہداءؑ

احمد فراز

دشتِ غربت میں صداقت کے تحفظ کے لیے
تونے جاں دے کے زمانے کو ضیا بخشی تھی
ظلم کی وادی خونیں میں قدم رکھا تھا
حق پرستوں کو شہادت کی ادا بخشی تھی
آتش دہر کو گلزار بنایا تونے
تونے انسان کی عظمت کو بقا بخشی تھی
اور وہ آگ وہ ظلمت وہ ستم کے پر چم
تیرے ایثار تیرے عزم سے شرمندہ ہوئے
جرأت و شوق و صداقت کی تواریخ کے باب
تری عظمت ، ترے کردار سے تابندہ ہوئے
ہوگیا نذرِ فنا، دَبدبہ شِمرو یزید
کشتگانِ رہِ حق مر کے مگر زندہ ہوئے
لیکن اے سید کونین حسینؑ ابنِ علیؑ
آج پھر دہر میں باطل کی صف آرائی ہے
آج پھر حق کے پُر ستاروں کا انعام ہے دار
زندگی پھر اسی وادی میں اُتر آئی ہے
آج پھر مدِ مقابل ہیں کئی شمر و یزید
دل کے ہر سال ترے غم میں لہو روتے ہیں
یہ اسی عہد جنوں کیش کی تجدید تو ہے
جاں بہ کف حلقہ اعدا میں جو دیوانے ہیں
ان کا مذہب ترے کردار کی تقلید تو ہے
جب سے اب تک اسی زنجیر وفا کا رشتہ
بیعت دست جفا کار کی تردید تو ہے۔

اقبال اور عشق علیؑ

تحریر و تحقیق علامہ سید ضمیر اختر نقوی

اقبال کی شاعری کی بنیاد "کاروان عشق" ہے۔ اس "کاروان عشق" سے عقیدت اور محبت اقبال کا دین اور ایمان ہے۔ وہ "صدق خلیل" کو ایمان کہتے ہیں، وہ قرآن کو عشق کہتے ہیں، وہ خدا کے رسول کو عشق کہتے ہین، وہ کبھی مولا علیؑ خیبر شکن کو عشق کہتے ہیں، کبھی صبر حسینؑ کو عشق کہتے ہیں اور اس عشق کا محور وہ حضرت فاطمہ زہرا صلوۃ اللہ علیہا کو قرار دیتے ہیں:۔

مادرِ آں مرکزِ پرکارِ عشق
مادرِ آں کارواں سالارِ عشق

اور اقبال کی نظر میں حضرت علی علیہ السلام "سرمایۂ ایمان عشق" ہیں، اس لئے کہ وہ "مُسلم اوّل ہیں" اور اسلام کی پہلی جنگ "بدر" سے لے کر آخری جنگ "حنین" تک ہر اسلامی جہاد کے فاتح ہیں:۔

مسلم اوّل شہ مرداں علیؑ
عشق را سرمایۂ ایمان علیؑ

اقبال نے اپنی شاعری میں یعنی نوے فیصد اشعار میں انہیں "قافلہ سالار ان عشق کو مسلمانوں کے لئے ہدایت اور مشعل راہ قرار دیا اور پنجتن پاک کے نام کو سیمبل (Symbol) کے طور پر استعمال کیا ہے، اقبال کا پیغام یہی ہے کہ اگر مسلمان قوم کو اس دنیا میں سر اٹھا کر جینا ہے تو اسے لازمی طور پر "کاروانِ عشق" کے آستانے پر سر جھکانا پڑے گا حضرت علیؑ کا روضۂ مقدس نجف اشرف اقبال کی شاعری میں محض ایک شہر مقدس ہی نہیں بلکہ ایک فکری علامت کا موجب ہے نجف ایک منبع نور اور مرکز اکتساب علم و معرفت کی علامت ہے:۔

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوۂ دانش فرنگ
سرمہ ہے میری آنکھ کا خاک مدینہ و نجف

(بال جبریل)

سنا ہے صورت سینا نجف میں بھی اے دل
کوئی مقام ہے غش کھا کے گرنے والوں کا!

(روزگارِ فقیر)

نجف میرا مدینہ ہے مدینہ ہے مرا کعبہ
میں بندہ اور کا ہوں امت شاہؐ ولایت ہوں

(رختِ سفر)

ہوں مرید خاندان خفتہ خاک نجف
موج دریا آپ لے جائیگی ساحل پر مجھے!

(روزگار فقیر)

امام غزالیؒ نے محبت کی اس طرح تعریف کی ہے۔ "محبت طبیعت کا میلان ہے ایسی شے کی طرف جس سے روحانی لذت حاصل ہوتی ہے، اگر یہ میلان طبیعت پختہ اور قوی ہو جاتا ہے تو اس کو عشق کہتے ہیں" قرآن نے لفظ "عشق" کو آیات میں جگہ نہیں دی ہے لیکن علماء نے اور خصوصاً شیخ محی الدین عربیؒ نے فرمایا کہ "قرآن مجید میں عشق کو فرطِ محبت سے تعبیر کیا گیا ہے و الّذینَ آمنو اَاشدُّ حُبّاًلِلّٰہِ" اور صاحبان ایمان اللہ کی راہ میں شدید ہیں"۔ (سورۂ بقرع ۱۶۵) جب ایسی محبت کا انسان کے قلب پر تسلّط ہوتا ہے تو وہ محبوب کے غیر سے محبوب کے دشمن سے نفرت کرتا ہے اور محبوب کی محبت کو اپنے وجود سے متصل کر لیتا ہے اس کیفیت قلبی کا نام "عشق" رکھا گیا ہے"۔ (رموزِ عشق)

قرآن نے لفظ "مودت" کو حضرت علیؑ کے لئے استعمال کیا ہے، مودت عشق کی وہ منزل ہے جہاں محبوب کا نام آتے ہی دل سرشار ہو جاتا ہے، اسی لئے حکم قرآن ہے کہ نام آتے ہی صلوات بھیجو، درود پڑھو،

شیخ سعدی کہتے ہیں:

اقبال "عشق علیؑ" کے کمال سے واقف ہیں لیکن رموزِ مودّت کی معرفت بھی رکھتے ہیں۔ وہ نام آتے ہی صلوات پڑھنے کے قائل ہیں:۔

کافر ہندی ہوں میں دیکھ میرا ذوق وشوق
دل میں صلوات و درود، ولب پر صلوات و درود
(بالِ جبریل)

یا عقل کی روباہی یا عشق ید اللّٰہی
یا حیلۂ افرنگی یا حملۂ ترکانہ

اقبال کہتے ہیں کہ مغرب کی حیلہ سازی کے خلاف متحد ہو کو حملۂ ترکانہ سے کام لینا چاہیئے اور میدان کارزار میں "عشق ید اللّٰہی" کو اپنا مشن بنالینا چاہیئے، یداللہ حضرت علیؑ کا لقب ہے، قرآن میں اللہ نے حضرت علیؑ کو اپنا ہاتھ کہا ہے یداللہ فوقَ اَیدیھِم (سورۃ فتح آیت نمبر ۱۰) اقبال نے اس مسئلہ کو ایک دوسرے شعر میں اس طرح واضح کیا ہے:۔

ہاتھ ہے اللہ کا بندۂ مومن کا ہاتھ غالب وکار آفریں کارکشا کارساز

حضرت علیؑ کی محبت کا جذبہ فریق باطل کے لئے ایک ضرب شدید ہے، یہ ایک ایسی ضرب ہے جو حق کے خلاف ہر سرکشی اور بغاوت کرنیوالے کو شکست دے دیتا ہے، مسلمانوں کیلئے اقبال کا یہ ہمہ گیر پیغام ہے کہ" عشق یداللہ" کے بغیر مسلمان کفر وشرک کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔

جس مسلمان کے دل میں یہ عشق نہیں ہے اقبال اس کو کافر گردانتے ہیں:۔

اگر ہو عشق، تو ہے کفر بھی مسلمانی!
نہ ہو، تو مرد مسلمان بھی کافر و زندیق!
(بالِ جبریلؑ)

اقبال کا تصورِ عشق اپنی مثال آپ ہے، اقبال کے ہاں عشق یداللّٰہی جرات ہمت، حوصلہ جذبہ وایثار اور قربانی کا سیمبل (Symbol) ہے۔ عشق یداللّٰہی کے مقابل جو بھی ہے وہ خوف وبزدلی، مکاری وعیاری، چالاکی اور چالبازی کے سوکچھ اور نہیں:۔

بے جرات رندانہ ہر عشق ہے روباہی!
بازو ہے قوی جس کا وہ عشق یداللّٰہی!
(ضربِ کلیم)

اقبال کے نظریے میں فلسفہ عشق نہایت وقیق ہے، یہ وہ عشق ہے جہاں مومن کامل کی روح بیدار اور قلب زندہ ہو جاتا ہے اس کا سفر منزل ارتقاء کی طرف ہوتا ہے اور اپنی حیثیت میں وہ خود کائنات بن جاتا ہے اس کی بصیرت وبصارت کی پوشیدہ قوتیں ملکوتی اسرار کو آشکار کرلیتی ہیں، عشق نام ہے اپنے نفس کو پہچان لینے کا اور جب وہ پوشیدہ قوتوں کو آشکار کرتا ہے تو زمان ومکان سے ماورئی ہوجاتا ہے اور تسخیر موجودات کا باعث بن جاتا ہے۔

کبھی تنہائی کوہ ودمن عشق!
کبھی سوز و سرور و انجمن عشق!
کبھی سرمایہ محراب ومنبر
کبھی مولا علیؑ خیبر شکن عشق
(بالِ جبریل)

کبھی غار حرا میں سرور کائنات کی تنہائی عشق ہے اور کبھی کار رسالت میں تبلیغ دین عشق ہے اور کبھی منبر سے علیؑ کا یہ کہنا کہ "مجھ سے پوچھو قیامت تک کی باتیں" کبھی سلونی کی آواز عشق ہے اور کبھی محراب میں علیؑ کا یہ کہنا کہ میں آج کامیاب ہوگیا فزت بربِّ الکعبہ کی صدا عشق ہے اور کبھی علیؑ کا قلعہ خیبر کے دروازے کو اکھاڑنا عشق ہے۔

جمال عشق ومستی نے نوازی!
جلال عشق ومستی بے نیازی !
کمال عشق ومستی ظرف حیدرؑ
زوال عشق ومستی حرف رازی!
(بالِ جبریل)

وہ کہتے ہیں حضرت علیؑ کی تعلیمات سے جو انقلاب آیا وہ دین کا جمال ہے عشق کا جمال علیؑ کا سوز ہے، عشق علیؑ کا جلال، علیؑ کی بے نیازی ہے یعنی علیؑ کو کسی کی پرواہ نہیں تھی وہ مستغنی تھے، وہ کسی کے محتاج نہیں تھے، عشق کا کمال دیکھنا ہے تو علیؑ کو عبادت الٰہی میں دیکھو وجد کی وہ کیفیت تھی کہ پاؤں سے تیر کھینچ لیا گیا اور علیؑ کو خبر بھی نہ ہوئی مسلمانوں کے لئے یہ عشق کا جمال وجلال ہی سرمایہ ایمان ہے، فلسفہ رازی اس سرمایہ ایمان کے لئے زہر جلاہل ہے اس لئے رازی کے فلسفے کی باتیں نہ کرو، جلال وجمال کمال عشق حیدر کی باتیں کرو۔"

دل میں ہے مجھ بے عمل کے داغ عشق اہل بیت
ڈھونڈتا پھرتا ہے ظل دامن حیدر مجھے !

اقبال اہل بیت اطہار سے والہانہ عشق رکھتے ہیں اور اس مودت پر انہیں

ناز ہے کہتے ہیں میں بے عمل سہی مگر تیرے دل میں کیا غم ہے میں ان کا عزادار ہوں اور اس عزاداری میں مجھے یہ سعادت حاصل ہے کہ علیؑ کے دامن کا سایہ محشر میں مجھے تلاش کر کے میری شفاعت کریگا۔

اَلفقر فخری آل محمد کا قول تھا "الفقر فخری" میرا فقر دفاقہ میرا فخر ہے فقر جہاں ہے پھر وہاں ہوس نہیں ہے لالچ نہیں ہے دولت دنیا پر نظر نہیں ہے وجاہت دنیا کی کوئی فکر نہیں بلکہ وہ منزل ہے کہ مسلمانوں تم دولت مند بنو تم یہ مال غنیمت لے جاؤ یہ خیبر کا مال ہے یہ مال غنیمت خندق کا ہے لے جاؤ، یہ حنین کا مال غنیمت لے جاؤ، علیؑ کا قول یہی تھا کہ مجھے فقر پسند ہے۔

اقبال نے "فقر خیبر گیر با نان شعیر" جو کی روٹی اور حضرت علیؑ کی فتح خیبر کو شجاعت کو فقر کے آئینے میں دیکھا ہے، اقبال مسلمانوں کو بار بار فقر علیؑ کا مفہوم سمجھاتے ہیں کہ مرضیٔ معبود پر راضی ہونا فقر ہے، خدا پر بھروسہ کرنا فقر ہے کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلانا، خوف کے عالم میں زندگی نہ بسر کرنا یہ سب فقر ہے، اقبال کا عقیدہ ہے کہ "بندز تا شیر و مولا صفات" جب بندہ مومن میں فقر آجاتا ہے تو اس میں خدا کی صفات آجاتی ہیں۔

خدا نے اس کو دیا ہے شکوہ سلطانی
کہ جس کے فقر میں ہے حیدّری وکرارّی !

(ضرب کلیم)

جسے نان جویں بخشی ہے تونے
اسے بازوئے حیدّر بھی عطا کر!

(بال جبریل)

داراد سکندر سے وہ مرد فقیر اولی
ہو جس کی فقیر میں بُوئے اسدّ اللّٰہی!

(بال جبریل)

تیری خاک میں ہو اگر شرر تو خیال فقر وغنا نہ کر
کہ جہاں میں نان شعیر پر ہے مدار قوت حیدری

(بانگ درا)

حضرت علیؑ جو کی روٹی کھاتے تھے اقبال کہتے ہیں جس نان شعیر (جو کی روٹی) میں آہنی عزم اور بے پناہ الٰہی طاقت کا راز پوشیدہ ہے، ان کا پیغام ہے کہ مسلمانوں کا کردار حضرت علیؑ کے اسوہ حسنہ کا آئینہ دار ہونا چاہیئے۔ فقیری میں شاہان وقت سے خراج لینا حضرت علیؑ سے سیکھو علیؑ نے فقر میں جہانبانی کی ہے حضرت علیؑ نے عشق حقیقی میں سرشار ہو کر جو کی روٹی کھاتے ہوئے بھی خیبر فتح کرنے کا شرف حاصل کر لیا

دلوں کو مرکز مہر و وفا کر
حریم کبریا سے آشنا کر!
جسے نان جویں بخشی ہے تو نے
اسے بازوئے حیدرؑ بھی عطا کر!

(بال جبریل)

زور حیدری وکراری

اقبال نے ہر دور کے حصار باطل کو خیبر کے نام سے موسوم کیا ہے اور مسلمانوں کو یہ پیغام دیتے ہیں کہ "عشق علیؑ" کے بغیر یہ حصار کفر فتح نہیں کئے جاسکتے علیؑ کی شجاعت کو اقبال نے زور حیدری اور کراری کی علامتوں سے مزین کیا ہے:۔

امارت کیا شکوہ خسروی بھی ہو تو کیا حاصل!
نہ زور حیدری تجھ میں نہ استغنائے سلمانی !

(بال جبریل)

میرے لئے ہے فقط زور حیدری کافی!
تیرے نصیب فلاطوں کی تیزی ادراک

(ضرب کلیم)

بڑھ کے خیبر سے ہے یہ معرکہ دین ووطن
اس زمانے میں کوئی حیدر کرار بھی ہے

(بال جبریل)

ہے یقین مردہ تو ہے سنگ سے بھی بد تر
ہو یقین زندہ تو پھر حیدر کرار ہے تو

مٹایا قیصر وکسری کے استبداد کو جس نے
وہ کیا تھا زور حیدر، فقر بوذر، صدق سلمانی

(بانگ درا)

تو ہی کہہ دے کہ اکھاڑا اور خیبر کس نے
شہر قیصر کا جو تھا اس کو کیا سر کس نے

توڑے مخلوق خداوند کے پیکر کس نے
کاٹ کر رکھ دیئے کفار کے لشکر کس نے
(بانگ درا)

کہیں یہ رحمت العالمیں ہے
کہیں مولا علیؑ خیبر کشا عشق
نہ ستیزہ گاہ جہاں نئی نہ حریف پنجہ فگن نئے
وہی فطرت اسداللّٰہی وہی مرحبی وہی عنتری
(بانگ درا)

خواجہ لطیف انصاری اور نصیر ترابی کے بیانات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اقبال کی شاعری پر کلام میر انیس اور وعلامہ ہروی کی تقاریر کا گہرا اثر ہے۔ انھوں نے حضرت علی علیہ السلام کے جو معجزات، واقعات اور القاب اپنی شاعری میں پیش کئے ہیں وہ خالص تاریخ شیعت سے متعلق ہیں اقبال کی شاعری میں "مردمومن" کا تصور امتیازی حیثیت رکھتا ہے اور اگر اقبال کے اس تصور کی تشریح قرآن کی آیات اور احادیث کی روشنی میں کی جائے تو معلوم ہوگا کہ اقبال کا یہ تصور حضرت علی علیہ السلام کی سیرت کا احاطہ کئے ہوئے ہے:۔

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان نئی آن
گفتار میں کردار میں اللہ کی برہان

یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن

قدرت کے مقاصد کا عیار اسکے ارادے
دنیا میں بھی میزان قیامت میں بھی میزان

جس سے جگر لالہ میں ٹھنڈک ہو وہ شبنم
دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفان

فطرت کا سرود ازلی اس کے شب وروز
آہنگ میں یکتا صفت سورہ رحمان

اقبال "مردمومن" کو جو اللہ کی برہان کہہ رہے ہیں قرآن کی مندرجہ ذیل آیت سے اقبال نے یہ فکر حاصل کی ہے:۔

یایھا الناس قد جاکم برھان من ربکم انزلنا الیکم نورا مبینا (سورہ نساء ایت ۱۷۴)

اے انسانوں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے برہان (دلیل محکم آچکی ہے اور ہم نے تم پر واضح نور نازل کیا ہے"

حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں اس آیت میں برہان اور نور سے مراد حضرت رسول خدا اور حضرت علیؑ ہیں" (تفسیر مجمع البیان)

اقبال نے یہ فکر شیعہ تفسیر سے ہی حاصل کی ہے کہ مومن "برہان" ہے اب دوسرا شعر دیکھیے جس میں مومن کو اقبال نے "قرآن" کہا ہے یہ بھی شیعہ عقیدہ ہے کہ حضرت علیؑ "قرآن ناطق" ہیں تیسرے شعر میں اقبال نے "مومن" کو دنیا اور قیامت میں "میزان" کہا ہے قرآن کی آیت ہے:۔

اللہ الذی انزل الکتاب بالحق والمیزان (سورہ شوری ۱۷)

"اللہ وہی تو ہے جس نے حق کے ساتھ کتاب اور میزان کو نازل کیا۔"

اس آیت میں "المیزان" سے مراد حضرت علیؑ ہیں (تفسیر قرآن مقبول احمد ۷۷۴)

اقبال نے یہ فکر بھی شیعہ سے حاصل کی ہے کہ "مومن" اللہ کی "میزان" ہے یعنی دنیا میں بھی اور قیامت میں بھی جضرت علیؑ اسلامی سیرت کا بہترین معیار یعنی عملی نمونہ ہیں میزان سے مراد نیک وبد یا حق وباطل میں تمیز کرنے والا اور اعمال کو پرکھنے والا امراد ہے اسی سلسلے کی دوسری آیت یہ ہے:

ونضع الموازین القسط الیوم القیمۃ (سورہ انبیاء ۴۷)

اور قیامت کے دن ہم انصاف کی میزان لائیں گے"

حضرت علیؑ دنیا میں بھی اور قیامت کے دن بھی اللہ کی "میزان" یعنی عمل کا بہترین نمونہ اور معیار ہیں۔

اقبال نے "مومن" کو سورہ رحمان کا آہنگ کہا ہے اس سلسلے میں سورہ رحمان کہ یہ آیات الرحمن: علّم القرآن: خلق الانسان: علمہ البیان کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت امام علی رضاؑ نے فرمایا کہ "الانسان" سے مراد حضرت علیؑ ہیں۔ جن کو اللہ نے "البیان" کا علم عطا فرمایا یعنی ہر وہ علم جس کی انسان کو ضرورت ہوتی ہے (تفسیر قرآن مقبول احمد ۸۴۸)

اقبال نے "مومن" کو آہنگ میں یکتا صفت سورہ رحمان" کہہ کر حضرت علیؑ کی ذات گرامی کی طرف اشارہ کیا ہے اقبال کی یہ پوری فکر شیعہ تفاسیر سے متاثر ہے۔

علامہ اقبال نے اس مسلہ کو خود ہی حل کر دیا یہ کہہ کر:۔

ہے اس کی طبیعت میں تشیع بھی ذرا سا
تفضیل علیؑ ہم نے سنی اس کی زبانی!

(بانگ درا)

پوچھتے کیا ہو مذہب اقبال
یہ خاکسار بو ترابی ہے

(روزگار فقیر)

حضرت علیؑ سے علامہ اقبال کا عشق ان کی شاعری کی معراج ہے اقبال کا "مومن" حضرت علی مرتضی کے کردار کا عکس جمیل ہے اقبال کی شاعری میں خودی عشق اور مرد مومن کے عملی تصور کے پیچھے جو باعمل ہستی نظر آتی ہے وہ حضرت علیؑ کی ذات گرامی ہے اقبال کو حضرت علیؑ سے ایسا عشق ہے کہ وہ اپنے آپ کو حضرت علیؑ کا بندہ کہتے ہیں:

فیض اقبال ہے اسی در کا
بندہ شاہ لافتی ہوں میں

(باقیات اقبال)

ہوسکتا ہے یہ "بندگی بوتراب" اقبال نے غالب کی تاسی میں قبول کی ہو، یہی فکر یگانہ کے یہاں آتے آتے یہ رنگ دکھاتی ہے:

علیؑ کا بندہ ہوکر بندگی کی آبرو رکھ لی
یگانہ کے لئے کیا دور تھا منصور ہوجانا

اقبال کو حضرت علیؑ کی غلامی پر ناز ہے، وہ ہر وقت علیؑ کا نعرہ ورد زبان اس لئے رکھتے ہیں کہ انھیں وہاں سے روحانی رزق بھی مل رہا ہے:

جہاں سے پلتی تھی اقبال روح قنبر کی
مجھے بھی ملتی ہے روزی اسی خزینے سے
ہمیشہ ورد زبان ہے علیؑ کا نام اقبال
کہ پیاس روح کی بجھتی ہے اس نگینے سے

(رروزگار رفقیر)

منقبت

غلام محمد قاصر

نہ وسوسے نہ اندھیرے رگوں میں پلتے ہیں
کہ میرے دل میں بہتر چراغ جلتے ہیں
پلٹ رہے ہیں پرندے گھروں کو اور بے کس
نہ لوٹنے کے لیے شہر سے نکلتے ہیں
ہوائے زرد میں سر سبز تھے جو خیمہ و خواب
وہ خواب راکھ ہوئے ہیں خیام جلتے ہیں
ٹھہر گیا ہے وہ جاں کا لمحہ درد
جہاں میں یوں تو مناظر بہت بدلتے ہیں
کچھ اس طرح سے لٹے تیرے کارواں والے
کہ سوئے شام اجالوں سے بچ کے چلتے ہیں
وہ سر بلند نہ ہوتا جو نوک نیزہ پر
تو سرنگوں تھے جو اب سر اٹھا کے چلتے ہیں
میں کربلا میں ہوں مولا رہ حسینؑ دکھا
کہ اس دیار سے رستے بہت نکلتے ہیں

حضرت موسیٰ مبرقع علیہ السلام کا روضہ اقدس

حضرت آیت اللہ العظمیٰ بہجت نے فرمایا:
جو بھی حضرت موسیٰ مبرقع علیہ السلام کی کوئی خدمت کرے اس پر اہل بیت (علیہم السلام) حضرت امام محمد تقی (علیہ السلام) اور سرکار آقا امام زمان (علیہ السلام) کی عنایت ہوگی۔
آپ کے بعض فضائل:
1۔حضرت امام محمد تقی الجواد علیہ السلام کا بیٹا' امام علی النقی علیہ السلام کا سگا بھائی اور امام علی الرضا علیہ السلام کا پوتا ہونا ہے۔
2۔قرآن کریم کا مفسر اور معصومین کے احادیث کا محدث ہونا
3۔چہل اختران' برقعی' رضوی' تقوی اور دوسرے سادات کا جد امجد ہونا۔
4۔بہت ساری کرامات کا آپ کے روضے سے ظاہر ہونا

ثقافتی وقرآنی مرکز

روضہ اقدس حضرت موسیٰ مبرقع (علیہ السلام)' سادات چہل اختران اور حضرت زید (علیہ السلام)
عظیم الشان امامزادہ حضرت موسیٰ مبرقع کی معرفی
امام زادہ حضرت موسیٰ مبرقع (علیہ السلام) حضرت امام محمد تقی الجواد علیہ السلام کا بیٹا اور حضرت امام علی النقی الہادی علیہ السلام کے سگے بھائی ہیں ان کی والدہ پاکدامن اور باعفت خاتون سمانہ علیہ السلام ہیں موسیٰ مبرقع (علیہ السلام) 214 ہجری کو خاندان علم وامامت اور فضائل وکرامت کے معدن سے پیدا ہوئے اپنے والدگرامی کے زیر سایہ پرورش پائی اور اس حد تک علمی ومعنوی کمالات تک پہنچ گئے کہ آپ کے بابا امام جواد علیہ السلام نے اپنی وصیت میں صدقات اور موقوفات کی سرپرستی کو آپ کے حوالہ کر دیا اس طرح امام علیہ السلام نے موسیٰ مبرقع پر اپنے اعتماد اور ان کی عدالت اور پرہیزگاری کو سب پر واضح کر دیا حضرت موسیٰ مبرقع اپنے بابا کی شہادت کے بعد اپنے بھائی حضرت امام علی النقی علیہ السلام کے فیوضات سے فیضیاب ہوتے تھے اور "نفسی انت" یعنی آپ پر قربان جاؤں کے الفاظ سے خطاب کرتے تھے۔

حضرت موسیٰ مبرقع سنہ 356 ہجری کو کوفہ سے ہجرت کر کے قم تشریف لائے شروع میں کچھ لوگوں نے مخالفت کی اس لئے آپ کاشان چلے گئے وہاں کے حاکم اور لوگوں نے آپ کا بہت زیادہ احترام کیا کچھ مدت کے بعد اہل قم اور علماء کے اصرار پر دوبارہ قم واپس آئے اور لوگوں کے درمیان آپ ہردل عزیز قرار پائے اس کی تین وجوہات بیان کی جاتی ہیں۔
پہلا: یہ کہ آپ حضرت امام محمد تقی کے فرزند اور امام علی النقی کے بھائی تھے۔
دوسرا: آپ بحر علوم کوثری سے نکلا ہوا ایک چشمہ تھے کہ تفسیر قرآن و احادیث کی بلاواسطہ اہل بیت علیہم السلام سے جو کہ معدن علم الٰہی ہیں نقل کرتے تھے
تیسرا: آپ حضرت یوسف کی طرح بڑے حسین وجمیل تھے یہاں تک کہ جہاں سے آپ کا گزر ہوتا تھا لوگ اپنے کام اور کاروبار سے ہاتھ اٹھا کر آپ کے حسن کا نظارہ کرتے تھے اسی لئے آپ اپنے چہرے پر برقع ڈال کر رہتے تھے اسی لئے آپ کو مبرقع "برقع پہننے والا" لقب دیا گیا اور یہی نام معروف ہوا۔
حضرت موسیٰ مبرقع تہجد' دینی خدمات اور تبلیغ علوم اہل بیت انجام دینے کے بعد بدھ کے دن سنہ 296 ہجری کے ربیع الثانی کے آخری دنوں میں وفات پا گئے اور محمد بن خالد اشعری جو حضرت امام رضا کے اصحاب میں سے تھے کے گھر میں دفن ہو گئے بعد میں آپ کا پوتا احمد بن محمد بھی آپ کے پہلو میں دفن ہوا ہے۔

حضرت زید ابن علی کی معرفی:

حضرت زید بن علی کا سلسلہ نسب یہ ہے: زید بن علی بن علی اکبر بن محمد السلیق بن عبید اللہ بن محمد بن الحسن الاصغر بن الامام زین العابدین' ایسا معلوم ہوتا ہے کہ امام زادہ علی اکبر جو تہران کے بازار بحریش میں دفن ہیں اور مومنین کیلئے زیارت گاہ بنی ہوئی ہے امام زادہ زید علیہ السلام کا جد امجد ہو۔

شیخ مفید فرماتے ہیں: (امام زادہ زید کا جد اعلا) حسین بن علی بن الحسین علیہم السلام ایک فاضل اور باکمال سید تھے انہوں نے بہت ساری روایات اپنے بھائی امام سجاد علیہ السلام، پھوپھی حضرت فاطمہ بنت الحسین علیہا السلام اور بھائی امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کی ہیں۔

حضرت زید کا روضہ ساتویں صدی ہجری میں ایوان نویں صدی میں اور گنبد دسویں صدی میں تعمیر کیا گیا ہے چونے کا تختہ جو یہاں پر نصب ہے نویں صدی سے متعلق ہے کہ جس پر رسول اعظم ﷺ کی یہ حدیث کندہ ہے ''من زار احدا من ذریتی فکانما زارنی ومن زارنی فقد زار اللہ عزوجل'' جو شخص میری اولاد میں سے کسی کی زیارت کرے تو گویا اس نے میری زیارت کی اور جس نے میری زیارت کی اس نے اللہ تعالیٰ زیارت کی ہے۔

چہل اختران کے سادات کی معرفی:

چہل اختران کی زیارت گاہ' حضرت موسیٰ مبرقع (علیہ السلام) کے خاندان کے چالیس سادات کے دفن کی جگہ ہے جو آپ کا خاندانی قبرستان تھا۔ چہل اختران چالیس درخشان ستاروں کے معنی میں ہے (کہ کچھ لوگ غلطی سے چہل دختران یا چالیس بیبیوں کے نام سے یاد کرتے ہیں کہ جس کی کوئی حقیقت نہیں ہے) کتاب تاریخ قم کے لکھنے تک یعنی سنہ 378 ہجری تک یہاں پر فقط 14 سادات دفن ہوئے تھے کہ ان کا نام اس کتاب میں درج ہے اس کے بعد بھی ان کے خاندان کے افراد یہاں پر دفن ہوتے رہے یہاں تک کہ ان کی تعداد چالیس تک پہنچ گئی۔

موجود اسناد کی روشنی میں حضرت موسیٰ مبرقع کے ساتھ اس پاک سرزمین پر دفن ہونے والوں میں سے بعض یہ ہیں۔

1۔ ابو احمد محمد' موسی مبرقع (علیہ السلام) کا فرزند

2۔ ابو علی احمد' موسی مبرقع (علیہ السلام) کا فرزند

3۔ زینب' موسی مبرقع (علیہ السلام) کی بیٹی

4۔ ابو علی محمد بن احمد' موسی مبرقع (علیہ السلام) کا پوتا

5۔ بریہہ (سلام اللہ علیہا) بنت علی بن جعفر ابن امام ہادی (علیہ السلام) زوجہ محمد بن موسی مبرقع (علیہ السلام) کی بہو۔

قیام عاشورا

امام حسینؑ کا طریق کار سب کے لئے نمونہ عمل ہے۔

کل یوم عاشورا کل ارض کربلا

اس بات کا حکم ہے کہ ہر روز اور ہر جگہ اس تحریک کو جاری رکھنا چاہیے وہی طریق کار ہونا چاہیے امام حسینؑ نے چند افراد کے ہمراہ اپنی ہر چیز کو اسلام پر قربان کر دیا اور ایک بڑی شہنشاہیت کے مقابلے پر ڈٹ گئے اور فرمایا ہر روز اور ہر جگہ اس چیز کو محفوظ رہنا چاہیے

(حضرت آیت اللہ خمینی)

عاشورا مجسم اسلام

جب ہم اسلام کی جامعیت کو دیکھتے ہیں تو اس وقت ہمیں حسینی تحریک کو مدِ نظر رکھنا چاہیے کربلا میں امام حسینؑ نے کلیات اسلام پر عمل کر کے دکھایا، اسے مجسم کیا، لیکن ایک زندہ تجسیم حقیقی جاندار، نہ کہ بے روح جسم، انسان جب کربلا کے واقعات پر غور کرتا ہے تو اسے ایسے امور نظر آتے ہیں جن سے وہ حیرت زدہ ہو جاتا اور کہتا ہے کہ یہ واقعات اتفاقیہ نہیں ہو سکتے، آئمہ اطہارؑ کی اس واقعہ کربلا کو زندہ رکھنے کی وصیت اور تاکید کا زور یہ ہے کہ یہ واقعہ اسلام کا مجسم عمل ہے۔ اس لیے اس مجسم اسلام کو فراموش نہیں ہونا چاہیے۔

(استاد مطہریؒ)

با اہمیت آنسو

وہ آنسو جو اُن کے لیے بہاتے ہیں اگر ہماری روح کی مطابقت کے باعث بہتے ہیں تو گویا وہ ایک چھوٹی سی پرواز ہے جو ہماری روح، حسینی روح کے ساتھ کرتی ہے اگر اُن کی ہمت، غیریت، خیریت، ایمان، پرہیز گاری اور توحید کا حقیر سا جزو بھی ہم میں جھلک اُٹھے اور پھر ایسا آنسو ہماری آنکھوں سے بہنے لگے تو وہ آنسو بیش قیمت ہوگا۔ وہ آنسو جو امام حسینؑ کے عظمت کے لیے ہو، حسینؑ کی شخصیت کے لیے ہو، وہ آنسو جو امام حسینؑ کے ساتھ مطابقت اور ان کی پیروی کرنے کی خاطر بہایا جائے اگر چہ (مکھی کے پر) کے برابر ہو تو بدلے میں ایک دنیا کے برابر ہوگا۔

(استاد مطہری)

دنیا بھر کی طرح پورے ملک میں یوم عاشورہ مذہبی جذبے اور عقیدت و احترام کے ساتھ منایا گیا

ذوالجناح، علم اور تعزیوں کے مرکزی جلوسوں میں لاکھوں سوگواران حسینؑ کی شرکت، نواسہ رسولؐ کی قربانیوں کو خراج عقیدت پیش کرنے کیلئے زبردست زنجیر وقمہ کا ماتم

پاکستان میں کوئی شیعہ سنی لڑائی نہیں فرقہ واریت فقط دشمن کی خواہش کا نام ہے جسے کبھی پورا نہیں ہونے دینگے۔قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد موسوی کی میڈیا سے گفتگو

راولپنڈی (الموسوی نیوز) نواسہ رسولؐ، دلبندِ علیؑ و بتولؑ حضرت امام حسین علیہ السلام اور اُنکے 72 جانثاروں کی یاد میں یوم عاشورہ دنیا بھر کی طرح پورے ملک بشمول آزاد کشمیر وگلگت بلتستان میں روایتی مذہبی جذبے اور عقیدت و احترام کیساتھ منایا گیا۔راولپنڈی کا مرکزی جلوس عاشورہ امامبارگاہ عاشق حسین تیلی محلہ سے برامد ہوا، جسکی قیادت قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کی جسمیں شبیہ ذوالجناح، علم عباس، تعزیہ، تابوت اور گہوارہ شہزادہ علی اصغر سمیت دیگر تبرکات شامل تھے۔اس موقع پر قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے میڈیا اور عزادران سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یزید دین اسلام اور شریعت محمدیؐ کو تبدیل کرنا چاہتا تھا وحی والہام کا اعلانیہ مذاق اڑاتا تھا، شرابی اور فاسق وفاجر تھا اُس نے تخت حکومت پر متمکن ہو کر نواسہ رسولؐ سے بیعت طلب کی تو امام عالی مقام نے انکار بیعت کرتے ہوئے واضح کیا کہ ہم معدن رسالتؐ ہیں ہمارے گھر ملائکہ نازل ہوتے ہیں، دین اسلام کا آغاز ہمارے گھرانے سے ہوا اور اس کی تکمیل بھی ہمارے گھرانے میں ہوئی لہٰذا نبی کی گود کا پالا محافظ دین وشریعت حسینؑ یزید جیسے لہو ولعب کے رسیا کی بیعت نہیں کرسکتا۔اُنہوں نے کہا کہ نواسہ رسول حسینؑ ابن علیؑ نے حج کیلئے باندھے احرام توڑ کر اُسے عمرے میں تبدیل کر کے حرمت کعبہ کو نقصان پہنچانے کے ناپاک یزیدی ارادے کو ناکام کر دیا۔آقای موسوی نے کہا کہ امام حسینؑ نے عظیم قربانی دیکر حرمت کعبہ عظمت انسانیت اور صداقت دین وشریعت کو بچا کر چار چاند لگا دیئے جس پر ہر باغیرت وباضمیر انسان اور محب رسولؐ مسلمان سید الشہداء امام حسینؑ کا ممنون ہے اسی لئے آج شرق وغرب میں بلاتفریق رنگ نسل مذہب مسلک امام حسینؑ کی یاد منائی جارہی ہے۔ایک صحافی کے سوال کا جواب دیتے ہوئے آقای موسوی نے واشگاف الفاظ میں کہا کہ پاکستان میں کوئی شیعہ سنی لڑائی نہیں فرقہ واریت فقط دشمن کی خواہش کا نام ہے جسے کبھی پورا نہیں ہونے دینگے۔اُنہوں نے کہا کہ محرم الحرام کے پروگراموں کیلئے حکومت کی جانب سے کیے گئے سیکیورٹی اقدامات لائق تحسین ہیں تاہم امن کمیٹیوں، علماء بورڑ سے کالعدم گروپوں کے افراد کو نکالا جائے۔آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا کہ کوئٹہ تافتان بارڈر پر زائرین کے مسائل آمدورفت کو ترجیحی بنیادوں پر حل کیا جائے۔انہوں نے باور کروایا کہ ظلم کے خلاف ڈٹ جانا حسینی شعار اور دنیا کے تمام مظلومین اور عالم اسلام کے مسائل کا حل راہ حسینیتؑ میں مضمر ہے۔اُنہوں نے کہا کہ کربلائے معلیٰ بین الحرمین روضہ امام حسینؑ وروضہ حضرت عباس علمدار پر کروڑوں عزاداروں کا جم غفیر مظلوم کربلا کو پرسہ دے رہا ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ مظلوم کا حق ہے عالم پر ہیں دونوں جہاں غمخواروں میں، دنیا کے ہر ملک ہر شہر شرق وغرب کربلا والوں کے غم میں سوگوار ہے اور تمام بنی نوعِ انساں بلاتفریق مذہب ومسلک مولا حسینؑ کو اپنے اپنے انداز میں خراج عقیدت پیش کررہے ہیں بعدازاں امامبارگاہ کرنل مقبول حسین، امبارگاہ حفاظت علی شاہ سے بھی جلوس ذوالجناح اور علم وتعزیہ برآمد ہوئے۔مرکزی جلوس عاشورہ نے فوارہ چوک میں بڑے جلسے کی شکل اختیار کر لی جہاں علامہ سید قمر زیدی نے ہزاروں عزاداران سے خطاب کرتے ہوئے فلسفہ شہادت پر روشنی ڈالی اور مصائب عاشورہ بیان کیے۔اس موقع پر ترجمان ضلعی محرم کمیٹی ٹی این ایف جے سید ابونسیم بخاری نے قرارداد عاشورہ پیش کرتے حکومت کی جانب سے تحریک نفاذِ فقہ عفریہ کے مطالبہ پر عزاداروں کے جملہ مسائل کے حل کیلئے وفاقی وزارت داخلہ میں محرم کنٹرول رومز کے قیام کو سراہتے ہوئے دیگر صوبوں کو عزاداروں کے مسائل کے حل کیلئے ٹی این ایف جے عزاداری سیل سے مربوط رہنے کی ہدایات جاری کرنے کا مطالبہ کیا کیونکہ ایام عزائے حسینی کا سلسلہ 8 ربیع الاول تک جاری رہے گا۔قرارداد میں مظلومین کشمیر کیساتھ بھرپور اظہار یکجہتی کرتا ہے اور وہاں قابض بھارتی افواج کی جانب سے عزاداری کے جلوسوں کو روکنے کی مذمت کی گئی اور آقائے موسوی کے الفاظ دہراتے ہوئے یہ واضح کرتا ہے کہ حسینیت پابندیوں

سے دبتی نہیں مزید آگے بڑھتی ہے مقبوضہ وادی میں عزاداری امام حسین پر بھارتی پابندی کے سبب کشمیریوں کے دلوں میں شوق شہادت مزید بڑھے گا۔قرارداد میں پاکستان کی بہادر افواج کو آپریشن ردالفساد میں عظیم کامیابیاں حاصل کرنے پر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے باور کرایا گیا کہ جنرل قمر باجوہ نے دہشت گردوں کو کچل کر پوری دنیا پر اپنی دھاک بٹھا دی ہے۔قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ پاک فوج میں نعرہ حیدری بحال کیا جائے جسے ایک ڈکٹیٹر نے بند کر دیا تھا کیونکہ حیدر کرارؑ صرف شیعوں کے نہیں تمام مسلمانوں کے ہیرو ہیں۔ایک اور قرار داد میں ضرب عضب اور ردالفساد آپریشن کی کامیابیوں کو دیر پا بنانے کیلئے نیشنل ایکشن پلان کی تمام شقوں پر اسکی روح کے مطابق عمل درآمد کو یقینی بنانے کا مطالبہ کیا گیا۔قرارداد میں استعماری ایجنڈے کے تحت شام، بحرین، مشرقی سعودی عرب، یمن میں ہونے والے مظالم کی پرزور مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ مسلم ممالک پہلے اپنے آپ کو تعلیماتِ اسلام کے مطابق انسانی حقوق کا ماڈل بنائیں اور عوام کو بنیادی آزادی مہیا کریں ۔قرار داد میں دہشتگردوں کی فنڈنگ کا سلسلہ بند کروانے کیلئے پنجاب اسلام آباد میں بھی کراچی طرز کا آپریشن کرنے اور دہشتگردوں کے تمام سہولت کاروں کو گرفتار کر کے کیفرِ کردار تک پہنچانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔قرارداد میں اس امر پر تشویش کا اظہار کیا گیا کہ کالعدم تنظیمیں آج بھی دندناتی پھر رہی ہیں میڈیا پر انٹرویو دیتی ہیں جو نیشنل ایکشن پلان کی پامالی کے مترادف ہے جبکہ دوسری طرف اکثر مقامات پر خانہ پری کیلئے پرامن شہریوں کو فورتھ شیڈول میں شامل کرلیا گیا ہے کہ جو نہ صرف حکومت بلکہ افواج پاکستان کو بھی دھوکہ دینے کے مترادف ہے۔لہذا حکومت خانہ پری کلچر ختم کرے اور اصل شر پسندوں پر ہاتھ ڈالے۔قرارداد عاشورہ میں امام حسینؑ کے چہلم سے قبل سیاسی انتشار اور دارلحکومت جام کرنے کی کالوں کو شعائرِ حسینی کی توہین کے مترادف قرار دیتے ہوئے باور کرایا گیا کہ ایسا کرنے والے سنتِ نبوی سے نا آشنا ہیں کیونکہ ایام عزا میں پیغمبر اکرم خود امام حسینؑ کی شہادت پر اشکبار ہیں۔قرارداد میں واضح کیا گیا کہ امام حسینؑ صرف کسی ایک مکتب کے نہیں پوری انسانیت کے ہیرو ہیں۔حکومت کے وزراء سے سوال ہے کہ وہ ہندوؤں، عیسائیوں اور پارسیوں کے تہواروں اور پروگراموں میں جاتے نہیں گھبراتے مگر انہیں عزاداری کے پروگراموں میں جاتے ہوئے کیوں عار محسوس ہوتی ہے؟ قرارداد میں تمام ریاستی اداروں اسلامی نظریاتی کونسل، فیڈرل شریعت کورٹ، رویت ہلال کمیٹی میں مکتب تشیع کے ساتھ روا رکھے جانے والے سلوک کی پرزور مذمت کرتے ہوئے تمام اداروں میں مکتب تشیع کو برابر کی سطح پر نظریاتی نمائندگی دینے کا مطالبہ کیا گیا۔قرار داد میں مسلم ممالک پر زور دیا گیا کہ وہ دوسرے ممالک میں مداخلت بند کریں، سیاسی مطالبات کی بناء پر سخت سزاؤں کا شکار بحرین کے شیخ علی سلمان اور قطیف کے علی النمر کی رہائی کا مطالبہ بھی کیا گیا ایک اور قرارداد عاشورہ میں دیر آید درست آید کے تحت مسائل عزاداری کے حل کیلئے وفاقی وزارت داخلہ میں محرم کنٹرول روم کے قیام پر اظہار تشکر کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ 8 ربیع الاول تک ایام عزائے حسینی اور 12 تا 17 ربیع الاول کے میلاد مصطفے کے پروگراموں تک ان انتظامات کو جاری رکھا جائے۔یوم عاشورہ کے مرکزی جلوس کے ہزاروں شرکاء نے قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کی بصیرت افروز اور جرات مندانہ قیادت پر غیر متزلزل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے پاکیزہ اہداف ولاء وعزا کے دفاع وترویج، وطن عزیز میں قیام امن کیلئے انکی ہر آواز پر لبیک کہنے کا عہد لبیک یاحسین کے پرجوش نعروں کی گونج میں کیا۔ اس موقع پر چوہدری مشتاق حسین نے بھی خطاب کیا جبکہ وجیہ کاظمی نے سلام ونوحہ پیش کیا۔فوارہ چوک میں مجلس کے اختتام پر ہزاروں سوگوارانِ حسین نے زنجیر زنی کر کے امام عالی مقام سے اپنی عقیدت کا اظہار کیا اس موقع پر سینکڑوں کمسن بچوں نے قمہ زنی بھی کی۔ بعد ازاں جلوس عاشورا راجہ بازار، پرانا قلعہ پہنچا تو امام بارگاہ شہیدان کربلا ٹائر بازار اور شاہ چن چراغ سے برآمد ہونے والے ذوالجناح کے جلوس بھی شامل ہوگئے۔جلوس عاشورا جامع مسجد روڈ اور پل شاہ نذر دیوان سے گزر کر امام بارگاہ قدیم میں اختتام پذیر ہوا۔مختار سٹوڈنٹس آرگنائزیشن ضلع راولپنڈی کی جانب سے فوارہ چوک میں جبکہ مختار آرگنائزیشن ضلع راولپنڈی کی جانب سے امام بارگاہ قدیمی حسینی محاذ کے قریب عزاداری کیمپ لگایا گیا تھا جہاں مختار ایس او اور ایم او کے کارکنان کے ساتھ مختار جنریشن کے بچوں نے سبیل حسینی پر ڈیوٹیاں سرانجام دیں جبکہ ابراہیم سکاؤٹس نے حبیب بینک چوک راجہ بازار اور جامع مسجد روڈ پر ماتمیوں کو طبی سہولت فراہم کرنے کیلئے میڈیکل کیمپ لگائے۔تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کی ریجنل اور ضلعی محرم کمیٹیوں کے عہدیداران، مختار فورس کے رضا کار پولیس کی بھاری نفری کے ہمراہ تمام راستے جلوس کے ہمراہ تھے۔

عزاداری پر کوئی قدغن برداشت نہیں کرینگے، حکومت 85 معاہدے کے تحت تمام لائسنسی وروایتی ماتمی جلوسوں کا انعقاد یقینی بنائے، آغا حامد موسوی

وزارت داخلہ محرم کنٹرول رومز کا قیام لائق تحسین ہے، دیگر صوبے بھی ٹی این ایف جے عزاداری سیل سے مربوط رہیں، بانیان سے بانڈ بھروانا غیر آئینی ہے

اسلام آباد (الموسوی نیوز) سپریم شیعہ علماء بورڈ کے سرپرست اعلی وتحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے سربراہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا ہے کہ عزاداری پر کوئی قدغن برداشت نہیں کریں گے ،حکومت 21 مئی 85 کے موسوی جونیجو معاہدے کے تحت تمام لائسنسی وروایتی ماتمی جلوسوں کے تحفظ کی پابند ہے لہذا انہیں پوری عزت واحترام کے ساتھ برآمد کروایا جائے ،وفاقی وزارت داخلہ کی

جانب سے عزاداروں کے مسائل کے حل کیلئے محرم کنٹرول رومز کا قیام لائق تحسین ہے، دیگر صوبے بھی مسائل کے حل کیلئے ٹی این ایف جے محرم کمیٹی عزاداری سیل سے مربوط رہیں، حسینیؑ ہیں داعش کے جھنڈوں سے گھبرانے والے نہیں داعشی فکر کے خاتمے کیلئے نیشنل ایکشن پلان کی تمام شقوں پر عمل کروایا جائے ،صرف حکمران نہیں تمام سیاستدان کالعدم گروپوں کیلئے نرم گوشہ رکھتے ہیں. امن کمیٹیاں، علماء بورڈز، نظریاتی کونسل کالعدم تنظیموں اوران کے ہمدردوں سے بھری پڑی ہیں اسلامائزیشن کیلئے قائم اداروں سودابازی کی آماجگاہ بنانے کے بجائے مسالک ومکاتب کے حقیقی نمائندوں کو امن کمیٹیوں میں شامل کیا جائے ،اپوزیشن لیڈر کی تبدیلی سے عوام کو کوئی نفع نقصان نہیں قوم کو ظالم کے بعد اظلم مل جاتے ہیں، بری امام کے عرس وپرسہ داری کا سلسلہ دوبارہ شروع کیا جائے، پاک فوج تنہا نہیں، ردالفساد آپریشن میں پوری قوم ساتھ ہے، دہشت گردی کے خاتمے کیلئے فوج کی قربانیاں لائق تحسین ہیں ۔ان خیالات کا اظہار انہوں نے نواسہ رسولؐ امام حسین علیہ السلام اور آپؑ کی اولاد و اصحاب وانصار کی لہورنگ قربانی کی یاد میں وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کے مرکزی مسجد وامامبارگاہ جامعۃ المرتضیٰ جی نائن فور اسلام آباد سے برآمد ہونے والے مرکزی جلوسِ ذوالجناح کی قیادت کرتے ہوئے میڈیا کے نمائندوں سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔جلوس میں درجنوں ماتمی دستوں سمیت ہزاروں عزادارانِ مظلوم کربلا نے شرکت کی۔میڈیا نمائندوں کے ایک سوال کے جواب میں آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا کہ مجالس وجلوس کیلئے بانیان مجالس سے بانڈز بھروانا غیر آئینی و بنیاد حقوق کے منافی ہے مختار فورس ابراہیم سکاؤٹس سمیت تمام رضا کار جلوسوں مجالس کیلئے سیکیورٹی اداروں سے بھرپور تعاون کریں گے لیکن حکومت کو بھی تمام تر توانائیاں صرف کرنا ہوں گی۔انہوں نے کہا کہ دنیا کے تمام دہشتگرد تنظیموں کا خالق ڈومور ڈومور کہنے والا استعماری

سرغنہ امریکہ ہے، جس نے لیبیا شام میں داعش القاعدہ کی کھلم کھلا مدد کی، ریاض مسلمانوں کی کانفرنس کی ٹرمپ سے صدارت کروانا المیہ عظیم ہے۔آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا کہ اسلامی کانفرنس میں فعال کردار اور دوسری سربراہی کانفرنس کی میزبانی کے بعد اسلامی اتحاد کے خوف کی بنا پر امریکہ نے پاکستان میں جمہوریت پر شب خون مروایا آمریت مسلط کی اور پھر دہشت گردوں کی نرسریوں کی افزئش کی گئی جو آج تک پورے عالم اسلام کیلئے دردسر بنی ہوئی ہیں ۔آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا کہ امام حسینؑ کی عزاداری مظلوموں کا موثر ترین احتجاج ہے جسے ہماری نسلیں بھی جاری رکھیں گی ہم نے مارشل لائی دور میں عزاداری پر پابندی کے خلاف کیلئے ۸ ماہ ایجی ٹیشن کیا 14 ہزار شیعہ سنی برادران نے عزاداری پر پابندی کے خاتمے کیلئے اسیری

برداشت کی جس کے نتیجے میں طے پانے والا 21 مئی 85 کا موسوی جونیجو معاہدہ میلاد النبی عزاداری کے جلوسوں کے ساتھ ساتھ اقلیتوں کی مذہبی عبادات کی آزادی کی بھی ضمانت ہے۔انہوں نے کہا کہ حسینت بیمار اقوام کیلئے اکسیر ہے پاکستان کی تشکیل بھی راہ حسینیت کا ثمر ہے حسینیت کے ساتھ مربوط قوموں کو دنیا کا کوئی ظالم جابر شکست نہیں دے سکتا۔دریں اثناء قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کی قیادت میں ماتمی جلوس نوحہ خوانی اور سینہ زنی کرتا ہوا اپنے مقررہ راستوں سے گزر کر محمدی چوک جی نائن ٹو پہنچ کر جلسے کی شکل اختیار کر گیا جہاں ہزاروں عزاداران حسینؑ سے خطاب کرتے ہوئے علامہ سید قمر حیدر زیدی نے کہا کہ مظلوم کربلا کا غم حیات ہے نجات ہے ۔اس موقع پر عزاداران حسینؑ نے اس عزم کا اظہار کیا کہ اسلام کی سربلندی ،وطن عزیز کے دفاع اور شیعہ سنی اخوت و یگانگت کے فروغ کیلئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا اور آٹھ ربیع الاول تک جاری ایام عزاء کے دوران قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے جاری کردہ ضابطہ عزاداری پر عملدرآمد کر کے اجر رسالتؐ ادا کیا جائے گا۔ بعدازاں عزاداروں نے زنجیر زنی کر کے مظلوم کربلا کا پرسہ پیش کیا۔جلوس اپنے مقررہ راستوں سے ہوتا ہوا کراچی کمپنی پہنچ کر اختتام پذیر ہوا جہاں علاقہ ونہار کے ماتمداران نے مخصوص و منفرد انداز میں نوحہ خوانی و زنجیر زنی کی۔وفاقی دارالحکومت اسلام آباد اور گردونواح کے درجنوں ماتمی دستوں نے ماتمداری میں شرکت کی۔جلوس کے تبرکات میں شبیہ ذوالجناح، علم مبارک، گہوارہ علی اصغرؑ اور مہندی شہزادہ قاسمؑ شامل تھے۔مختار سٹوڈنٹس آرگنائزیشن، ایم او، ابراہیم سکاؤٹس، مختار جنریشن ،مختار فورس نے جلوس کے انتظامات میں حصہ لیا جبکہ خواتین کیلئے ام البنین ڈبلیو ایف کی رضا کاروں نے سیکیورٹی فرائض سرانجام دیئے ۔دورانِ جلوس مختار سٹوڈنٹس آرگنائزیشن نے سبیل حسینی کے خصوصی انتظامات کیے گئے تھے۔تحریک نفاذِ فقہ جعفریہ اسلام آباد کی محرم کمیٹی کے اراکین اور انتظامیہ کے اعلیٰ افسران کے علاوہ پولیس کی بھاری جمعیت تمام راستے جلوس کے ہمراہ موجود تھی۔اختتامی دعا علامہ سید زاہد عباس کاظمی نے کرائی ۔اختتام پر جلوس کے منتظم اعلیٰ سید شجاعت علی بخاری نے جلوس کے شرکاء، ماتمیوں، عزاداران اور ضلعی انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا۔

حکمران،سیاستدان عالمی استعمار کے دباؤ میں آئے بغیر"نو مور" کی پالیسی پر ڈٹ جائیں: حامد موسوی

ابلیسی قوتیں کسی بھول میں نہ رہیں یہ 71ء والا نہیں بلکہ ایٹمی پاکستان ہے اور جوہری طاقت نمائش کیلئے نہیں بلکہ آزمائش کیلئے ہے

کردار حضرت سکینہ بنت الحسینؑ دختران عالم کیلئے سرچشمہ رشد و ہدایت ہے۔ قائد ملت جعفریہ کا مجلس شہادت معصومہ سکینہؑ سے خطاب

اسلام آباد (الموسوی نیوز) سپریم شیعہ علماء بورڈ کے سرپرست اعلیٰ و تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے سربراہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا ہے کہ حکمران، سیاستدان عالمی استعمار کے کسی قسم کے دباؤ میں آئے بغیر عالمی استعمار کے ڈو مور کے مطالبے پر نو مور کی پالیسی پر ڈٹ جائیں، دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت پاکستان کو نقصان نہیں پہنچا سکتی پوری قوم عساکر پاکستان کی قربانیوں کی دل سے معترف اور اُنکی پشت پر ایستادہ ہے، ابلیسی قوتیں کسی بھول میں نہ رہیں یہ 71ء والا نہیں بلکہ ایٹمی پاکستان ہے اور جوہری طاقت نمائش کیلئے نہیں بلکہ آزمائش کیلئے ہے، کردار حضرت سکینہ بنت الحسینؑ دختران عالم کیلئے سرچشمہ رشد و ہدایت ہے۔ ان خیالات کا اظہار اُنہوں نے جمعہ کو عشرہ اسیران کربلا کی مناسبت سے مجلس شہادت حضرت سکینہ بنت الحسینؑ سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ آقای موسوی نے باور کرایا کہ امریکہ دہشتگردِ کبیر اور دہشتگردوں کا خالق ہے جس نے نائن الیون کا ڈرامہ رچا کر اسامہ اور صدام کی آڑ میں یکے بعد دیگرے مسلم ممالک کو نشانہ بنایا اور اس کے جواز میں یہ بہانہ بنایا کہ وہ دہشتگردی کے قلع قمع کیلئے اقدامات کر رہا ہے اور اس مقصد کیلئے وہ ہر ملک کو نشانہ بنا سکتا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ 2001ء میں استعماری سرغنے نے دنیا کو افغانستان کی صورتحال میں الجھا کر کشمیر و فلسطین کی لہو رنگ تحاریک آزادی کو سبوتاژ کیا، اپنے مفادات کیلئے پٹھوؤں کو استعمال کر کے کشمیر و فلسطین کے مسائل ہمیشہ کیلئے بھلانے کی کوشش میں ہر ملک میں افراتفری، گوں ناگوں مسائل اور غیر مستحکم کرنے کیلئے اندرونی مسائل میں مبتلا کر رہا ہے، پاکستان کا ایٹمی قوت ہونا اُس کیلئے پہلے ہی ناقابل برداشت تھا اور اب سی پیک نے اُسکی اور اُسکے پٹھوؤں کی نیندیں حرام کر رکھی ہیں۔ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ پاکستان کے نالائق حکمرانوں و سیاستدانوں نے استعماری سرغنے کو ہمیشہ اہمیت دی ہے حالانکہ اُنہیں امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالبؑ کا یہ فرمان ذہن نشین رکھنا چاہیئے کہ جس کیساتھ نیکی کرو اُسکے شر سے بچو کیونکہ سانپ کو جتنا چاہئے دودھ پلاؤ وہ ڈسنے سے باز نہیں آتا لہٰذا وطن عزیز میں ہونے والی دہشتگردی، خودکش حملے اور دھماکے ڈھکی چھپی بات نہیں جس کے نتیجے میں حساس فوجی تنصیبات، سیکورٹی افسران و اہلکار، جوان، بزرگ، خواتین، کمسن بچے، زندگی کے ہر شعبے کی نمایاں قابل ترین شخصیات، کھیل کے میدان، مساجد، امامبارگاہیں، درگاہیں، گرجا گھر، شہری آبادیاں، مارکیٹیں، تاجر، بازار، تعلیمی ادارے غرضیکہ کوئی ایسا مقام نہیں جسے دہشتگردی اک نشانہ نہ بنایا گیا ہو لیکن عساکر پاکستان نے دلیری و بہادری اور مہارت کیساتھ دہشتگردوں کے خفیہ ٹھکانوں کو ملیا میٹ کر دیا اور جدید اسلحہ سے لیس امریکہ، اسرائیل اور بھارت کے تربیت یافتہ سفاک دہشتگردوں کو دشوار گزار پہاڑوں سے اُتار کر اور غاروں سے نکال کر واصل جہنم کر کے اُنہیں چھٹی کا دودھ یاد کرا دیا۔ اُنہوں نے کہا کہ امریکہ اور اُسکے ہمکاروں کو دہشتگردوں کیخلاف پاک فوج کی یہ عظیم کامیابیاں ہضم نہیں ہو رہی چنانچہ استعماری سرغنہ ہر قسم کے سفارتی آداب کو فراموش کر کے پاکستان کو دھمکا رہا ہے اور ڈو مور کا مطالبہ جاری رکھا ہوا ہے وہ افغانستان میں اپنی شکست کا ملبہ پاکستان پر ڈالنا چاہتا ہے جسے منہ توڑ جواب دینے کیلئے حکومت معذرت خواہانہ طرز عمل ترک کر کے جرات مندانہ پالیسی وضع کرے۔

سیرتِ سکینہ معصومہؑ دختران ملت کیلئے مینارہ نور اور نسل نو کیلئے رہنمائی کا بہترین ذریعہ ہے: لواء زینب

جامعہ المرتضیٰ اسلام آباد میں سکینہ جنریشن کے زیر اہتمام مجلس سے خطاب، تابوت حضرت سکینہ بنت الحسین کی برآمدگی اور ماتم داری

اسلام آباد (الموسوی نیوز) قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے اعلان کردہ عشرہ اسیران کربلا کی مناسبت سے ام البنین ڈبلیوایف، سکینہ جنریشن، اور گرلز گائیڈ، انجمن دختران اسلام (رجسٹرڈ) کے زیر اہتمام جامعۃ المرتضیٰ جی نائن فور اسلام آباد میں مجلس شہادت سکینہ بنت الحسینؑ کا انعقاد کیا گیا اور تابوت شہیدہ زنداں حضرت سکینہؑ برآمد ہوا جس میں ہزاراوں کی بچیوں اور خواتین نے پرسہ داری کی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے خطیبہ لواء زینب نے کہا کہ سیرتِ سکینہ معصومہ سلام اللہ علیہا دختران ملت کیلئے مینارہ نور اور نسل نو کیلئے رہنمائی کا بہترین ذریعہ ہے جس پر عمل پیرا ہو کر ملتِ حقہ کیلئے باعث عزت و حرمت بنا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کوفہ و شام کے درباروں میں پیش آنے والے مصائب و آلام کا مقابلہ کرتے ہوئے عزم و ہمت کی جو مثال شہزادی سکینہ بنت الحسینؑ نے پیش کی وہ رہتی دنیا تک کیلئے انمٹ و لازوال ہے۔ آپؑ کی پاکیزہ ہستی مخدراتِ عصمت وطہارت کے ہمراہ جس طرح بعدِ شہادتِ حسینؑ مصروفِ جہاد رہی تاریخ انسانیت ایسے نقوش پیش کرنے سے قاصر ہے۔ مخدرات عصمت کا جذبہ قربانی بے مثال ہے کیونکہ یہی وہ پاکیزہ جذبہ ہے جس نے انسانیت کو عروج سے ہمکنار کیا اور ظلم و بربریت کو ہمیشہ کیلئے ذلت و رسوائی سے دوچار کیا۔ خانم زہرا گل نے کہا کہ آج بھی مشکلاتِ زمانہ سے چھٹکارا حاصل کرنے کیلئے اسی خانوادہ عصمت و طہارت کے دروازے پر سر جھکانا ہوگا۔ اس موقع پر ایک قرارداد میں اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی النجفی کی جانب سے جاری کردہ ضابطہ عزاداری پر عملدرآمد کا سلسلہ جاری و ساری رہے گا کیونکہ یہی ضابطہ وطن عزیز میں امن و آشتی کا موثر ذریعہ ہے۔ اس موقع پر سیکورٹی کے فرائض ام البنین ڈبلیوایف، سکینہ جنریشن، اور گرلز گائیڈ نے سرانجام دیئے۔ مجلس عزا کے اختتام پر وطن عزیز کی سلامتی اور عوام کے مسائل کے حل کیلئے خصوصی دعائیں کی گئیں۔ ذاکرہ تہذیب زہرا، بنت موسیٰ موسوی اور سکینہ جنریشن کی بچیوں نے بھی خطاب کیا۔

شیطانی قوتوں کو اسلامی دنیا کے سب سے بڑے ملک پاکستان کی ترقی کا سفر ایک آنکھ نہیں بھارہا۔حامد موسوی

دفاع وطن کے مقدس فریضے کی ادائیگی کیلئے نوجوان نسل کو زیور تعلیم سے آراستہ ہو کر علم وحکمت کے سرچشمے خانوادہ محمد و آل محمد کے آستانے پر سر جھکانا ہوگا

مختار اسٹوڈنٹس کے کارکنان دینی و دنیاوی علوم سے آراستہ ہو کر دشمن کی ہر سازش کو ناکام کرنیکا عہد کریں۔قائد ملت جعفریہ کا تنظیمی کنونشن کے نام پیغام

اسلام آباد (الموسوی نیوز) سرپرست اعلیٰ سپریم شیعہ علما بورڈ قائد تحریک نفاذ فقہ جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا ہے کہ شیطانی قوتیں اسلامی دنیا کے سب سے بڑے ملک پاکستان کے درپے ہیں جسکی ترقی کا سفر اُنہیں ایک آنکھ نہیں بھارہا لہٰذا اُسکے خلاف نئی صف بندیاں کی جا رہی ہیں، دفاع وطن کے مقدس فریضے کی ادائیگی کیلئے نوجوان نسل کو زیور تعلیم سے آراستہ ہو کر علم وحکمت کے سرچشمے خانوادہ محمد و آل محمد کے آستانے پر سر جھکانا ہوگا اسطرح وطن عزیز بھی ناقابل تسخیر ہوگا اور ہماری دنیا و عاقبت بھی سنور جائے گی۔ یہ بات اُنہوں نے دفاع ارض وطن کے موضوع پر ہونے والے مختار اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان کے سالانہ تنظیمی کنونشن کے نام اپنے خصوصی پیغام میں کہی ہے۔آقای موسوی نے باور کرایا کہ وطن عزیز پاکستان ایک نعمت عظمیٰ ہے اور نعمت پر شکر ادا کرنا لازم ہے جو حکم قرآنی ہے۔آقای موسوی نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ نظریہ اسلام کی بنیاد پر منصۂ شہود پر ابھرنے والے وطن عزیز کو سازش کے تحت دولخت کر دیا گیا لیکن سقوط مشرقی پاکستان کے سانحہ کے باوجود جب پاکستان ایٹمی قوت بن گیا اور ترقی کی راہیں طے کرنے لگا تو ان شیطانی قوتوں نے اُسے ایک ایسی خوفناک جنگ میں جھونک دیا گیا جس کا نتیجہ تباہی بربادی کے سوا کچھ نہ تھا لیکن پاکستانی قوم تائید خداوندی، اپنی جری افواج اور پر عزم شہریوں کے جذبہ کی بدولت اس خوفناک استعماری دلدل سے باہر نکل آیا ہے جس نے شام لیبیا یمن سمیت اکثر مسلم ممالک کو کھنڈرات کے ڈھیر میں تبدیل کر دیا ہے۔

اُنہوں نے کہا کہ آج وطن عزیز ایک بار پھر ترقی کے نئے سفر پر رواں دواں ہے ،گہرے پانیوں کی بندرگاہ گوادر کی تکمیل ہو یا ترقی وسربلندی کی گزرگاہ سی پیک کی تیزی سے جاری تعمیر، دہشت گردی کے شیطانی کھیل کا خاتمہ ہو یا صوبائیت وفرقہ واریت کے مکروہ جالوں کا ٹوٹنا تمام قرائن پاکستان کے اس عظیم مستقبل کی خبر دے رہے ہیں جس کا خواب علامہ محمد اقبال، قائداعظم محمد علی جناح اور ہمارے دیگر بزرگوں نے دیکھا تھا۔آقای موسوی نے کہا کہ امریکہ کو سپر پاور بنانے میں پاکستان نے سب سے زیادہ قربانی دی مگر وہ آج ہمارے ازلی دشمن کی زبان بولتے ہوئے پاکستان کو خطرناک نتائج کی دھمکیاں دے رہا ہے افغانستان جس کی آزادی وخود مختاری کیلئے پاکستان نے لاکھوں جانوں کے نذرانے دیئے آج احسان فراموشی کے ریکارڈ توڑ رہا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ آج ہماری سب سے بڑی کمزوری سائنس ٹیکنالوجی سے دوری ہے، جو علم مسلمانوں کی میراث تھا آج اسلام دشمنوں کا سب سے بڑا ہتھیار بن چکا ہے۔اُنہوں نے کہا کہ وطن عزیز کو بیرونی طاقتوں کے سامنے ناقابل تسخیر بنانے اور مضبوطی واستحکام کیلئے شر وفساد پھیلانے والی قوتوں ،کالعدم تنظیموں کے خلاف پاک فوج کے آپریشن ردالفساد کی کامیابی کیلئے پوری قوم کو عساکر پاکستان کا ساتھ دینا ہوگا۔اُنہوں نے نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ ہفتہ ولایت کی مناسبت سے تنظیمی کنونشن کے موقع پر عہد و پیمان کریں کہ وہ خود کو دنیاوی علوم سے بھی آراستہ کریں گے تا کہ دشمن کی ہر سازش کو ناکام بنایا جاسکے۔

یا علیؑ مدد

عزائے حسینؑ اور ولائے علیؑ ہمارا مقصد حیات

انجمن ذوالفقار حیدری پشاور

قائم شدہ......1936ء

آفس......امامبارگاہ آغا بہادر علی کیانی محلہ جٹاں پشاور شہر

حکومت پاکستان اور عالمی ادارہ صحت سے سند یافتہ

AL-AZIZ OPTICS

العزیز آپٹکس

ہر قسم کے نظر دھوپ کے چشمے کنٹیکٹ لینز اور سلوشن دستیاب ہیں۔

آنکھوں کا معائنہ بذریعہ Retinascopy مفت کیا جاتا ہے۔

:2650505

بالمقابل شیل پمپ مین گلبہار نمبر 1 پشاور شہر

آیات قرآنی، فرامین معصومینؑ سے استخارہ، زائچہ بنوایئے

گردے کا درد، یرکان، بواسیر بے اولادی کا شرطیہ علاج!

سید فیض عمران

0333-5831179

خطیب جامع مسجد و امام بارگاہ عزاخانہ شبیرؑ دھروڑ فیصل آباد

قارئین کرام کی خصوصی توجہ کیلئے

ماہنامہ "الموسوی" پشاور کا محرم نمبر 1439ھ پیش خدمت ہے، براہ کرم اسے وصول فرما کر اپنی آراء سے مستفید فرمائیں۔ عالیجاہ! عرض خدمت ہے کہ اس موجودہ کمر توڑ اور منہ زور مہنگائی کے عالم میں جب کہ ہر چیز مہنگی ہوتی جارہی ہے، بلکہ ڈاک کے ریٹ بھی چار گنا بڑھا دیے گئے ہیں ان حالات میں کسی مذہبی پرچہ کو نکالنا اور چلانا انتہائی مشکل ترین کام ہے، بہرنو ادارہ "الموسوی" اس کو خالصتاً عبادت اور دینی فریضہ سمجھتے ہوئے ہر ماہ باقاعدگی سے شائع کر رہا ہے، لہذا اس ضمن میں اپنے سرپرست حضرات اور معاونین سے التماس ہے کہ آپ اس جریدہ کو اپنے حلقہ احباب میں متعارف کرائیں، نیز اپنا مذہبی اور دینی فریضہ سمجھتے ہوئے اس کا نیا خریدار بھی بنائیں، تاکہ ادارہ بہتر سے بہتر انداز میں اس کی اشاعت جاری رکھ سکے۔ "الموسوی" کا سالانہ چندہ مبلغ-/300 روپے ہے، خداوند متعال بطفیل محمدؐ و آل محمدؐ آپ کی توفیقات میں اضافہ فرمائے (آمین)

منیجنگ ایڈیٹر

ماہنامہ الموسوی پشاور

نمائندگان

1)	شفقت علی ترابی......راولپنڈی	0302-5345736
2)	سید اخلاق حسین نقوی...... جہلم	0300-5412131
3)	خبیر عادل موسوی......چکوال	0333-5921260
4)	ضمیر جاوید خان ایڈووکیٹ......بھکر	0333-6841602
5)	خورشید جعفری......کراچی	0300-3495871
6)	برکت علی جعفری......لاڑکانہ	0331-3933340
7)	رانا نذر علی......فیصل آباد	0333-6782405

رجسٹرڈ نمبر:443

ماہنامہ الموسوی پشاور

پبلشر وایڈیٹر

آغا عباس علی کیانی

زرسالانہ -/300
قیمت فی شمارہ -/50

فون+فیکس 091-2552710 Email:almoosavi.news@gmail.com

پبلشر آغا عباس علی کیانی نے زمان پریس سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ الموسوی محمد علی جوہر روڈ پشاور سے شائع کیا۔

6
ربیع الاول

مجلس عزا

سالانہ پرسہ داری

ماتمی احتجاجی جلوس

بوقت 1 بجے دن

باب فضہ رض

بمقام جامعۃ المرتضیٰ G-9/4 اسلام آباد

زیر انتظام

خانوادہ موسویان

برائے رابطہ 0300-8351472, 0300-9887212

www.tnfj.org.pk, www.walayat.net, www.tnfj.org.uk, twitter: @tnfjorg

سالانہ پروگرام

ربیع الاول	جشن عید شجاع و محفل صادقینؑ
26 ربیع الاول	یوم الحزن وفات حضرت ابوطالبؑ (برآمدگی تابوت)
ربیع الثانی	جشن عالمگیر یوم عسکری بسلسلہ ولادت امام حسن عسکریؑ
جمادی الاول	جشن امام زین العابدینؑ (ہفتہ عظمت محمد و آل محمدؐ)
جمادی الثانی	عالمی عشرہ عزائے فاطمیہؑ (شہادت حضرت فاطمۃ الزہراؑء)
13 جمادی الثانی	یوم مادر عباس باوفاؑ (وفات حضرت ام البنین)
20 جمادی الثانی	عالمی ایام حرمت نسواں
یکم تا دس رجب	عالمی عشرہ اجر رسالتؐ
13 رجب المرجب	عالمی جشن مرتضویؑ
15 رجب المرجب	یوم شریکۃ الحسینؑ (شہادت حضرت زینبؑ)
25 رجب المرجب	عالمگیر ایام باب الحوائج (شہادت حضرت امام موسیٰ کاظمؑ)
شعبان	جشن ہفتہ ولائے محمد و آل محمدؐ و عالمگیر ایام عدل
10 رمضان	یوم الحزن وفات حضرت خدیجۃ الکبریٰؑ ۔ مجلس و تابوت
15 رمضان	محفل یوم امن بسلسلہ ولادت حضرت امام حسن مجتبیٰؑ
21 رمضان	عالمی ایام عزاء (شہادت امیر المومنین حضرت علی ابن ابیطالبؑ)
8 شوال	عالمگیر یوم انہدام جنت البقیع
شوال	عالمی عشرہ صادق آل محمدؐ (مجلس و تابوت شہادت امام جعفر صادقؑ)
ذیقعد	عالمی یوم عظمت نسواں (جشن ولادت حضرت معصومہ قمؑ)
ذیقعد	عالمی یوم ضامنؑ (جشن ولادت حضرت امام علی رضاؑ)
23 ذیقعد	ایام عزاء (شہادت امام علی ابن موسیٰ الرضاؑ)
29 ذیقعد	ایام تقویٰ (شہادت امام محمد تقی الجوادؑ)
ذوالحجہ	یوم باقر العلوم (شہادت امام باقرؑ)
ذوالحجہ	یوم سفیر حسینیتؑ (شہادت حضرت مسلم بن عقیل و فرزندان)
ذوالحجہ	عالمگیر ہفتہ ولایت (جشن غدیر و مباہلہ)

شب جمعہ تلاوت حدیث کساء کا اہتمام کیا جاتا ہے

مجالس عزا برائے خواتین

2017ء بمطابق 1439ھ

یکم محرم الحرام تا 8 ربیع الاول روزانہ 10 بجے صبح

مرکزی مسجد و امام بارگاہ جامعۃ المرتضیٰ G-9/4 اسلام آباد

زیر انتظام: ام البنین ڈبلیو ایف، انجمن دختران اسلام (رجسٹرڈ)
سکینہ جنریشن و گرلز گائیڈ

عزاداری سید الشہداء مظلومین کی محافظ اور ظالمین کے خلاف پُر امن اور موثر ترین احتجاج ہے
فرمان قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی

فون نمبرز: 0300-5205370, 0335-5129992
0333-5515592, www.uwf.org.pk

تاریخ	مرثیہ خواں	حدیث خواں	زیارات
یکم محرم الحرام	شہربانو نقوی، سارہ نصرت، ہاباب سیدۃ الذاکرات طاہرہ بلقیس بخاری	مفسر قرآن سیدہ صدیقہ الزہراء موسوی ایڈووکیٹ	
2 محرم الحرام	ثناء ضیغم، بنت موسیٰ موسوی سیدۃ الذاکرات طاہرہ بلقیس بخاری		
3 محرم الحرام	فرحت فاطمہ، بنت موسیٰ موسوی سیدۃ الذاکرات طاہرہ بلقیس بخاری		
4 محرم الحرام	انجم نگہت، بنت موسیٰ موسوی سیدۃ الذاکرات طاہرہ بلقیس بخاری		
5 محرم الحرام	ثناء ضیغم، صائمہ نقوی، بشریٰ حسن سیدۃ الذاکرات طاہرہ بلقیس بخاری		جھولا شہزادہ علی اصغر
6 محرم الحرام	بشریٰ حسن، عابدہ شہربانو، صائمہ نقوی سیدۃ الذاکرات طاہرہ بلقیس بخاری	ظلِ آل نبی سیدہ بنت علی موسوی	تابوت شہزادہ علی اکبر
7 محرم الحرام	حنا ثانیہ، ایاز ہراء، شائستہ زیدی سیدۃ الذاکرات طاہرہ بلقیس بخاری	رئیسۃ الحفاظ زینب علویہ	مہندی شہزادہ قاسم ابن حسن 3:00 بجے شام
8 محرم الحرام سالانہ جلوس علم و ذوالجناح			
9 محرم الحرام / 10 محرم الحرام — یوم عاشورہ			
11 محرم الحرام	عابدہ شہربانو نقوی، بشریٰ حسن سیدۃ الذاکرات طاہرہ بلقیس بخاری	خانم قمر زہراء (فاضلِ قم)	
12 محرم الحرام	عابدہ شہربانو نقوی، بشریٰ حسن سیدۃ الذاکرات طاہرہ بلقیس بخاری		سوئم شہدائے کربلا
13 محرم الحرام	عابدہ شہربانو نقوی، زوار ثناء ضیغم عروج شاکر، خدیجہ حسن		
14 محرم الحرام	کرن رباب، زوار ثناء ضیغم، عروج شاکر		
15 محرم الحرام	شہربانو نقوی، کرن رباب زوار ثناء ضیغم، خانم زہرا وگل		
16 محرم الحرام	شہربانو نقوی، ڈاکٹر خانم زہرا وگل، فردوس نسرین	پروفیسر پروین زیدی	
17 محرم الحرام	شہربانو نقوی، فردوس نسرین، سیدہ نقوی		
18 محرم الحرام	شہربانو نقوی، صائمہ نقوی، فردوس نسرین		
19 محرم الحرام	شہربانو نقوی، صائمہ نقوی، کرن رباب		
20 محرم الحرام	بنت موسیٰ موسوی، ڈاکٹر تہذیب زہراء صائمہ نقوی	خطیبہ شیرین تاپا سیدہ حسین	علم غازی عباس علمدار
21 محرم الحرام	کرن رباب، شائستہ زیدی، ڈاکٹر خانم زہرا وگل	ڈاکٹر فرزانہ نقوی	
22 محرم الحرام	صائمہ نقوی، فرحت فاطمہ، شائستہ زیدی	ڈاکٹر فرزانہ نقوی	
23 محرم الحرام	عابدہ شہربانو، میمونہ رباب کاظمی، فرحت فاطمہ		
24 محرم الحرام	شہربانو نقوی، ساجدہ نقوی، سارہ نصرت، ہاباب		
25 محرم الحرام	شہربانو نقوی، ساجدہ نقوی، ملائکہ غفار		تابوت امام زین العابدین
26 محرم الحرام	بشریٰ حسن، سارہ نصرت، ہاباب، سیدہ نقوی	خطیبہ سیدہ کرن عابدی	
27 محرم الحرام	شہربانو نقوی، سارہ نصرت، ہاباب، سیدہ نقوی	سیدہ فروہ صادقی	
28 محرم الحرام	ڈاکٹر خانم زہرا وگل، سیدہ نقوی، انجم نگہت	خطیبہ سیدہ کرن عابدی	
29 محرم الحرام	عابدہ شہربانو نقوی، ڈاکٹر خانم زہرا وگل بنت موسیٰ موسوی	ذاکرہ گلزار فاطمہ	
30 محرم الحرام	صائمہ نقوی، ڈاکٹر خانم زہرا وگل، انجم نگہت	خطیبہ سیدہ کرن عابدی	
صفر المظفر			
یکم صفر المظفر	صائمہ نقوی، زوار ثناء ضیغم، ڈاکٹر خانم زہرا وگل	خطیبہ آل نبی سیدہ بنت علی موسوی	
2 صفر المظفر	صائمہ نقوی، زوار ثناء ضیغم، ڈاکٹر خانم زہرا وگل	خطیبہ نزہت نقوی	علم غازی عباس علمدار
3 صفر المظفر	صائمہ نقوی، زوار ثناء ضیغم، ڈاکٹر خانم زہرا وگل	پروفیسر تحسین کبریٰ	
4 صفر المظفر	بنت موسیٰ موسوی، فرحت فاطمہ، خدیجہ حسن، عروج شاکر	پروفیسر تحسین کبریٰ	
5 صفر المظفر	فرحت فاطمہ، عروج شاکر، بنت موسیٰ موسوی	پروفیسر تحسین کبریٰ	
6 صفر المظفر	بنت موسیٰ موسوی، فرحت فاطمہ سیدۃ الذاکرات طاہرہ بلقیس بخاری	رئیسۃ الحفاظ زینب علویہ	تابوت شہزادی سکینہ
7 صفر المظفر	شہربانو نقوی، میمونہ کاظمی، فرحت فاطمہ	زوار نیلوفر حفیظ	
8 صفر المظفر	شہربانو نقوی، میمونہ کاظمی، ساجدہ نقوی، فرحت فاطمہ	زوار نیلوفر حفیظ	
9 صفر المظفر	بنت موسیٰ موسوی، بشریٰ حسن، ساجدہ نقوی	زوار نیلوفر حفیظ	
10 صفر المظفر	ڈاکٹر خانم زہرا وگل، بنت موسیٰ موسوی، ملائکہ غفار	خطیبہ شیرین تاپا سیدہ حسین	علم غازی عباس
11 صفر المظفر	شہربانو نقوی، سارہ جبین، شائستہ زیدی	زوار نیلوفر حفیظ	
12 صفر المظفر	ڈاکٹر خانم زہرا وگل، سارہ جبین، شائستہ زیدی	زوار نیلوفر حفیظ	
13 صفر المظفر	سکینہ جنریشن، تہذیب زہراء، بنت موسیٰ موسوی	سیدہ لواء زینب کاظمی	تابوت شہزادی سکینہ بنت الحسین
14 صفر المظفر	صائمہ نقوی، انجم نگہت، شائستہ زیدی	سیدہ لفضہ عابد	
15 صفر المظفر	کرن رباب، زوار ثناء ضیغم، فرحت فاطمہ	سیدہ لفضہ عابد	
16 صفر المظفر	کنیز فضہ، زوار ثناء ضیغم، فرحت فاطمہ	خطیبہ آل نبی سیدہ بنت علی موسوی	
17 صفر المظفر	بنت موسیٰ موسوی، ڈاکٹر تہذیب زہراء، کنیز فضہ	خطیبہ شیرین تاپا سیدہ حسین	تابوت امام علی رضاؑ
18 صفر المظفر	شہربانو نقوی، ڈاکٹر خانم زہرا وگل، سیدہ نقوی، بشریٰ حسن	ذاکرہ (د)	
19 صفر المظفر	شہربانو نقوی، بشریٰ حسن، زوار ثناء ضیغم	خطیبہ سیدہ کرن عابدی	
20 صفر المظفر	شہربانو نقوی، سیدۃ الذاکرات طاہرہ بلقیس بخاری	خطیبہ سیدہ کرن عابدی	(زیارت سید الشہداء اربعین) مجلس چہلم زیارت اربعین
21 صفر المظفر	عروج شاکر، زوار ثناء ضیغم سیدۃ الذاکرات طاہرہ بلقیس بخاری	خطیبہ سیدہ کرن عابدی	
22 صفر المظفر	انجم نگہت، سارہ جبین بنت موسیٰ موسوی، ام ایمن	خطیبہ سیدہ کرن عابدی	
23 صفر المظفر	انجم نگہت، سارہ جبین، عروج شاکر	ذاکرہ نازیہ شاہین	
24 صفر المظفر	بنت موسیٰ موسوی، ثناء ضیغم، عابدہ نقی، انجم نگہت صائمہ نقوی ایڈووکیٹ	مفسر قرآن سیدہ صدیقہ الزہراء موسوی ایڈووکیٹ	تابوت حضرت زینب
25 صفر المظفر	سارہ جبین، فرحت فاطمہ، بشریٰ حسن	ذاکرہ نازیہ شاہین	
26 صفر المظفر	ام ایمن، بشریٰ حسن، سارہ نصرت، ہاباب خدیجہ حسن	فائزہ بتول	
27 صفر المظفر	سارہ نصرت، ہاباب، بنت موسیٰ موسوی، زینب	فاضلہ علیہ طاہرہ بتول حیدری	تابوت حضرت امام حسن
28 صفر المظفر	ملائکہ غفار، فاطمہ نذیر، ام ایمن	رئیسۃ الحفاظ زینب علویہ	تابوت رسولِ خدا
29 صفر المظفر	عابدہ شہربانو نقوی، سیدہ زینب، ڈاکٹر خانم زہرا وگل	خطیبہ نزہت نقوی	
30 صفر المظفر	فردوس نسرین، سیدہ زینب، ڈاکٹر خانم زہرا وگل	خطیبہ نزہت نقوی	
ربیع الاول			
یکم ربیع الاول	عابدہ، شہربانو نقوی، سیدہ زینب	خانم قمر زہراء (فاضلِ قم)	
2 ربیع الاول	بنت موسیٰ موسوی، سیدۃ الذاکرات طاہرہ بلقیس بخاری	خطیبہ آل نبی سیدہ بنت علی موسوی	علم و ذوالجناح
3 ربیع الاول	ثناء عابدہ نقی، بنت موسیٰ موسوی، صائمہ نقوی	خطیبہ نزہت نقوی	تابوت فاطمہ صغریٰ
4 ربیع الاول	شائستہ زیدی، ثناء ضیغم، خدیجہ حسن، عروج شاکر	زوار نیلوفر حفیظ	
5 ربیع الاول	فردوس نسرین، صائمہ نقوی، ساجدہ نقوی، سیدہ نقوی	فائزہ بتول	
6 ربیع الاول	انجم نگہت، عروج شاکر، خدیجہ حسن، سارہ جبین، صائمہ نقوی	پروفیسر تحسین کبریٰ	ماتمداری باب فضہ
6 ربیع الاول	سالانہ پرسہ داری (مردانہ ماتمی احتجاجی جلوس) باب فضہ بوقت 1 بجے دن	بمقام باب فضہ جامعۃ المرتضیٰ اسلام آباد	
7 ربیع الاول	سارہ نصرت، ہاباب، ڈاکٹر خانم زہرا وگل، کرن رباب	ڈاکٹر فرزانہ نقوی	
8 ربیع الاول	شہربانو نقوی، ڈاکٹر خانم زہرا وگل، کرن رباب	سیدہ بنت الہدیٰ	شہادت حضرت امام حسن عسکریؑ

تلاوت

رئیسۃ الحفاظ زینب علویہ، عمدۃ الحفاظ سیدہ بنت موسیٰ موسوی، سید شہربانو نقوی

فرائض نظامت

[illegible]

ماتمداری: انجمن پاسبان سکینہ، انجمن کنیزان ام المصائب ماتمی سنگت خواہران نقوی، قریہ جعفری چکوال سنگت، انجمن محبت عباس (سالار نصرت عباس) ماتمی سنگت چکوال (سالار شازیہ خواہران) ماتمی سنگت کوہاٹ، انجمن کنیزان ام البنین [illegible]